عمران سیریز
شیڈاگ
ہیڈ کوارٹر
مظہر کلیم
ایم اے

عمران سیریز

شیڈاگ ہیڈ کوارٹر

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

انتخاب کرتے ہوئے مشن کے مخصوص حالات کا خیال رکھتا ہے اور ہر مشن کے اپنے مخصوص حالات ہوتے ہیں اس لئے جہاں عمران یہ سمجھتا ہے کہ ٹائیگر کی صلاحیتوں کو مشن کی تکمیل میں کام میں لایا جا سکتا ہے تو ضرور اسے شامل کر لیتا ہے۔ امید ہے اس وضاحت سے آپ کی شکایت دور ہو گئی ہو گی۔

صادق آباد سے وسیم صدیقی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ بہترین ناول لکھ کر کروڑوں مسلمانوں کی دعائیں لے رہے ہیں۔ آپ کے ناولوں میں ویسے تو کوئی خامی نہیں ہوتی لیکن ایک بات بہت کھٹکتی ہے کہ عمران آج کل مذاق مذاق میں جھوٹ بہت بولنے لگ گیا ہے۔ اسے جھوٹ بولنے سے ضرور منع کریں کیونکہ جھوٹ بولنا گناہ ہے"۔

محترم وسیم صدیقی صاحب۔ ناول پسند کرنے اور پرخلوص دعاؤں کا بے حد شکریہ۔ جھوٹ بولنا واقعی گناہ ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ عمران مذاق مذاق میں جھوٹ بولتا ہے تو بہتر تھا کہ آپ کسی ناول سے کوئی مثال بھی لکھ دیتے تاکہ عمران کے سامنے جب مثال رکھی جاتی تو وہ آئندہ ضرور محتاط ہو جاتا ورنہ اس نے تسلیم ہی نہیں کرنا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

شاندار انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں آرام کرسی پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک جم اسکاٹ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا جبکہ اس کی نظریں سامنے رکھے ہوئے ٹیلی ویژن کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں ایک سنسنی خیز فلم چل رہی تھی کہ اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا لیکن اس کی نظریں بدستور ٹی وی کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

"مامیرے بول رہا ہوں جم اسکاٹ"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی تو جم اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"مامیرے تم۔ خیریت۔ کیسے کال کی ہے"...... جم اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"تمہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے میرے پاس"...... مامیرے نے جواب دیا۔

"کیسی اطلاع"...... جم اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شیڈاگ کو یہاں یوگان میں تلاش کیا جا رہا ہے"...... مامیرے نے کہا تو جم اسکاٹ بری طرح اچھل پڑا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا ریموٹ کنٹرول اٹھا کر ٹی وی آف کر دیا۔

"یہاں یوگان میں۔ کون لوگ ہیں"...... جم اسکاٹ نے اس بار حیرت اور تشویش کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"ایک گروپ ہے۔ ایکریمی ہیں"...... مامیرے نے جواب دیا۔

"کھل کر بات کرو مامیرے"...... اس بار جم اسکاٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کھل کر بات اس وقت ہو سکتی ہے جم اسکاٹ جب تم بھی اپنے بنیک اکاؤنٹ کو میرے لئے کھول دو ورنہ دوستی میں تو بس اتنا ہی بتایا جا سکتا ہے"...... دوسری طرف سے مامیرے نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ بیٹھے چاٹتے رہو اپنے اس گروپ کو۔ میرا کسی شیڈاگ سے کیا تعلق"...... جم اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب یہ یہودی مامیرے دوبارہ فون کرے گا اور پھر تھوڑی سی رقم پر سودا ہو جائے گا ورنہ اس نے پھیلتے ہی چلے جانا تھا لیکن ساتھ ہی وہ سوچ رہا تھا کہ ایکریمی ایجنٹ یہاں یوگان میں کیوں شیڈاگ کو تلاش کر رہے ہیں کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج

اٹھی اور جم اسکاٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"مامیرے بول رہا ہوں۔ تم تو مجھ سے بھی بڑے یہودی ہو۔ میں نے تمہاری دوستی کی خاطر بھاری رقم گنوا دی اور تم بات ہی نہیں کرتے"...... مامیرے نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو مامیرے۔ تمہیں معلوم ہے کہ یہاں یوگان میں شیڈاگ کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے۔ میں بھی صرف معلومات مہیا کرنے کا کام کرتا ہوں اور مجھے بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ شیڈاگ کہاں ہے اور کس قسم کی تنظیم ہے اس لئے میرا دماغ تو خراب نہیں ہوا کہ میں خواہ مخواہ تمہیں رقم ادا کروں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"سوچ لو جم اسکاٹ۔ پھر بعد میں شکایت نہ کرنا۔ یہاں شیڈاگ کا کیا سیٹ اپ ہے اور کیا نہیں ہے یہ باتیں کم از کم مجھ سے چھپی نہیں رہ سکتیں۔ مامیرے کو شیطان کا دماغ خواہ مخواہ نہیں کہا جاتا"...... مامیرے نے کہا۔

"اوکے۔ تمہارے پاس جو بھی معلومات ہوں تم انہیں فروخت کر دو اور رقم کما لو۔ تمہارے ساتھ دوستی اسی طرح نبھائی جا سکتی ہے لیکن اگر تم کہو کہ میں تمہیں دولت دوں گا تو یہ خیال ذہن سے نکال دو البتہ میں شیڈاگ کو یہ رپورٹ دے دوں گا کہ تم نے مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کی ہے پھر شیڈاگ جانے اور تم جانو"۔ جم اسکاٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم واقعی دنیا کے سب سے بڑے یہودی ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ ایک ہزار ڈالر دے دینا وہ پارٹی مجھ سے دس ہزار ڈالر کی آفر کر رہی تھی لیکن میں نے تمہاری وجہ سے انہیں انکار کر دیا کہ میں تو شیڈاگ کا نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"....... مامیرے نے کہا۔

"اوکے۔ لے لینا ایک ہزار ڈالر۔ بولو"....... جم اسکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ مامیرے کو اس انداز میں ڈیل نہ کرتا تو معاملہ ایک لاکھ ڈالر تک بھی جا سکتا تھا۔

"دو عورتوں اور تین مردوں کا گروپ ہے۔ سب کے سب ایکریمی ہیں۔ وہ میرے پاس آئے تھے اور شیڈاگ کے بارے میں معلومات خریدنا چاہتے تھے۔ بھاری رقم کی بھی انہوں نے آفر کی لیکن میں نے صاف انکار کر دیا اور وہ واپس چلے گئے۔ میرے آدمیوں نے انہیں چیک کیا تو پتہ چلا کہ وہ کراس کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں گئے ہیں"....... مامیرے نے کہا۔

"اوکے۔ اب یہ بتا دو کہ تم نے ان سے میرے بارے میں بتانے کی کتنی رقم لی ہے"....... جم اسکاٹ نے کہا۔

"ارے نہیں جم اسکاٹ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے انہیں صاف انکار کر دیا ہے کیونکہ تم سے تو نہیں البتہ شیڈاگ سے مجھے خوف آتا ہے"....... مامیرے نے جواب دیا۔

"اوکے پھر ایک ہزار ڈالر تمہیں مل جائیں گے لیکن یہ سن لو کہ اگر مجھے اطلاع مل گئی کہ تم نے انہیں شیڈاگ یا میرے متعلق کچھ

بتایا ہے تو پھر تمہارا وہ حشر ہو گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے"....... جم اسکاٹ نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے اسی لئے تو میں نے انکار کر دیا ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ دولت کسے اچھی نہیں لگتی"....... مامیرے نے جواب دیا اور اوکے کہہ کر جم اسکاٹ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راتھر بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں"....... جم اسکاٹ نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم باس"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراس کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پانچ ایکریمیوں کا ایک گروپ موجود ہے جن میں دو عورتیں اور تین مرد ہیں۔ میں ان پانچوں کو سپیشل روم میں دیکھنا چاہتا ہوں"....... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کے سپیشل روم میں پہنچنے پر مجھے کال کر دینا"....... جم اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ریموٹ کنٹرول اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر کے اس نے ٹی وی آن کیا اور دوبارہ وہی فلم دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا تھا کہ اچانک

سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں"..... جم اسکاٹ نے کہا۔

"راتھر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راتھر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"..... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"دو عورتیں اور تین مرد سپیشل روم میں پہنچ چکے ہیں باس۔ میں نے ان کے میک اپ چیک کئے ہیں۔ پانچوں ہی میک اپ میں ہیں۔ ان میں سے ایک عورت سوئس ہے جبکہ باقی ایک عورت اور تینوں مرد ایشیائی ہیں۔ کافرستانی یا پاکیشیائی"...... راتھر نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن یہ لوگ یوگان کیوں آئے ہیں۔ اوہ۔ ایسا کرو کہ انہیں فوراً ہلاک کر دو اور پھر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دو"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور مجھے فوری رپورٹ دینا"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ یہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم ہے لیکن یہ لوگ یوگان کیوں آئے ہیں مگر میں انہیں ہوش میں لے آنے کا رسک نہیں لے سکتا اس لئے ان کی فوری موت انتہائی ضروری ہے۔ جو بھی

ہیں ختم ہو جائیں گے"...... جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"راتھر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راتھر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا ہوا"...... جم اسکاٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے انہیں بے ہوشی کے دوران ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے باس اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی ہیں"...... راتھر نے کہا۔

"اوکے۔ اب جا کر اس کوٹھی کی تلاشی لو اور وہاں ان کا جو سامان بھی موجود ہے اس میں سے ایسی چیزیں تلاش کرو جن سے ان کی اصل شناخت ہو سکے اور پھر مجھے بتاؤ"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"میں ان کا سامان ساتھ ہی لے آیا تھا۔ اس میں سوائے ان کے کاغذات کے اور کچھ بھی نہیں ہے اور کاغذات کے مطابق یہ ایکریمی سیاح ہیں"...... راتھر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جو بھی تھے بہرحال ختم ہو گئے ہیں"۔ جم اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور دوبارہ فلم دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ ایک بار اس کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ چیف باس کو کال کر کے بتا دے لیکن پھر اس نے یہ خیال ترک کر دیا کیونکہ چیف نے

ثبوت طلب کرنا ہے اور ثبوت اس کے پاس تھا نہیں اس لئے خاموشی ہی بہتر ہے لیکن پھر اچانک فلم دیکھتے دیکھتے اسے ایک خیال آیا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔

"اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں تو یہ اتنی آسانی سے نہیں مارے جا سکتے۔ مجھے اس بارے میں پوری تسلی کرنی چاہئے"۔ جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ راتھر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی راتھر کی آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ ان کی تصویریں خفیہ کیمرے نے بنائی ہوں گی وہ تصویریں سپاٹ لائن پر مجھے بھجوا دو"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اور جوانا کی کار تیز رفتاری سے چلتی ہوئی اس علاقے میں داخل ہو گئی جہاں لارڈ لارجنٹ کا محل اور اس کی وہ کوٹھی تھی جہاں سے اس کے محل کو خفیہ راستہ جاتا تھا۔ عمران نے محل کے گرد ایک چکر لگایا اور پھر وہ اس طرف کو بڑھ گیا جدھر اس کی مطلوبہ کوٹھی تھی۔ اس وقت چونکہ رات کافی گہری ہو چکی تھی اس لئے سڑکوں پر ٹریفک کا اژدہام موجود نہ تھا البتہ اکا دکا کاریں آ جا رہی تھیں۔ مطلوبہ کوٹھی کو چیک کرنے کے بعد عمران نے کار وہاں ایک بلاک میں بنی ہوئی باقاعدہ پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"اب یہاں سے ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کا آغاز کرنا ہے۔ پہلے ہم نے اس کوٹھی پر قبضہ کرنا ہے کیونکہ اس کوٹھی میں وہ حفاظتی انتظامات نہیں ہوں گے جو اصل محل میں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ بس ایک مہربانی کیجئے کہ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر نہ کریں۔ اس سے کام کرنے کا سارا لطف ہی ختم ہو جاتا

ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ارے تم لڑائی بھڑائی میں لطف کی بات کر رہے ہو۔ بزرگوں کے نزدیک تو لڑائی بھڑائی سخت بیزار کن کام ہے"..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان بزرگوں کے لئے ہوگا ہوتا رہے۔ جب تک آدمی لڑ کر کسی پر قابو نہ پائے لطف ہی نہیں آتا"...... جوانا نے کہا۔

"او کے۔ وعدہ کہ اب گیس فائر نہ ہوگی حالانکہ میں یہی سوچ رہا تھا کہ پہلے گیس فائر کر کے اندر موجود افراد کو بے ہوش کروں گا اور پھر ان کا خاتمہ ہوگا لیکن تمہاری بات بھی درست ہے اس طرح واقعی کام کرنے کا لطف ختم ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا کا چہرہ اس طرح کھل اٹھا جیسے کسی بچے کو اس کے پسندیدہ کھلونے ملنے کی نوید مل گئی ہو۔ وہ دونوں پیدل چلتے ہوئے اس کوٹھی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"اس لطف کے حصول کا طریقہ کار کیا ہوگا"..... عمران نے کوٹھی کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے کوئی سیاح کسی گائیڈ سے باقاعدہ رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہو۔

"آپ باہر ٹھہریں ماسٹر میں اندر جاؤں گا اور بس"۔ جوانا نے کہا۔

"ارے تو تم اکیلے اکیلے سارا لطف سمیٹنا چاہتے ہو۔ ایسا نہیں ہوگا مجھے بھی ساتھ شامل کرنا ہوگا"...... عمران نے باقاعدہ احتجاج کرنے کے انداز میں کہا۔

"ماسٹر آپ ان پر رحم کھانا شروع کر دیتے ہیں"..... جوانا نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یعنی اب کھانا بھی نہیں"...... عمران نے کہا تو جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر وہ دونوں کوٹھی کے سامنے پہنچ گئے۔

"میرا خیال ہے کہ عقبی طرف سے اندر پہنچا جائے"..... عمران نے کہا۔

"ارے نہیں ماسٹر۔ ان گھٹیا مجرموں کے لئے اتنی درد سری کی ضرورت نہیں"..... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جوانا اپنے پرانے موڈ میں آ چکا ہے۔ دراصل وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہاں کوئی فائرنگ ہو کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں اس لارڈ لارجنٹ نے یہاں بھی کوئی ایسے آلات نہ نصب کر رکھے ہوں کہ یہاں ہونے والے واقعات کا اسے وہاں بیٹھے علم ہو جاتا ہو کیونکہ اگر ایسا ہوا تو پھر ظاہر ہے انہیں اس خفیہ راستے سے گزرنے کے لئے کافی تگ و دو کرنی پڑے گی لیکن جوانا نے جس انداز میں گیس فائر نہ کرنے کی بات کی تھی اس سے عمران نے بھی اپنا فیصلہ بدل دیا تھا۔ اس نے یہی سوچا تھا کہ چلو ڈائریکٹ ایکشن ہی سہی۔ جوانا کے کال بیل بجاتے ہی عمران نے کوٹ کی اس جیب میں ہاتھ ڈال دیا تھا جس جیب میں مشین پسٹل موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور اس میں سے ایک مسلح مقامی آدمی ابھی

باہر ہی نکل رہا تھا کہ جوانا نے اس کے سینے پر زور سے ہاتھ مارا اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر اس طرح پشت کے بل اندر جا گرا جیسے فٹ بال کو زور دار کک لگنے سے وہ اچھل کر دور جا گرتی ہے اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے فائر کھول دیا اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی سینے پر گولیاں کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ جوانا اطمینان سے قدم بڑھتا ہوا اس طرح جا رہا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ یہاں اس آدمی کے علاوہ اور کوئی نہ ہو۔ عمران اس کے پیچھے تھا لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ جوانا کے اس انداز میں جس قدر اعتماد تھا اسے عمران نے بھی پسند کیا تھا اور ابھی انہوں نے چند قدم ہی بڑھائے ہوں گے کہ اچانک کسی دروازے سے دو آدمی باہر نکلے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ جوانا کا مشین پسٹل ایک بار پھر تڑتڑایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر وہیں برآمدے میں ہی گرے اور تڑپنے لگے۔ مشین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکل گئی تھیں۔

"جناب جوانا عرف فاتحانہ صاحب۔ ایک آدمی کو زندہ پکڑنا ہے تاکہ اس سے خفیہ راستے کے بارے میں معلوم کیا جا سکے"۔ عمران نے اس طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا جیسے وہ جوانا کی بے دریغ فائرنگ اور اس انداز میں قتل و غارت سے خوفزدہ ہو گیا ہو۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے مڑے بغیر کہا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں" اچانک سائیڈ دروازہ کھلا اور ایک

بھاری جسم اور لمبے قد کے آدمی نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ وہ تن و توش کے لحاظ سے خاصا لحیم شحیم اور طاقتور نظر آ رہا تھا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کی ساری عمر لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہے۔

"فائرنگ ہو رہی ہے اور کیا ہونا ہے یہاں"۔ جوانا نے برآمدے کی سیڑھیاں پھلانگ کر اچھل کر اوپر آتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے جوانا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ لحیم شحیم آدمی جوانا کا زوردار تھپڑ کھا کر ایک دھماکے سے سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا لیکن دوسرے لمحے وہ انتہائی حیرت انگیز انداز میں تیزی سے واپس پلٹا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصا تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اسے پلٹتے دیکھ کر جوانا بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے سائیڈ پر ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات قوس کی صورت میں گھومی اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر برآمدے کے ایک ستون سے خوفناک دھماکے سے ٹکرایا اور اس بار وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح نیچے گر گیا۔

"گڈ شو۔ اب اسے اٹھا کر اندر لے آؤ۔ میں اندر چیکنگ کر لوں"..... عمران نے کہا۔

"باس۔ ابھی پولیس یہاں آ جائے گی کیونکہ رات کے اس وقت فائرنگ کی آوازیں پورے علاقے میں گونج گئی ہوں گی اس لئے میں

اندر چیکنگ کرتا ہوں آپ یہاں ٹھہریں"...... جوانا نے کہا۔

"ارے کیا مطلب۔ کیا پولیس سے خوفزدہ ہو گئے ہو"۔ عمران نے چونک کر اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ جوانا اس طرح بھی پولیس سے خوفزدہ ہو سکتا ہے۔

"میں خوف کی وجہ سے نہیں کہہ رہا ماسٹر اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں نے پولیس والوں کو بھی اسی طرح ڈھیر کر دینا ہے کیونکہ مجھ سے پولیس والوں کا لہجہ آج تک کبھی برداشت نہیں ہو سکا جبکہ آپ انہیں دوسرے انداز میں ڈیل کر لیں گے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ تم۔ اگر پولیس والے آ گئے تو میں انہیں تمہارا تعارف کرا دوں گا مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارا نام سنتے ہی نہ صرف بھاگ جائیں گے بلکہ پولیس کی نوکری سے استعفیٰ دے کر کسی چرچ میں پادری بن جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے اسے اب تک یقین آ گیا تھا کہ اس کوٹھی میں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ جوانا دوڑتا ہوا تیزی سے اندر داخل ہو گیا جبکہ عمران اطمینان سے چلتا ہوا اس لحیم شحیم آدمی کی طرف بڑھا جو برآمدے کے سنگی ستون کے ساتھ ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ اس نے اسے سیدھا کیا اور پھر اس کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن جیبیں خالی تھیں۔ پھر وہ جیسے ہی سیدھا ہوا جوانا واپس آ گیا۔

"کوٹھی خالی ہے ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"ظاہر ہے جب تم جیسا دیو آدم بو، آدم بو کرتا ہوا اندر داخل ہو جائے تو پھر یہاں کون رہ سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی تو کچھ بھی نہیں ہوا ماسٹر۔ صرف پسٹل کا ٹریگر دبانے سے کیا ہوتا ہے لیکن پولیس نہیں آئی۔ اس کا کیا مطلب ہوا حالانکہ یہاں کی پولیس تو انتہائی تیز رفتار سمجھی جاتی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"یہ ساری تیز رفتاری مجھ جیسے مرنجاں مرنج آدمی کے خلاف ہوتی ہے۔ یہاں یقیناً اکثر فائرنگ ہوتی رہتی ہو گی اور ارد گرد رہنے والوں کو بھی اور پولیس والوں کو بھی معلوم ہو گا کہ یہاں کون لوگ رہتے ہیں اس لئے فکر مت کرو یہاں فائرنگ معمول کی بات ہو گی ورنہ واقعی اب تک پولیس پہنچ چکی ہوتی"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ خفیہ راستہ کہاں ہو گا ماسٹر۔ میں نے تو پوری کوٹھی چیک کر لی ہے مجھے تو کہیں وہ راستہ نظر نہیں آیا"۔ جوانا نے آگے بڑھ کر اس لحیم شحیم آدمی کو اٹھا کر ایک جھٹکے سے کندھے پر لادتے ہوئے کہا

"اسے کرسی پر بٹھا کر باندھ دو اور باہر موجود لاشیں بھی گھسیٹ کر اندر ڈال دو۔ میں اس دوران اس خفیہ راستے کو چیک کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا راہداری کی طرف بڑھ گیا لیکن واقعی پوری کوٹھی کو ہر لحاظ سے چیک کر لینے کے باوجود

اسے کہیں بھی خفیہ راستے کا کوئی دہانہ نظر نہ آیا تو وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں آ گیا جہاں جوانا نے اس لحیم شحیم آدمی کو ایک بڑی سی کرسی پر ڈال رکھا تھا لیکن وہ بندھا ہوا نہ تھا۔

"اسے باندھا نہیں ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ماسٹر۔ بندھا ہوا آدمی جدوجہد نہیں کر سکتا اور ایسے آدمی کے منہ پر تھپڑ مارنے کا بھی لطف نہیں آتا۔ یہ ایسے ہی بتا دے گا"۔ جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آج تم پوری طرح فارم میں ہو لیکن اس سے سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر وہ لارڈ لارجنٹ اگر جائے گا تو اس راستے سے جائے گا اور باہر سے آئے گا تو ظاہر ہے اسی راستے سے آئے گا اس لئے اتنی جلدی بھی کیا ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اب اس آدمی سے معلوم کرو کہ خفیہ راستہ کہاں ہے۔ کیسے کھلتا ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں"۔ عمران نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے اس کا مقصد کوئی دلچسپ تماشہ دیکھنا ہو۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ سے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر پے در پے زوردار تھپڑ

مارنے شروع کر دیئے۔ تقریباً چوتھے تھپڑ پر اس آدمی کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم یکلخت تن سا گیا۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو جوانا پیچھے ہٹ گیا۔

"اوہ۔ اوہ تم کون ہو"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے انداز میں سامنے کھڑے جوانا اور ایک طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

"پہلے تم اپنا نام بتاؤ تاکہ بات چیت میں آسانی ہو سکے"۔ جوانا نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام باب ہے لیکن تم کون ہو اور کیسے اندر آ گئے ہو"۔ اس بار اس آدمی نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر چوٹ لگنے کی وجہ سے ہوش میں آنے کے باوجود اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر سنبھل نہ پا رہا تھا لیکن اپنا نام بتا کر اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اب نہ صرف ذہنی طور پر بلکہ جسمانی طور پر بھی اپنے آپ کو سنبھال چکا ہے اور اس کے اس انداز میں اپنے آپ کو سنبھال لینے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر خاصا مضبوط آدمی ہے۔

"یہاں سے لارڈ لارجنٹ کے محل کو ایک خفیہ راستہ جاتا ہے۔ کہاں ہے وہ راستہ۔ کیسے کھلتا ہے اور کیا کیا حفاظتی انتظامات ہیں اور یہ سب کچھ تمہیں بتانا ہو گا"...... جوانا نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا تو باب بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

لڑاکا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دو قدم پیچھے ہٹ گیا اور پھر جیسے ہی جوانا کی ہوا میں گھومتی ہوئی دونوں ٹانگیں اس کے سر کے پیچھے مڑ کر فرش سے ٹکرائیں باب نے اس کے جسم پر چھلانگ لگا دی۔ یہ کراس کریمپ کا انتہائی خطرناک ترین داؤ تھا۔ اگر جوانا اس داؤ میں پھنس جاتا تو اس کی ریڑھ کی ہڈی مکمل طور پر کریک ہو جاتی اور اس کی باقی ساری عمر فالج کے مریض کی طرح ہی گزرتی لیکن جوانا نہ صرف اس خوفناک داؤ سے بچ نکلا بلکہ اب باب الٹا اس کے خوبصورت داؤ میں آکر یکلخت ہوا میں کسی گیند کی طرح اچھل کر کافی دور فرش پر جا گرا تھا۔ جوانا کے دونوں پیر جیسے ہی اس کے سر کے پیچھے فرش پر لگے اور باب نے اس پر چھلانگ لگائی تھی جوانا نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹکا کر اپنے جسم کا سارا بوجھ ان ہاتھوں پر ڈالا اور جیسے ہی باب کا جسم جوانا سے ٹکرایا اس کا کمان کی طرح اکڑا ہوا جسم یکلخت واپس ہو گیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ باب چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا اور جوانا اچھل کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کا سیاہ فام چہرہ اب مزید سیاہ پڑ گیا تھا۔ باب بھی نیچے گر کر تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ماسٹر۔ پانچ منٹ پورے ہو گئے ہیں یا نہیں"...... جوانا نے یکلخت عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ابھی تو صرف دو منٹ ہوئے ہیں"...... عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے وقت کے تیزی سے نہ گزرنے پر غصہ آ رہا ہو۔

"اچھا۔ پھر تو ابھی تین منٹ تک اس احمق کی اچھل کود برداشت کرنا پڑے گی"...... جوانا نے جواب دیا۔

"تم نے حیرت انگیز طور پر میرا داؤ بے کار کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بھی اچھے لڑاکا ہو اس لئے تم فکر مت کرو میں تین منٹ تک تم پر وار نہیں کروں گا"...... باب نے کہا۔

"تو پھر ان تین منٹوں میں کیا ہو گا"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان تین منٹوں میں باب یہ بتائے گا کہ خفیہ راستہ کہاں ہے"۔ عمران نے فوراً ہی لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"اس خفیہ راستے کے بارے میں بتا بھی دوں تو تم اسے کھول نہ سکو گے۔ یہ دوسری طرف سے کھلتا ہے اور اس کا کنٹرول لارڈ کے پاس ہے"...... باب نے جواب دیا۔

"بس اتنا بتا دو کہ یہ کہاں ہے۔ باقی میں لارڈ کو فون کر کے کہہ دوں گا کہ وہ اسے کھول دے"...... عمران نے کہا تو باب بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا لارڈ تمہارے کہنے پر اسے کھول دے گا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر وہ تمہیں خود ہی بتا سکتا ہے"...... باب کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ تمہارا یہ لارڈ بچپن میں میرے ساتھ بھنورے پکڑنے کی کوشش کرتا رہا ہے"...... عمران نے جواب

دیا۔

"بھنورے پکڑتا رہا ہے۔ کیا مطلب۔ تتلیاں پکڑنا تو سنا ہے یہ بھنورے پکڑنے کا کیا مطلب ہوا"...... باب نے پہلے سے بھی زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بھنورا سیاہ ہوتا ہے اور تم اپنے مقابل کھڑے جوانا کو دیکھ کر فیصلہ کر سکتے ہو کہ بھنورے کیسے پکڑے جاتے ہیں جبکہ تمہارا الارڈ بے چارہ تتلیاں ہی پکڑ سکتا تھا اور اب تک تتلیاں ہی پکڑتا چلا آ رہا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... باب نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کا مطلب ہے کہ میں بھنورا ہوں اور تم تتلی"...... اس بار عمران کی بجائے جوانا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو تم نے مجھے تتلی کہا ہے۔ میری توہین کی ہے میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا"...... باب نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی تین منٹ نہیں گزرے اس لئے مجبوری ہے۔ ہاں تین منٹ گزرنے کے باوجود بھی اگر تم اس قابل رہ جاؤ کہ اپنی توہین کے بارے میں سوچ سکو تو پھر تم سے بات ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اس سیاہ فام پر اکڑ رہے ہو۔ اس پر۔ اس کا خاتمہ تو میں ابھی کر دیتا ہوں"...... باب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے

ساتھ ہی وہ یکلخت کسی ریچھ کی طرح دوڑتا ہوا جوانا کی طرف بڑھنے لگا۔

"تین منٹ گزر گئے ہیں جوانا"...... اچانک عمران نے کہا۔

"اوکے ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا جبکہ باب جو انتہائی تیزی سے جوانا کی طرف دوڑ رہا تھا، نے اچانک اپنا رخ بائیں طرف موڑ لیا تو جوانا تیزی سے دائیں طرف ہوا لیکن دوسرا لمحہ جوانا پر بے حد بھاری ثابت ہوا۔ جب بائیں طرف گھومتا ہوا باب انتہائی حیرت انگیز طور پر نہ صرف رکا بلکہ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے جوانا ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا۔ باب نے واقعی طاقت اور پھرتی کا انتہائی حیرت انگیز مظاہرہ کیا تھا۔ دیوار سے ایک خوفناک دھماکے سے ٹکرا کر جوانا کا جسم جیسے ہی زمین سے لگا باب کا جسم اس طرح جوانا سے آ ٹکرایا جیسے اسے کسی نے توپ میں رکھ کر فائر کر دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی جوانا کی پسلیاں کڑکڑانے کی آوازیں سنائی دیں لیکن دوسرے لمحے باب کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ جوانا نے اس کے ٹکرانے کے بعد اس کے جسم کا دباؤ کم ہوتے ہی گھٹنا تھوڑا سا موڑ کر اسے ضرب لگا کر پیچھے دھکیل دیا تھا اور پھر باب جیسے ہی پیچھے ہٹا جوانا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس بار باب چیختا ہوا ہوا میں اوپر اٹھتا چلا گیا۔ جوانا نے انتہائی پھرتی سے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر اچھال دیا تھا۔ باب نے اوپر اٹھتے ہی

اپنے جسم کو موڑ کر سائیڈ پر واپس کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم جیسے ہی ذرا سا نیچے ہوا جوانا کا بازو گھوما اور باب کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور وہ یکلخت ہوا میں قلابازی کھا گیا۔ اس کا سر کسی بھاری پتھر کی طرح نیچے فرش کی طرف گرا جبکہ قلابازی کھانے کی وجہ سے اس نے دونوں ٹانگیں اور بازو اوپر اٹھنے کے لئے مختلف اطراف میں پھیلائے۔ اسی لمحے جوانا اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے دونوں پیر باب کے سر کے دونوں طرف تیزی سے پڑے اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں بازو اس کی دونوں اطراف میں پھیلی ہوئی ٹانگوں پر جم گئے اور باب کے حلق سے انتہائی کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ جوانا کی ٹانگوں پر مارنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دونوں ہاتھ جوانا کی ٹانگوں سے ٹکراتے وہ بے جان ہو کر سائیڈوں میں گر گئے کیونکہ جوانا نے اس کی دونوں ٹانگوں پر دباؤ اس حد تک بڑھا دیا تھا کہ اس کا جسم بے حس ہو کر رہ گیا تھا۔ باب نے ایک لمحے بعد ایک زوردار جھٹکے سے اپنے آپ کو اس خوفناک داؤ سے چھڑانے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم صرف کانپ کر ہی رہ گیا تھا۔ جوانا کے دونوں پیروں کے درمیان اس کا سر اسی بری طرح جکڑا ہوا تھا کہ وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔

"بولو کہاں ہے راستہ۔ بولو"..... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اس۔ اس ہال کے شمال مغرب میں چھوٹا کمرہ ہے۔ وہاں۔

وہاں"..... باب کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو اور اس کے ساتھ ہی جوانا یکلخت اچھل کر پیچھے ہٹا لیکن اس کے دونوں ہاتھ باب کی پنڈلیوں پر اسی طرح جمے ہوئے تھے۔ اس کے پیچھے ہٹتے ہی باب نے اپنے جسم کو اوپر اٹھا کر اس داؤ سے نکلنے کی کوشش کی لیکن جوانا پیچھے ہٹتے ہی بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی باب کا جسم بھی ہوا میں گھومتا چلا گیا اور دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور باب کا سر پوری قوت سے سائیڈ دیوار سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ یہ ٹکراؤ اس قدر زوردار اور پر قوت تھا کہ باب کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو گئی اور جوانا نے اسے اس طرح ایک طرف اچھال دیا جیسے کھیلتے ہوئے بچے کھلونا ٹوٹ جانے پر بور ہو کر اسے ایک طرف پھینک دیتے ہیں۔

"یہ کڑکڑانے کی آوازیں تمہاری پسلیوں کی تھیں"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ لیکن یہ پسلیوں کی آوازیں نہ تھیں میرے منہ سے نکلی تھیں تاکہ باب فوراً ہی دباؤ ہٹا دے۔ وہ یہی سمجھے کہ میں ختم ہو گیا ہوں آپ کو تو علم ہے کہ فراگ فائٹ کا یہی اصول ہے کہ مخالف کو اس طرح کی آوازوں سے ڈاج دیا جائے۔ جوانا نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"گڈ شو۔ ویسے یہ باب خاصا اچھا لڑاکا تھا۔ شاید لارڈ لارجنٹ نے

اسے یہاں باقاعدہ انتخاب کر کے رکھا ہوا تھا لیکن تم نے بہرحال وقت زیادہ لگا دیا ہے"...... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس سے پوچھنا جو تھا۔ ورنہ تو پلک جھپکنے میں اس کی گردن ٹوٹ چکی ہوتی۔ وہ کسا کا داؤ میں پھنس گیا تھا لیکن میں نے جان بوجھ کر اسے ڈھیل دے دی تھی تاکہ وہ راستہ بتا سکے"...... جوانا نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال اب تمہیں کچھ لطف آنے لگا ہے یا ابھی میری نحیف و نزار پسلیاں ٹوٹیں گی"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"بڑے طویل عرصے بعد اس طرح کی فائٹ ہوئی ہے ماسٹر۔ ویسے اگر آپ یہاں نہ ہوتے تو شاید میں ابھی مزید کچھ دیر اس سے کھیلتا لیکن آپ کے غصے سے مجھے ڈر لگتا ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم شریف آدمی ہو۔ اس لئے مجھ جیسے برے آدمی کے غصے سے ڈرتے ہو"...... عمران نے راہداری میں گھوم کر شمال کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہو گئے اس کوٹھی کے ہر کمرے میں چھت کے اندر سے روشنی نکل رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے پوری کوٹھی کے اندر چھت میں روشنی کا کوئی مرکزی سسٹم

قائم کیا گیا ہے جس کی وجہ سے پوری کوٹھی میں بیک وقت روشنی رہتی تھی۔ یہ کمرہ چھوٹا سا تھا لیکن ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا۔ سامنے دیوار میں ایک سیف نصب تھا۔

"اوہ۔ یہ سیف تو میں نے پہلے بھی دیکھا تھا لیکن مجھے خیال نہ آیا تھا کہ راستہ اس سیف سے نکلتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ماسٹر۔ وہ باب تو کہہ رہا تھا کہ راستہ وہ لارڈ دوسری طرف سے کھولتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اسے معلوم نہیں ہے کیونکہ ظاہر ہے لارڈ نہ اس کے سامنے اس سیف سے برآمد ہوتا ہو گا اور نہ داخل ہوتا ہو گا۔ یہ لوگ تو دوسرے کمروں میں ہی رہتے ہوں گے۔ یہ سیف دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ سیف ادھر سے بھی کھل سکتا ہے اور بہرحال جب لارڈ باہر سے آتا ہو گا تو وہ اسے ادھر سے کھول کر ہی اندر محل میں جاتا ہو گا"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر سیف پر موجود نمبروں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ نمبروں سے کھلنے والا سیف تھا اور اس پر فون کے ڈائل کی طرح کا ایک ڈائل تھا جس پر زیرو سے نو تک نمبر موجود تھے اور باقاعدہ فون ڈائل کی طرح سوراخ بھی تھے۔ ایک سائیڈ پر ہک بھی موجود تھا جہاں جا کر ڈائل کو چھوڑنا پڑتا تھا۔ عمران غور سے اس ڈائل کو دیکھتا رہا اور پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی اس نے تین نمبر کے سوراخ میں انگلی ڈالی اور اسے فون ڈائل کی طرح چلاتا ہوا ہک کی طرف لے

آیا اور ہک کے قریب لا کر اس نے اسے چھوڑ دیا تو ٹرر ٹرر کی آوازوں کے ساتھ ڈائل واپس اپنی جگہ پر جا کر رک گیا۔ اب عمران نے آٹھ نمبر کو ڈائل کیا اور پھر پانچ کو اور آخر میں اس نے جیسے ہی ایک نمبر کو ڈائل کیا اور ڈائل واپس اپنی جگہ پر پہنچا کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سیف آسانی سے خود بخود کھلتا چلا گیا۔ سیف کے اندر باقاعدہ خانے بنے ہوئے تھے اور ان خانوں میں شراب کی بوتلیں بھری ہوئی تھیں۔

"ماسٹر۔ اس میں تو شراب کی بوتلیں ہیں۔ لیکن آپ نے یہ نمبر کیسے معلوم کر لئے"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ چونکہ اسے طویل عرصے سے استعمال کر رہا ہے اس لئے اس کی انگلی کی وجہ سے ان نمبروں کے سوراخوں کے کنارے دوسرے کناروں کی نسبت قدرے گھسے ہوئے تھے"...... عمران نے شراب کی ان بوتلوں کو غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ نمبروں کی ترتیب آپ کو کیسے معلوم ہوئی"...... جوانا نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو نمبر اس ہک کے زیادہ نزدیک ہے وہ کم گھسا ہے اور جو زیادہ دور ہے وہ اتنا ہی زیادہ گھسا ہوا ہے اسطرح ترتیب بھی سامنے آسکتی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ واقعی ہر لحاظ سے ماسٹر ہیں"...... جوانا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"لیکن ماسٹر تو بچے کو کہا جاتا ہے یعنی بڑے کو مسٹر اور بچے کو ماسٹر۔ تمہارا مطلب کہیں اس ٹائپ کے ماسٹر سے تو نہیں"۔ عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اسی لمحے عمران نے ایک بوتل اٹھائی اور اندر ہاتھ ڈال کر کوئی بٹن پریس کیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی بوتلوں سمیت سارا خانہ ایک سائیڈ پر گھوم کر رک گیا تو عمران نے بوتل وہیں اس کی جگہ پر دوبارہ رکھ دی۔ اب سامنے اتنا راستہ بہرحال موجود تھا جس سے ایک آدمی گزر سکتا تھا۔

"اب تم پوچھو گے کہ میں نے یہ راستہ کیسے تلاش کر لیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ماسٹر۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ ظاہر ہے لارڈ بار بار اس بوتل کو اٹھاتا اور رکھتا ہو گا جبکہ باقی بوتلیں ویسے ہی پڑی رہتی ہوں گی۔ اس لئے غور سے دیکھنے پر اس پوائنٹ کو سمجھا جا سکتا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے ماسٹر کہتے کہتے اب تم بھی مسٹر والے ماسٹر بنتے جا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔ ویسے عام طور پر وہ اتنا نہ ہنستا تھا لیکن شاید باب سے فائٹنگ کے بعد اس کا موڈ خاصا خوشگوار ہو گیا تھا اس لئے وہ بات بات پر ہنس رہا تھا۔

"بہرحال آؤ اب اس لارڈ صاحب سے بھی دو باتیں ہو جائیں"۔

عمران نے کہا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس نے جیسے ہی اندر پیر رکھا چٹک کی آواز کے ساتھ ہی راستہ خود بخود روشن ہو گیا۔ یہ واقعی ایک طویل سرنگ تھی جو دور تک سیدھی چلی جا رہی تھی۔ روشنی اس کی چھت سے نکل رہی تھی اور روشنی کے پوائنٹ مسلسل آگے چھت پر نظر آ رہے تھے۔ عمران سر اٹھا کر کچھ دیر تک غور سے چھت کو دیکھتا رہا۔

"آؤ۔ کوئی حفاظتی انتظامات نہیں ہیں۔ آؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ جوانا اس کے پیچھے تھا جوانا کو اپنا جسم سکیڑ کر چلنا پڑ رہا تھا لیکن بہرحال وہ آگے بڑھ رہا تھا۔ سرنگ واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں بنائی گئی تھی کہ زیر زمین ہونے کے باوجود اس میں تازہ ہوا مسلسل موجود تھی وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے اور پھر واقعی تقریباً ایک فرلانگ چلنے کے بعد یہ سرنگ اچانک گھوم کر بند ہو گئی۔ اب وہاں سپاٹ دیوار تھی لیکن ظاہر ہے اندر سے اس دیوار کو ہٹانے کا کوئی سسٹم موجود ہو گا اس لئے عمران نے غور سے اس دیوار کو دیکھنا شروع کر دیا لیکن دیوار مکمل طور پر سپاٹ تھی۔ عمران نے اس کی بنیاد کو جھک کر غور سے دیکھنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ راہداری میں دیوار کے قریب تھوڑی سی جگہ قدرے ابھری ہوئی تھی۔ عمران نے اس ابھری ہوئی جگہ پر اپنا پیر رکھ کر دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر

سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ دوسری طرف سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اور جوانا دونوں ان سیڑھیوں پر چڑھتے اور اوپر دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ عمران نے کھلے ہوئے دروازے سے سر باہر نکال کر جھانکا تو یہ ایک بند راہداری تھی جس میں ایک دروازہ تھا۔ راہداری دونوں طرف سے بند تھی۔ عمران اوپر راہداری میں آیا اور اس دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ جوانا اس کے ساتھ تھا۔ عمران نے آہستہ سے دروازے کو دبایا تو دروازہ اندر سے بند نہ تھا۔ وہ تھوڑا سا کھل گیا۔ اندر ہلکے نیلے رنگ کا بلب جل رہا تھا یہ شاندار انداز میں سجا ہوا بیڈ روم تھا اور بیڈ پر ایک آدمی گہری نیند سویا ہوا تھا۔ عمران نے جیب سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل نکالا اور پھر اس کی نال دروازے کی جھری کے درمیان رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ چٹک کی آواز سے ایک پتلا سا کیپسول نال سے نکل کر بیڈ کی سائیڈ سے ٹکرایا اور عمران تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ جوانا نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور جوانا نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے گیس پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر سانس روک کر وہ تیزی سے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے بیڈ پر لیٹے ہوئے ادھیڑ عمر لیکن صحت مند جسم کے مالک آدمی کو اٹھا کر فرش پر بچھے ہوئے قالین پر لٹایا اور کمبل اور تکیے کو

اس انداز میں ایڈجسٹ کر دیا جیسے وہاں کوئی آدمی سو رہا ہو۔ پھر اس نے جھک کر اس آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تیزی سے باہر راہداری میں آکر اس نے اسے جوانا کو دے دیا اور خود مڑ کر اس نے دروازے کو آہستہ سے دوبارہ بند کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوانا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے واپس اس کھلے دروازے سے سیڑھیاں اترتا ہوا سرنگ میں آیا اور اندر پہنچ کر عمران نے اس جگہ کو دوبارہ دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ بند ہو گئی۔

"آؤ اب نکل چلیں"...... عمران نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"کیا وہاں کوئی خطرہ تھا"۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس کمرے میں انتہائی حساس کیمرے لگے ہوئے تھے میں نے ایک کیمرہ چیک کر لیا تھا اس لئے میں نے گیس فائر کر دی اور خود سانس روک کر اندر داخل ہو گیا کیونکہ اس گیس کی وجہ سے کیمرے کی سکرین اس قدر دھندلی ہو جاتی ہے کہ کچھ نظر نہیں آتا لیکن کچھ دیر بعد ہی جب سکرین صاف ہو گی تو وہاں لارڈ سویا ہوا ہی نظر آئے گا۔ اس طرح صبح تک کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ لارڈ کے ساتھ کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سرنگ سے نکل کر واپس اس چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے تو عمران نے یہاں پھر بوتل اٹھا کر بٹن پریس کیا اور خانہ واپس آنے پر اس نے دوبارہ بوتل وہیں رکھی اور سیف کو بند

کیا تو کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی وہ بند ہو گیا۔

"آؤ اب اسے اس بڑے کمرے میں لے چلو۔ لیکن اسے باندھنا پڑے گا تاکہ اس سے اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کی جا سکیں"۔ عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل ریکس میں داخل ہوئی اور پھر کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ انہوں نے بڑی تگ و دو کے بعد یہ معلوم کر لیا تھا کہ ہوٹل ریکس میں ایک آدمی مامیرے رہتا ہے جو ہر قسم کی معلومات فروخت کرتا ہے اس لئے وہ یہاں اس مامیرے سے ملنے آئے تھے۔

"ہم نے مامیرے سے ملنا ہے"...... جولیا نے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی سے کہا۔

"روم نمبر ایٹ۔ دوسری منزل"...... لڑکی نے میکانکی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ چکے تھے۔ روم نمبر ایٹ کے باہر باقاعدہ مایرے کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ جولیا نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میرا نام مارگریٹ ہے۔ میں نے آپ کی رقم دینی ہے"۔ جولیا

نے کہا تو اس کے ساتھی اس کی اس بات پر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"رقم دینی ہے۔ مگر۔ اچھا ٹھیک ہے۔ آ جائیں"...... اندر سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا چونکہ انہیں بتا دیا گیا تھا کہ مامیرے کٹڑ یہودی ہے اس لئے جولیا نے اس انداز میں بات کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور جولیا اندر داخل ہوئی اس کے پیچھے صالحہ اور پھر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اندر داخل ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ اتنے آدمی۔ مگر"...... سامنے موجود ایک ادھیڑ عمر آدمی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو خوش ہونا چاہئے مسٹر مامیرے کہ اتنے سارے آدمی بیک وقت آپ کو رقم دینے آ گئے ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کس قسم کی رقم۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔ آپ پہلے اپنا تعارف کرائیں"...... مامیرے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ ہم واقعی آپ کو رقم دینے آئے ہیں لیکن اس رقم کے بدلے ہمیں آپ سے چند معلومات چاہئیں"۔ جولیا نے کہا تو مامیرے نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ البتہ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیسی معلومات اور کس نے بتایا ہے کہ میں آپ کو معلومات مہیا کر سکتا ہوں"۔ مامیرے نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس بات کو رہنے دو۔ یہ ہمارا کام ہے اور یوگان میں تمہارے

متعلق سب جانتے ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ کس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو"۔ مامیرے نے کہا۔

" شیڈاگ کے بارے میں"۔ جولیا نے کہا تو مامیرے بے اختیار اچھل پڑا۔ اسکے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" شیڈاگ کے بارے میں معلومات۔ اوہ نہیں۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا"۔ مامیرے نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" سنو مامیرے۔ تم یہودی ہو اور یہودی دولت سے پیار کرتے ہیں۔ تم نے میرے ساتھیوں کو دیکھا ہے یہ اگر چاہیں تو تمہاری ہڈیوں سے بھی معلومات اگلوا سکتے ہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ اس کی نوبت نہ آئے اور تم خاموشی سے دولت وصول کر کے درست معلومات ہمیں دے دو۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مامیرے نے ایک طویل سانس لیا۔

" دیکھیں مس مارگریٹ یا جو بھی تمہارا نام ہو۔ شیڈاگ بین الاقوامی تنظیم ہے اور وہ انتہائی سفاک اور بے رحم لوگ ہیں اور مامیرے میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ شیڈاگ سے ٹکرا سکے اس لئے میں اس دولت کا کیا کروں گا جس کے استعمال کی مجھے مہلت ہی نہ ملے"...... مامیرے نے کہا۔

" جب میں نے کہہ دیا ہے کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا تو واقعی ایسا ہی ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

" تم کس قسم کی معلومات چاہتی ہو"...... مامیرے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" ہمیں معلوم ہے کہ شیڈاگ کا اصل ہیڈ کوارٹر یہاں یوگان میں ہے۔ ہمیں اس ہیڈ کوارٹر اور اس کے انچارج کے بارے میں تفصیلات چاہئیں"...... جولیا نے کہا۔

" یہاں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر۔ اوہ نہیں مس۔ تمہیں جس نے بھی بتایا ہے غلط بتایا ہے۔ یہاں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے ورنہ تو یہاں کے ہر بچے کو اس بارے میں معلوم ہوتا۔ البتہ یہاں سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج ضرور رہتا ہے لیکن وہ بھی انتہائی خفیہ رہتا ہے۔ کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے کہ وہ حقیقتاً کون ہے صرف مامیرے کو اس کا علم ہے کیونکہ وہ میرا طویل عرصے سے دوست ہے"۔ مامیرے نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اس کے بارے میں بتا دو۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے"...... جولیا نے کہا۔

" ایک لاکھ ڈالر نقد لوں گا اور ساتھ ہی تمہیں حلف دینا ہو گا کہ میرا نام سامنے نہیں آئے گا"...... مامیرے نے کہا۔

" سنو مامیرے۔ صرف ایک ہزار ڈالر ملیں گے۔ اس سے زیادہ نہیں اور ہمارے پاس وقت بھی نہیں ہے جواب ہاں یا نہ میں ہو لیکن یہ سن لو کہ اگر تم انکار کرو گے تو یہ ایک ہزار ڈالر بھی نہیں ملیں گے اور معلومات بہرحال ہم نے حاصل کر لینی ہیں جولیا

نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم انتہائی سخت فطرت عورت ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم جو کچھ کہہ رہی ہو۔ درست کہہ رہی ہو۔ تمہارے ساتھیوں کا انداز بتا رہا ہے کہ تم جو دھمکی دے رہی ہو اس پر عمل بھی کر سکتی ہو اور زندگی کی کوئی قیمت نہیں ہے اس لئے ٹھیک ہے۔ نکالو ایک ہزار ڈالر"۔ ماسیرے نے کہا تو جولیا کے اشارے پر صفدر نے ایک ہزار ڈالر ماسیرے کو دے دیئے۔

"دیکھو یہ حقیقت ہے کہ یہاں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے میں صرف اس کے انچارج کو جانتا ہوں اس کا نام جم اسکاٹ ہے اور وہ ایڈن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں رہتا ہے۔ یہاں اس کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس ہے اور اس کا آفس بھی اس نے کوٹھی میں ہی بنا رکھا ہے بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے"...... ماسیرے نے جواب دیا۔

"اس سے فون پر بات کرو اور اپنی بات کی کسی نہ کسی انداز میں تصدیق کراؤ"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ سوری۔ بغیر کسی مقصد کے اسے کال نہیں کی جا سکتی۔ البتہ اس کا فون نمبر میں بتا دیتا ہوں۔ تم چاہو تو خود اسے فون کر کے بات کر لو لیکن یہ بتا دوں کہ وہ اجنبی افراد سے بات نہیں کرتا اس کا بزنس مینجر ہی سارے معاملات نمٹاتا ہے"۔ ماسیرے نے کہا۔

"کیا ہے اس کا فون نمبر"...... جولیا نے پوچھا تو ماسیرے نے

فون نمبر بتا دیا۔ جولیا نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے ماسیرے کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ اسکاٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ سے بات کراؤ۔ میں مارگریٹ بول رہی ہوں"۔ جولیا نے کہا۔

"سوری۔ وہ اس وقت آرام کر رہے ہیں اور انہیں ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا"...... دوسری طرف سے انتہائی روکھے سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ تو کنفرم ہو گیا ہے کہ جم اسکاٹ نام کا کوئی آدمی ہے لیکن اگر تمہاری یہ بات غلط نکلی کہ وہ شیڈاگ کا آدمی ہے تو پھر اس کے لئے تمہیں خود ہی بھگتنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی اس کے اٹھتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اور ماسیرے۔ یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے کسی لالچ یا دوستی کی بنا پر جم اسکاٹ کو ہمارے بارے میں اطلاع دی تو اس کا نتیجہ بھی تمہارے حق میں اچھا نہیں ہو گا"...... اس بار صفدر نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اپنی موت کو خود آواز دوں"۔ ماسیرے نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھی مڑے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئے۔

"مس جولیا۔ ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم سب کو اکٹھے نہیں جانا چاہئے تھا اور دوسری بات یہ کہ اس یہودی کو اس قدر کم رقم نہیں دینا چاہئے تھی۔ اب وہ لامحالہ مزید رقم حاصل کرنے کے لئے ہمارے خلاف اس جم اسکاٹ کو مخبری کرے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے تاکہ کوئی تو ہمارے خلاف حرکت میں آئے اور اس طرح کام کرنے کا موقع ملے"۔ جولیا نے جواب دیا تو تنویر نے اس طرح جولیا کی بات کی تائید میں سر ہلایا جیسے وہ جولیا کی بات کی دل سے تائید کر رہا ہو۔

"تو اب ہمیں اس ایڈن کالونی چلنا چاہئے"...... تنویر نے ہوٹل سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اس جم اسکاٹ کو ہلاک نہیں کرنا۔ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنا ہے اس لئے ہم اپنی اس رہائش گاہ پر چلیں گے جو چانگ نے دی ہے وہاں سے ہمیں خودبخود شیڈاگ کے کسی اڈے پر لے جایا جائے گا اور پھر ایک اڈا سامنے آتے ہی ہماری اصل کارروائی کا آغاز ہو جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میری تو سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی"...... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں بھی نہیں سمجھ سکی"...... صالحہ نے کہا۔

"ویری گڈ مس جولیا۔ آپ اس وقت واقعی عمران کی طرح سوچ

رہی ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"مجھے ایک تو تمہاری اس طرح کی حمایت کی وجہ سمجھ نہیں آتی۔ جو بھی الٹی بات کرے تم اس کی داد دینا شروع کر دیتے ہو"۔ تنویر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تنویر۔ تم صرف ناک کی سیدھ میں چلنا جانتے ہو۔ میں بتاتا ہوں کہ جولیا نے کیا سوچا ہے۔ انہیں یقین ہے کہ یہ شخص ماسیرے لازماً ہمارے متعلق تفصیلی اطلاع اس جم اسکاٹ کو دے گا اور ہو سکتا ہے کہ اس کے مخبر اب بھی ہمارے پیچھے ہوں اور وہ لامحالہ اس رہائش گاہ کے بارے میں بھی اسے بتا دیں گے۔ اس کے بعد کیا ہو گا لازماً شیڈاگ کے آدمی ہماری رہائش گاہ پر حملہ کریں گے اور ہمیں وہاں سے اغوا کر کے کسی اڈے پر لے جائیں گے اس طرح شیڈاگ کا ایک اہم اڈا خودبخود سامنے آ جائے گا اور یہ واقعی بہترین تجویز ہے کیونکہ براہ راست اس جم اسکاٹ پر حملہ کیا گیا تو یہ جم اسکاٹ کبھی بھی شیڈاگ کے بارے میں کچھ نہیں بتائے گا کیونکہ اس سطح کے لوگ مرجانا تو گوارہ کر لیتے ہیں لیکن اپنے سیٹ اپ کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو تنویر تو کیا صالحہ اور حتیٰ کہ صفدر کے چہرے پر بھی بے اختیار جولیا کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"کمال ہے۔ یہ اچانک اس قدر عقلمندی کی باتیں تم نے کیسے سوچنا شروع کر دیں"...... تنویر نے کہا تو سب ممبرز بے اختیار ہنس

پڑے۔ وہ پیدل چلتے ہوئے اب ہوٹل سے باہر آ چکے تھے اور پھر وہ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر اس کالونی کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے سٹنگ روم میں موجود تھے۔

"وہ لوگ یقیناً یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں گے اس لئے میں مارکیٹ سے یہ حفاظتی گولیاں لے آیا ہوں۔ آپ سب دو دو گولیاں کھا لیں اس سے چار گھنٹوں تک کوئی تیز سے تیز گیس بھی آپ کو بے ہوش نہ کر سکے گی"...... کیپٹن شکیل نے جیب سے ایک شیشی نکال کر جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا وہ اور صفدر علیحدہ ٹیکسی میں آئے تھے اس لئے وہ راستے میں مارکیٹ سے یہ دوا بھی لے آئے تھے۔

"لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہ ہمیں اغوا کریں۔ وہ اس پوری کوٹھی کو میزائلوں سے بھی تو اڑا سکتے ہیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ایسا بھی کر سکتے ہیں اس لئے میں نے سوچا ہے کہ ہمیں نیچے تہہ خانے میں شفٹ ہو جانا چاہئے۔ وہاں سے ایک خفیہ راستہ بھی نکلتا ہے اور بہرحال ہم تہہ خانے میں فوری موت سے بچ سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن ہم کیوں نہ باہر نگرانی کریں اور پھر جو بھی آئے اسے پکڑ لیا جائے اور ان سے اڈا معلوم کیا جائے"۔ اس بار تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے مس جولیا کہ تنویر کا یہ آئیڈیا زیادہ بہتر ہے۔ مقصد تو ان کا اڈا ٹریس کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تنویر کی بات زیادہ درست ہے۔ اوکے۔ صالحہ اور میں اندر تہہ خانے میں موجود رہیں گے جبکہ تم باہر نگرانی کرو گے اور جو بھی آئے اسے اغوا کر کے اندر لے آنا"...... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ صالحہ کے ساتھ تہہ خانے میں پہنچ گئی جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کوٹھی سے باہر چلے گئے۔

"جولیا۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں واقعی شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر نہ ہو"...... صالحہ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے صالحہ۔ لیکن کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ نہ ہو گا تو بہرحال یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ کہاں ہے اور عمران نے ایک بار ایسے ہی موقع پر پاکیشیائی زبان کا ایک محاورہ بولا تھا اور میرے پوچھنے پر جب اس نے اس کا مطلب بتایا تو میں نے واقعی اس خوبصورت اور دلکش محاورے کا بے حد لطف لیا"۔ جولیا نے کہا۔

"کیا محاورہ تھا۔ مجھے بھی تو سناؤ"۔ صالحہ نے کہا۔

"عمران نے کہا تھا۔ ٹھہرو مجھے یاد کرنے دو"...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"نہیں مجھے یاد نہیں آ رہا البتہ اس کا مطلب بتا دیتی ہوں"۔ جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"عمران سے پوچھ کر بتا دو"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار

اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ عمران سے پوچھ کر بتا دوں کہاں ہے عمران"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارے دل میں۔ محاورے کا تو صرف بہانہ تھا اصل میں تو عمران یاد آرہا تھا"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہاری بات درست ہے صالحہ۔ وہ واقعی میرے دل میں ہر وقت موجود رہتا ہے۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ اسے دل سے نکال سکوں لیکن میں کیا کروں میں اس معاملے میں قطعی بے بس ہو کر رہ گئی ہوں مجھے معلوم ہے کہ وہ صرف دوسروں کے جذبات سے کھیلتا ہے۔ اسے میرے ساتھ تو کیا کسی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس کی زندگی اس کی اماں بی، سلیمان، جوزف اور جوانا کے علاوہ پاکیشیا اور اس کے مفاد کے گرد گھومتی رہتی ہے لیکن یہ سب کچھ جاننے کے باوجود نجانے کیوں میں بے بس ہوں"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اسی کو تو محبت کہتے ہیں لیکن تم فکر نہ کرو۔ یہ یکطرفہ نہیں ہے۔ عمران کے دل میں بھی تمہارے لئے نرم گوشہ موجود ہے۔ لیکن اس کی فطرت مختلف ہے۔ وہ اس گوشے کا اقرار نہیں کرتا لیکن آخر کب تک"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں صالحہ۔ اصل میں تمہیں سیکرٹ سروس میں شامل ہوئے

ابھی بہت تھوڑا عرصہ گزرا ہے اس لئے تمہیں سیکرٹ سروس میں شامل مرد ساتھیوں کا علم نہیں ہے۔ ان سب لوگوں کی ذہنی اور قلبی تربیت کچھ اس انداز میں کی گئی ہے کہ ویسے تو یہ دنیا جہان کی باتیں کرتے رہیں گے لیکن ان کا مرکز اور محور صرف پاکیشیا اور اس کا مفاد ہے تم نے تو دیکھا ہے کہ تنویر کے میرے لئے کیا جذبات ہیں"۔ جولیا نے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں۔ ایسے جذبات ہیں جو تمہارے عمران کے متعلق ہیں"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"تمہارا اندازہ درست ہے لیکن ایک بار ایک کیس کے دوران میرے ذہن کو ٹرانس میں لا کر مجرموں نے میرے ذریعے سے ہی پاکیشیا کے دفاع کی ایک انتہائی اہم فائل اڑا لی۔ یہ تو خدا بھلا کرے چیف کا کہ اسے مجھ پر اعتماد تھا اس لئے اس نے میرے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا جبکہ تنویر مجھے گولی مارنے پہنچ گیا اور وہی تنویر جس کے جذبات کے بارے میں تم بتا رہی ہو اس وقت مجھ سے اس انداز میں پیش آرہا تھا جیسے وہ مجھ سے سرے سے واقف ہی نہ ہو اور اگر اس وقت اسے روکا نہ جاتا تو یقین کرو وہ مجھے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دیتا اس سے تم سمجھ سکتی ہو کہ یہ کس قسم کے مرد ہیں اور عمران تو ان باتوں میں ان سب کا استاد ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا کیسے ممکن ہے کہ تنویر ایسا کر سکے۔ نہیں۔ میں اسے تسلیم نہیں کر سکتی"...... صالحہ نے کہا۔

"تم صفدر سے پوچھ لینا"...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے خاص طور پر صفدر کا نام ہی کیوں لیا ہے۔ کسی دوسرے کا نام کیوں نہیں لیا"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ صفدر پر تم اعتماد کر جاؤ"۔ جولیا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم بھی عمران صاحب کی باتوں میں آکر مجھے صفدر سے ایچ کر چکی ہو۔ واقعی پروپیگنڈہ میں بڑی فورس ہوتی ہے۔ ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ناممکن۔ کیا مطلب۔ کیا صفدر میں کوئی کمی ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ وہ بے حد خاموش طبع اور مدبر ٹائپ آدمی ہے اور میں ایسے آدمی کا احترام تو کر سکتی ہوں اور کچھ نہیں کر سکتی"...... صالحہ نے کہا۔

"پھر تو تمہیں عمران پسند ہوگا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں واقعی۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ تمہارے علاوہ اور سب کو بہن بنا لیتا ہے"۔ صالحہ نے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یہی تو اس کا کردار ہے صالحہ۔ بس کیا بتاؤں۔ بہرحال چھوڑو۔ تم نے خواہ مخواہ اس شیطان کا ذکر چھیڑ دیا"۔ جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک تہہ خانے کی سیڑھیوں کا دروازہ کھلا اور وہ دونوں چونک کر ادھر دیکھنے لگیں۔ سیڑھیوں سے

صفدر نیچے اتر رہا تھا اور اس کے کاندھے پر ایک مقامی آدمی موجود تھا۔

"اوہ۔ کون ہے یہ"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنا چاہتا تھا کہ ہاتھ لگ گیا"...... صفدر نے تہہ خانے میں آکر اسے فرش پر لٹاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ اکیلا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ بہرحال کیپٹن شکیل اور تنویر باہر موجود ہیں اگر اس کے اور ساتھی ہوں گے تو وہ انہیں قابو کر لیں گے"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس سے پوچھ گچھ کر لی جائے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس سے اڈے کے بارے میں معلوم کر لیا جائے اور پھر وہاں خود ریڈ کر دیا جائے"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر نے جھک کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"ارے پہلے اسے کرسی پر بٹھا کر باندھو تو سہی"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ میں نے عمران صاحب سے گردن پر پیر رکھ کر معلومات حاصل کرنے کا طریقہ سیکھ لیا ہے۔ مٹھائی کی پوری دوکان پیش کرنا پڑی تھی"...... صفدر نے اس آدمی کے جسم میں حرکت

کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھ کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"عمران شاید ہم سب کے دلوں میں موجود ہے کہ عمران کے بغیر کسی کی بات ہی پوری نہیں ہوتی"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو صفدر چونک پڑا لیکن اس سے پہلے کہ صفدر صالحہ سے اس کی بات کا مطلب پوچھتا اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اٹھنے کے لئے لاشعوری طور پر سمٹنے لگا تو صفدر نے اس کی گردن پر پیر رکھا اور اسے ذرا سا گھما دیا۔

"تم نے تجربات بھی کئے ہیں یا صرف پوچھ کر ہی ماہر بن گئے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مر جائے"...... جولیا نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ بہت تجربات کئے ہیں اور یہ کام تجربات سے ہی سیکھا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا لیکن اس دوران اس آدمی کا چہرہ بری طرح بگڑ چکا تھا۔ اس کا سانس اکھڑ رہا تھا اور حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں تھیں۔ صفدر نے آہستہ سے پیر واپس موڑا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی نے تیز تیز سانس لینے شروع کر دیئے اس کا چہرہ قدرے نارمل ہونے لگ گیا۔

"بولو کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام ٹونی ہے۔ پیر ہٹا لو۔ یہ کیا کر دیا ہے۔ فار گاڈ سیک پیر ہٹا لو یہ انتہائی خوفناک عذاب ہے"...... ٹونی نے انتہائی ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"کس تنظیم سے تعلق ہے تمہارا اور تم یہاں کس کے کہنے پر آئے ہو"...... صفدر نے پیر کو ذرا سا واپس کرتے ہوئے کہا۔

"پلیز پلیز۔ پیر ہٹا لو۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں سب کچھ۔ بلکہ تم سے پورا تعاون بھی کروں گا لیکن یہ عذاب مجھے مت دو۔ پلیز"۔ ٹونی نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"بولتے جاؤ ورنہ"...... صفدر نے پیر کے پنجے کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہا لیکن اس نے پیر ایک طرف نہ کیا تھا۔

"میرا نام ٹونی ہے۔ میرا تعلق مارتھر گروپ سے ہے۔ مارتھر ہمارا باس ہے۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں کراس کالونی جاؤں اور وہاں اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دوں اور پھر جب گیس کا اثر ختم ہو جائے تو میں اندر جا کر چیک کروں کہ اندر کتنے آدمی ہیں اور اس کے بعد میں اسے فون کر دوں اور پھر وہ مزید آدمی بھیجے گا اور یہاں موجود بے ہوش افراد کو اٹھوا کر اپنے سپیشل اڈے پر منگوا لے گا"...... ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ مارتھر کس کے تحت کام کرتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مارتھر کو معلوم ہو گا۔ ہمارا تو وہی باس ہے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"کہاں ہو گا اس وقت وہ"...... صفدر نے پوچھا۔

"اپنے اس سپیشل اڈے پر"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"کس نمبر پر تم نے اطلاع دینی تھی"...... صفدر نے پوچھا تو

ٹونی نے نمبر بتا دیا۔

"اوکے اٹھو اور فون کر کے اسے بتاؤ کہ تم نے گیس فائر کر دی ہے اور اندر دو ایکریمی عورتیں اور تین مرد بے ہوش پڑے ہیں"۔ صفدر نے کہا اور اسکے ساتھ ہی اس نے پیر ہٹا لیا تو ٹونی تیزی سے اٹھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا مسلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب تہہ خانے سے اوپر آ گئے۔ یہاں فون موجود تھا۔

"سنو۔ اگر تم نے کوئی غلط بات کی یا اس مارتھر کو کوئی اشارہ کیا تو پھر وہ تو بعد میں یہاں پہنچے گا تم پہلے قبر میں اتر جاؤ گے"۔ صفدر نے کہا۔

"جیسے تم کہو گے میں ویسے ہی کروں گا اس لئے کہ میں نے کل یہاں سے ایکریمیا چلا جانا ہے اور پھر وہیں رہنا ہے اس لئے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مارتھر سے تم نے کیا سلوک کرنا ہے اور کیا نہیں"۔ ٹونی نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹونی نے فون اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ صفدر نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"فلاور کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"باس سے بات کراؤ میں ٹونی بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ ٹونی نے کہا۔

"ہولڈ کرو"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مارتھر بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے ٹونی"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"باس میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے اندر دو عورتیں اور تین مرد بے ہوش پڑے ہیں۔ یہ سب ایکریمی ہیں"۔ ٹونی نے کہا۔

"کوئی پرابلم"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں باس"۔۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"کیا تم انہیں سپیشل اڈے پر لے آسکتے ہو"۔ مارتھر نے پوچھا۔

"یس باس۔ میرے پاس ویگن ہے اور یہ پانچ افراد ہیں۔ آسانی سے آجائیں گے"۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ انہیں لے کر آجاؤ"۔۔۔ مارتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹونی نے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے انہیں لے کر کیا براہ راست اس کلب میں جانا ہے"۔ صفدر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن کلب کے اندر نہیں بلکہ اس کے عقبی طرف گلی میں ایک دروازہ ہے وہاں سے ایک راستہ براہ راست ایک بڑے کمرے میں جاتا ہے جسے ٹارچنگ سیل بھی کہا جاتا ہے اور سپیشل روم بھی۔ ہر مخالف کو وہیں لے جایا جاتا ہے اور پھر اس کی ہڈیاں توڑی جاتی ہیں"۔۔۔۔ ٹونی نے کہا۔

"کیا وہاں کوئی آدمی موجود ہو گا"۔ صفدر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہاں دس بارہ افراد ہر وقت موجود ہوتے ہیں"۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"اور یہ مارتھر کہاں ہوتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"وہ اندر اپنے آفس میں رہتا ہے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"تمہاری یہ ویگن کہاں موجود ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"یہاں سے ایک بلاک دور موجود ہے سرخ رنگ کی بڑی ویگن ہے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"چابی مجھے دو"...... صفدر نے کہا تو ٹونی نے جیب سے ایک کی رنگ نکال کر صفدر کو دے دیا۔

"آپ باہر جا کر اپنے ساتھیوں کو بھی لے آئیں اور یہ ویگن بھی"۔ صفدر نے صالحہ کا نام لئے بغیر اس سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی اس کی طرف کی رنگ بڑھا دیا اور صالحہ کی رنگ لے کر سر ہلاتی ہوئی باہر چلی گئی۔

"تم نے کبھی شیڈاگ کا نام سنا ہے"...... جولیا نے ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شیڈاگ۔ وہ کیا ہے"...... ٹونی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہے اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی تھوڑی دیر بعد صالحہ چھوٹے پھاٹک سے اندر آئی اور اس نے بڑا پھاٹک کھول دیا اور دوسرے لمحے سرخ رنگ کی ایک بڑی ویگن اندر داخل ہوئی۔ اسٹیرنگ پر تنویر تھا۔ ویگن اندر روک کر تنویر نیچے اتر آیا۔

"چلو ٹونی۔ تم اسٹیرنگ پر بیٹھو۔ ہم ویگن میں بیٹھیں گے اور

سنو۔ مارتھر کو تو معلوم ہے کہ ہم بے ہوش ہیں لیکن تم نے وہاں موجود افراد سے یہ کہنا ہے کہ ہم خود چل کر مارتھر سے ملنے آئے ہیں"۔ صفدر نے ٹونی سے کہا۔

"نہیں۔ باس نے وہاں موجود افراد کو حکم دے دیا ہو گا کہ وہ آپ لوگوں کو بے ہوشی کے عالم میں سپیشل روم پہنچائیں"۔ ٹونی نے کہا۔

"تم چلو تو سہی۔ ہم خود ان سے بات کر لیں گے"...... صفدر نے کہا تو ٹونی ویگن پر چڑھ کر اسٹیرنگ پر بیٹھ گیا جبکہ صفدر اور دوسرے ساتھی بھی ویگن پر سوار ہو گئے۔ جبکہ تنویر نیچے کھڑا رہا صفدر کے کہنے پر ٹونی نے ویگن سٹارٹ کی اور واپس گیٹ سے باہر نکال کر لے گیا جبکہ تنویر نے اندر سے بڑا پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک کو بند کر کے اس نے تالا لگایا اور ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا اور ٹونی نے ویگن آگے بڑھا دی۔

"ہم نے مارتھر کو کور کرنا ہے تنویر۔ اس لئے وہاں اس کے علاوہ جو بھی نظر آئے سب کا خاتمہ کر دینا ہے"...... صفدر نے تنویر اور دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر پاکیشیائی زبان میں کہا تو ٹونی جو ویگن چلا رہا تھا چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ تم کس زبان میں بات کر رہے ہو"...... ٹونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ایکریمیا کی ایک ریاست کی زبان ہے"...... صفدر نے جواب دیا تو ٹونی نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ویگن ایک سڑک پر پہنچ گئی جہاں فلاور کلب کا بڑا سا بورڈ موجود تھا۔ فلاور کلب کی عمارت پرانی ضرور تھی لیکن خاصی بڑی تھی۔ ٹونی نے عمارت کی سائیڈ پر ویگن موڑی اور پھر وہ اسے عمارت کی عقبی طرف لے گیا یہ ایک چوڑی گلی تھی جو آگے جا کر بند ہو جاتی تھی یہاں دیوار میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ ٹونی نے وہاں لے جا کر ویگن روکی اور پھر ٹونی سمیت وہ نیچے اتر آئے۔

"اب کیا ہو گا"...... صفدر نے ٹونی سے پوچھا۔

"میں نے کال بیل کا بٹن مخصوص انداز میں پریس کرنا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں بے ہوش افراد کو لے آیا ہوں اور دروازہ کھول کر وہ باہر آجائیں گے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"ماتھر کا آفس اس دروازے سے کس طرف ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... صفدر نے پوچھا تو ٹونی نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"اوکے۔ چلو کال بیل کا بٹن پریس کرو"...... صفدر نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کرنے کے بعد ٹونی سے کہا۔

"لیکن میں کیا کہوں گا۔ وہ تو مجھے مار ڈالیں گے"۔ ٹونی نے کہا۔

"تم کہہ سکتے ہو کہ جیسے ہی تم نے کال بیل کا بٹن پریس کیا ہم خود بخود ہوش میں آکر نیچے آگئے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن تم تو گیس سے بے ہوش ہوئے ہو۔ پھر تم خود بخود کیسے

ہوش میں آسکتے ہو"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"یہ سوچنا تمہارا کام نہیں ہے ٹونی۔ تم کال بیل کا بٹن پریس کرو"...... صفدر نے کہا تو ٹونی اس انداز میں آگے بڑھا جیسے مجبوراً ایسا کر رہا ہو۔ صفدر نے اسے بے ہوش کرنے کے بعد اس کی جیب سے اسلحہ نکال لیا تھا۔ اس لئے ٹونی بے بس نظر آ رہا تھا۔ صفدر اور اس کے ساتھی تیزی سے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ ٹونی نے مخصوص انداز میں کال بیل کا بٹن وقفہ دے کر پریس کیا اور پچھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر بعد دروازے کے اندر سے ایسی آواز سنائی دینے لگی جیسے دروازہ کھولا جا رہا ہو اور دوسرے لمحے کٹاک کٹاک کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ صفدر اور اس کے ساتھی چونک کر ادھر ادھر دیکھنے ہی لگے تھے کہ صفدر کے ذہن پر یکلخت سیاہ پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اچانک یہ سیاہ پردہ پھیلا تھا اسی طرح یکلخت پردہ ہٹ گیا اور صفدر کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا جسم لوہے کی ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ہے اس نے تیزی سے گردن گھمائی تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ وہاں سارے ساتھی اسی طرح کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے ایک آدمی سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی صالحہ کی ناک سے ایک شیشی لگائے ہوئے تھا جبکہ باقی ساتھیوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو رہے تھے اسی لمحے وہ آدمی مڑا۔ وہ

شیشی بند کر رہا تھا۔

"کیا ہم مارتھر کی قید میں ہیں"...... صفدر نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے چونک کر صفدر کی طرف دیکھا۔

"ہاں اور ابھی چند لمحوں بعد تمہاری رہائی ہو جائے گی"..... اس آدمی نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہمیں ہلاک کر دیا جائے گا لیکن پھر ہمیں ہوش میں کیوں لایا گیا ہے۔ بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کیا جا سکتا تھا"..... صفدر نے کہا۔

"باس نے چیف باس کو تو بتا دیا ہے کہ تمہیں ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن باس چاہتا ہے کہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے ساری تفصیلات معلوم کر کے ٹیپ کر لی جائیں تمہاری تصویریں بنا لی جائیں اور پھر تمہیں ہلاک کیا جائے"..... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر مزید کچھ پوچھتا وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اسی لمحے ایک ایک کر کے سب ہوش میں آ گئے اور صفدر نے انہیں اس آدمی سے ہونے والی بات چیت کے سلسلے میں بریف کر دیا۔

"اس ٹونی نے دھوکہ کیا ہے۔ اسے وہیں گولی مار دینی چاہئے تھی"..... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر اس کلب سے یہاں تک پہنچنا مشکل ہو جاتا۔ اب یہ مارتھر خود یہاں آئے گا اور ہم نے اب اس پر قابو پانا ہے"..... صفدر نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پیر موڑ کر پیچھے کی طرف کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن اس سے پہلے کہ اس کا پیر پیچھے تک پہنچتا اچانک جولیا کی کرسی کے راڈز کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی غائب ہو گئے اور جولیا بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور اس نے تیزی سے گھوم کر پہلے صالحہ کی کرسی کے عقب میں آ کر بٹن پریس کر دیا اور پھر واقعی انتہائی برق رفتاری سے باقی ساتھیوں کے راڈز بھی غائب ہو گئے اسی لمحے انہیں دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ سب بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم اور دراز قد کا آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ہی دو اور مسلح آدمی بھی اندر داخل ہوئے۔

"ارے یہ کیا"...... ان تینوں نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا یکن اسی لمحے کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر بھوکے چیتوں کی طرح ان ر ٹوٹ پڑے اور پھر کمرہ ان تینوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے نج اٹھا۔ صفدر سب سے آگے آنے والے پر جھپٹا تھا اور اس نے ے اٹھا کر اس طرح گھما کر نیچے پھینکا تھا کہ اس کی گردن میں بل آ ا تھا اس لئے نیچے گرتے ہی اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا لیکن فدر اسے نیچے گراتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھکا اور پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے سر کو جھٹکا دیا اور پھر سیدھا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار

اچھل پڑا کیونکہ کمرہ اس کے ساتھیوں سے خالی ہو چکا تھا جبکہ باقی دو افراد لاشوں کی صورت میں فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ ان کی گردنیں ٹوٹی ہوئی تھیں۔

"ارے یہ کیا۔ سب باہر چلے گئے"..... صفدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اپنے کام میں اس قدر محو تھا کہ اسے ان کے باہر جانے کا بھی پتہ نہ چل سکا۔ پھر وہ ایک بار پھر اس آدمی پر جھپٹا اور اس نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر ایک ہاتھ سے اسے پکڑتے ہوئے وہ کرسی کے عقب میں آیا اور اس نے سائیڈ پائے کے عقب میں موجود اپریشنل بٹن کو پریس کر دیا۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی راڈز اس آدمی کے جسم کے گرد نمودار ہو گئے تو صفدر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا لیکن پھر وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ باہر سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور صفدر کے پاس اسلحہ نہ تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جو دو آدمی ہلاک ہوئے ہیں ان کا اسلحہ اس کے ساتھیوں نے لے لیا ہو گا لیکن یہ زیادہ سے زیادہ تنویر اور کیپٹن شکیل کے پاس ہو گا۔ یہ صالحہ اور جولیا کیوں باہر گئی ہیں لیکن وہ بہرحال وہیں رک گیا کیونکہ اب باہر جانا حماقت کی بات ہوتی۔ کچھ دیر بعد ایک بار پھر فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر سب سے پہلے جولیا اندر داخل ہوئی۔

"اوہ صفدر۔ تم نے اسے جکڑ دیا ہے۔ جلدی کرو۔ اسے کھولو۔ ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے۔ جلدی کرو۔ یہاں بہت لوگ ہیں اور باہر سے بھی آ سکتے ہیں۔ جلدی کرو"..... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتی ہوئی کرسی کے عقب میں گئی اور اس نے بٹن پریس کر دیا تو راڈز غائب ہو گئے اور صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے بے ہوش آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ جولیا کے پیچھے بھاگتا ہوا ایک راہداری میں آیا۔

"جلدی کرو۔ لفٹ اوپر سے آ رہی ہے"..... راہداری کے آخر میں موجود کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور جولیا نے اپنی رفتار اور تیز کر دی۔ جیسے ہی وہ راہداری کا موڑ مڑے کیپٹن شکیل نے مڑ کر فائر کھول دیا اور پھر جب وہ ایک دروازے پر پہنچے تو اسی لمحے کیپٹن شکیل بھی انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا اور جولیا جو سب سے آگے تھی اس نے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے وہ پھر گلی میں موجود تھے وہاں وہی ٹوٹی والی سرخ ویگن موجود تھی ڈرائیونگ سیٹ پر صالحہ موجود تھی۔

"جلدی کرو۔ جلدی"..... تنویر نے کہا تو وہ سب بجلی کی سی تیزی سے ویگن میں سوار ہوئے۔ صفدر نے اس بے ہوش آدمی کو عقبی سیٹ پر ڈال دیا تھا۔ دوسرے لمحے ویگن ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر جیسے ہوا میں اڑتی ہوئی سڑک پر پہنچ کر دائیں طرف کو مڑ گئی۔ صالحہ واقعی انتہائی رفتار سے اسے دوڑائے لئے جا رہی تھی۔

"اسے کسی سائیڈ گلی میں روک دو صالحہ۔ ورنہ ہم جلد ہی پکڑے جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن اس بے ہوش آدمی کو اٹھا کر ہم پیدل تو اپنی رہائش گاہ تک نہیں پہنچ سکتے"...... جولیانے کہا۔

"اس گلی میں موڑو جہاں قریب ہی کوئی پارکنگ ہو۔ جلدی کرو۔ وہاں سے تنویر کار آسانی سے اڑا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ بہر حال یہ ویگن ہمارے لئے خطرناک ہے"...... تنویر نے کہا اور پھر واقعی صالحہ نے ایک پارکنگ کے قریب موجود گلی میں ویگن موڑ دی اور اسے روکا ہی تھا کہ تنویر بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا سڑک کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ سب ویگن سے اتر کر بکھر کر کھڑے ہو گئے جبکہ بے ہوش آدمی ویسے ہی ویگن میں پڑا ہوا تھا البتہ صفدر ویگن کے دروازے کے قریب کھڑا تھا تاکہ اگر یہ آدمی ہوش میں آ بھی جائے تو اسے کور کیا جا سکے۔ تھوڑی دیر بعد ایک سٹیشن ویگن تیزی سے بیک ہوتی ہوئی گلی میں آئی تو وہ سب اچھل پڑے۔ ویگن تیزی سے بیک ہوتی ہوئی پیچھے آ رہی تھی۔

"جلدی کرو"...... ڈرائیونگ سیٹ کی کھڑکی سے تنویر نے سر باہر نکالتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس بے ہوش آدمی کو گھسیٹ کر باہر کھینچا اور پھر کاندھے پر لاد کر انتہائی تیزی سے اس اسٹیشن ویگن کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد وہ سب سٹیشن ویگن پر سوار ہو کر اس

کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں ان کی رہائش تھی۔

"وہ ٹونی بھی ملا ہے یا نہیں"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ سب سے پہلے وہی سامنے آیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ٹونی نشاندہی کر سکتا تھا"۔ جولیا نے کہا۔

"اس مامیرے نے یقیناً ہماری کوٹھی کی نشاندہی کی ہو گی۔ اس طرح تو یقیناً اس جم اسکاٹ کو بھی معلوم ہو گا اس نے ہی اس مارتھر کو حکم دیا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پچھلے بلاک میں ایک کوٹھی پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ میں نے لگا ہوا دیکھا ہے"...... صالحہ نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"اوہ۔ پھر ہمیں وہیں جانا ہو گا"...... صفدر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اس بلاک میں پہنچ گئے جس کی نشاندہی صالحہ نے کی تھی وہاں واقعی ایک کوٹھی پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا جس کے نیچے اسٹیٹ ڈیلر کا پتہ اور فون نمبر موجود تھا۔ تنویر نے ویگن اس کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے روک دی گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ صفدر بجلی کی سی تیزی سے نیچے اتار اور پھر وہ اس قدر تیزی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا کہ جیسے شاید اس قدر تیزی سے بندر بھی نہ کود سکتا ہو۔ چند لمحوں بعد اس نے چھوٹا پھاٹک کھول دیا۔

"آپ لوگ اندر چلیں۔ میں اس ویگن کو یہاں سے دور چھوڑ آتا

"ہوں"..... تنویر نے کہا۔ کیپٹن شکیل نے اس بے ہوش آدمی کو گھسیٹ کر نیچے اتارا اور کاندھے پر لاد کر اس چھوٹے پھاٹک سے اندر لے گیا جبکہ صالحہ اور جولیا بھی اندر داخل ہو گئیں تو تنویر ویگن کو آگے بڑھا کر لے گیا۔

"یہ تالا کھول دینا چاہئے اور بورڈ بھی اتار لینا چاہئے ورنہ ہمسائے پولیس کو فون کر سکتے ہیں۔ بورڈ ہٹنے سے وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم نئے کرائے دار ہیں"..... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ اندر چلیں۔ میں یہ سب کام کر کے آتا ہوں"۔ صفدر نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔ یہاں رواج کے مطابق کوٹھی فرنشڈ تھی البتہ فرنیچر وغیرہ پر ہلکی سی گرد موجود تھی جسے صاف کر دیا گیا کیپٹن شکیل نے بے ہوش آدمی کو ایک کرسی پر لٹا دیا تو صالحہ اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔

"یہ سٹور میں موجود تھی"..... صالحہ نے کہا اور کیپٹن شکیل اور جولیا کے اثبات میں سر ہلانے پر ان تینوں نے مل کر اس آدمی کو رسی کی مدد سے کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ اسی لمحے صفدر بھی اندر آ گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ کیپٹن شکیل"..... جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل نے دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے

شروع ہو گئے تو کیپٹن شکیل پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے باہر سے کھٹکے کی آواز سنائی دی۔

"دیکھو شاید تنویر ہو گا"..... جولیا نے چونک کر کہا تو صفدر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر جیسے ہی اسے پوری طرح ہوش آیا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کرسی پر بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا پھر اس کی نظریں سامنے موجود جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل پر جم گئیں۔

"تم۔ تم۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم۔ تم تو راڈز میں جکڑے ہوئے تھے"..... اسی آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے صفدر اور تنویر بھی اندر آ گئے۔

"ہاں۔ لیکن اب تم دیکھ رہے ہو کہ ہم نہ صرف آزاد ہیں بلکہ تمہارے اڈے سے بھی صحیح سلامت نکل آنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور اس وقت تم جہاں موجود ہو یہاں تمہاری چیخیں بھی سننے والا کوئی نہیں ہے"..... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ویری بیڈ۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ راڈز کیسے کھل سکتے ہیں"..... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری ٹانگیں راڈز میں جکڑی ہوئی نہ تھیں اس لئے میں نے

آسانی سے اپنی ٹانگیں موڑ کر عقبی پائے میں موجود بٹن کو اپنی جوتی کی ٹو سے پش کر کے راڈز کھول لئے تھے اور ایک کے آزاد ہونے کے بعد باقی کیا مسئلہ رہ جاتا ہے"...... جولیا نے کہا تو اس آدمی نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے اس کے جسم میں آکسیجن کی شدید ترین کمی واقعی ہو گئی ہو۔

" تم لوگ انتہائی حیرت انگیز ہو۔ کاش۔ میں باس کے حکم کی تعمیل کر دیتا"...... اس آدمی نے لاشعوری طور پر بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ بھی انہیں واضح طور پر سنائی دی تھی۔

" تمہارا نام مارتھر ہے اور تمہارا تعلق شیڈاگ سے ہے"۔ جولیا نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

" تم۔ تم۔ مجھے جانتی ہو۔ کیسے"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" زیادہ سوالات کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بتاؤ کہ تم نے ہمارے میک اپ واش کئے۔ پھر تم نے اپنے باس کو کیا رپورٹ دی"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

" سوری۔ میں کچھ نہیں بتا سکتا"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ پھر بھگتو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تنویر کی طرف مڑ گئی۔

" ابھی لو مس۔ ابھی یہ ٹیپ ریکارڈر کی طرح بولے گا"۔ تنویر

نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ جڑ دیا۔ کمرے میں مارتھر کی چیخ کی آواز گونج اٹھی۔

" رک جاؤ"...... اچانک صفدر نے کہا تو تنویر جو دوسرا تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھا چکا تھا، یکلخت رک گیا۔

" پیچھے ہٹو۔ میں پوچھتا ہوں"...... صفدر نے کہا۔ وہ اس آدمی کے سامنے تنویر کا نام نہ لے رہا تھا حالانکہ اس وقت وہ میک اپ میں نہ تھے۔ اس کے ساتھ ہی صفدر نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس آدمی کا سر پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس نے اس کی گردن پر رکھ دیا۔ دوسرے لمحے اس آدمی کا چہرہ انتہائی تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا۔ اس کا جسم بندھا ہونے کے باوجود پھڑکنے لگا تھا۔ اس کے منہ سے گھٹی گھٹی سی آوازیں نکلنے لگی تھیں اور سب سمجھ گئے کہ صفدر نے اس کی شہ رگ کو اپنے انگوٹھے سے مخصوص انداز میں دبا دیا ہے۔ چند لمحوں بعد صفدر نے انگوٹھا اٹھایا تو اس آدمی نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے اس کا چہرہ جو انتہائی حد تک مسخ ہو چکا تھا تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔

" یہ صرف ٹریلر ہے مارتھر۔ اب اصل فلم چلے گی اور نہ تم مر سکو گے اور نہ جی سکو گے"...... صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انگوٹھے کو دوبارہ رکھ کر ہلکا سا دبا دیا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ تم نے کیا کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مجھے گولی مار دو گے لیکن یہ عذاب اس سے بھی

زیادہ ہولناک ہے"...... اس آدمی نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"بولتے جاؤ۔ ورنہ"...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام مارتھر ہے۔ میرا تعلق شیڈاگ سے ہے لیکن ہم شیڈاگ کا نام استعمال نہیں کرتے۔ یہ نام انتہائی خفیہ ہے۔ میرا گروپ مارتھر گروپ کہلاتا ہے"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"تمہارا باس کون ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"باس کا نام جم اسکاٹ ہے"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"جو کچھ اس نے کہا اور ہمارے یہاں پہنچنے تک جو کچھ تم نے کہا وہ سب بتا دو ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو"...... مارتھر نے چونک کر کہا اس کی آنکھوں میں امید کی چمک ابھر آئی تھی۔

"ہاں۔ تم اگر سب کچھ سچ سچ بتا دو تو۔ تم چھوٹی مچھلی ہو اور ہم مگرمچھوں کے شکاری ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے جس طرح کارروائی کی ہے اس سے مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہو۔ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں تمہیں سچ سچ بتا دوں گا"۔ مارتھر نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جلدی بولو۔ وقت ضائع مت کرو"...... صفدر کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"باس نے مجھے کال کر کے کہا کہ کراس کالونی کی کوٹھی میں تین

مرد اور دو عورتیں موجود ہیں۔ میں انہیں بے ہوش کر کے سپیشل روم میں منگوا لوں۔ چنانچہ میں نے ٹونی کو وہاں بھیج دیا ٹونی بے حد ہوشیار آدمی ہے اور میرا نمبر ٹو ہے۔ ٹونی نے وہاں سے مجھے کال کر کے کہا کہ اس نے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی ہے اور وہاں تین ایکریمی اور دو عورتیں موجود ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ وہ انہیں اپنی ویگن میں لے آئے پھر آ کر ٹونی نے کال بیل اس انداز میں بجائی جس سے مجھے پتہ چل گیا کہ وہ خطرے میں ہے۔ چنانچہ میرے آدمی نے خفیہ دروازے سے باہر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور تم جو صحیح سلامت باہر موجود تھے بے ہوش ہو گئے۔ پھر میرے آدمی تمہیں اٹھا کر سپیشل روم میں لے آئے اور کرسیوں پر راڈز میں جکڑ دیا۔ اس کے بعد ٹونی کو آفس میں بلایا گیا لیکن میں حیران تھا کہ تم کیسے ہوش میں آ گئے تو ٹونی نے مجھے بتایا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ میں نے تمہارے میک اپ صاف کرنے کا حکم دے دیا۔ پھر مجھے رپورٹ ملی کہ ایک عورت اور تین مرد تو ایشیائی ہیں جبکہ ایک عورت سوئس نژاد ہے۔ میں نے باس کو کال کر کے بتا دیا میرا خیال تھا کہ باس یہاں آ کر تم سے پوچھ گچھ کرے گا لیکن باس نے حکم دے دیا کہ تم لوگوں کو ہلاک کر کے تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی جائیں چنانچہ میں نے اسے کہہ دیا کہ ایسا ہو گیا ہے لیکن"...... مارتھر بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔

"لیکن تم نے ایسا کیوں نہ کیا"...... صفدر نے پوچھا۔

"سچ پوچھتے ہو تو یہ سوئس عورت مجھے پسند آ گئی تھی اور یہ ایشیائی عورت نمبر ٹو ٹونی کو۔ اس لئے میں نے باس کو کہہ دیا لیکن تمہیں فوراً گولی نہ ماری۔ میں چاہتا تھا کہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے پوچھ گچھ کروں کہ تم اصل میں کون ہو۔ پھر تم تینوں مردوں کو ہلاک کر دوں اور دونوں عورتوں کو اپنے دوسرے اڈے پر پہنچا دوں لیکن جب میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ اندر گیا تو تم سب آزاد ہو چکے تھے پھر تم نے حملہ کر دیا"...... مارتھر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... جولیا نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں پوچھا۔ شاید اپنے متعلق مارتھر کی باتیں سن کر اسے غصہ آ گیا تھا۔

"یہاں ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ یہاں تو باس جم اسکاٹ رہتا ہے سیکشن ہیڈ کوارٹر دوسرے جزیرے پر ہے۔ ہیڈ کوارٹر نجانے کہاں ہو گا"۔ مارتھر نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"جم اسکاٹ کہاں رہتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ایڈن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"یہاں تمہارے علاوہ اور کتنے گروپس جم اسکاٹ کے تحت کام کر رہے ہیں"...... صفدر نے پوچھا۔

"چار گروپس ہیں میرے گروپ سمیت۔ میرے علاوہ فرینک گروپ، لیری گروپ اور ڈیزی گروپ بھی اس کے لئے کام کرتے

ہیں"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"کیا کام کرتے ہو تم سب"...... صفدر نے پوچھا۔

"سب کام۔ میرا گروپ ایکشن گروپ کہلاتا ہے۔ ہم مار دھاڑ اور قتل و غارت کا دھندہ کرتے ہیں جبکہ فرینک گروپ بلیک میلنگ۔ ڈیزی گروپ منشیات کی اسمگلنگ اور لیری گروپ اسلحے کا دھندہ بھی کرتا ہے اور اس کے ساتھ قتل و غارت کا بھی۔ اس گروپ میں انتہائی تربیت یافتہ افراد شامل ہیں اور ہم سب کا انچارج جم اسکاٹ ہے"۔ مارتھر نے جواب دیا۔

"شیڈاگ کا مشن کون پورا کرتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ نام بھی صرف ہم گروپ انچارجز کو ہی معلوم ہے۔ ہمارے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اس نام کو زبان پر لانا بھی جرم ہے اس کی سزا موت ہے"۔ مارتھر نے جواب دیا۔

"تمہارے اس جم اسکاٹ کو روز کلب سے تمہارے اغوا کی اطلاع کس نے دی ہو گی"...... صفدر نے پوچھا۔

"کسی نے نہیں۔ وہ سب اپنے طور پر مجھے تلاش کر رہے ہوں گے کیونکہ میرے علاوہ اور کسی کو بھی جم اسکاٹ کے بارے میں علم نہیں ہے۔ سب یہی جانتے ہیں کہ میں ہی اصل باس ہوں اور بس"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"تمہارے بعد اگر جم اسکاٹ نے تمہیں کال کیا ہو گا تو پھر تو اسے اطلاع دے دی گئی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ صرف اتنا بتایا گیا ہو گا کہ میں موجود نہیں ہوں۔ وہ اسے ظاہر ہے کوئی اجنبی ہی سمجھیں گے"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"تم اس سے کس طرح رابطہ کرتے ہو۔ فون سے یا کوئی خصوصی ٹرانسمیٹر سے"...... صفدر نے پوچھا۔

"فون سے"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"کیا وہ اس وقت اپنی رہائش گاہ پر ہو گا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ اپنی رہائش گاہ سے کہیں نہیں جاتا۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اسے فون کرو اور اس سے پوچھو کہ ہمارا سامان کہاں پہنچانا ہے"...... صفدر نے کہا تو مارتھر بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہارا سامان۔ مگر تمہارے پاس تو کوئی سامان نہیں تھا"۔ مارتھر نے چونک کر کہا۔

"تھا تو نہیں لیکن تم نے اسے کہنا ہے کہ ہماری تلاشی کے دوران ہماری جیبوں سے عجیب ساخت کے ریز شل کاک جیسے پسٹل برآمد ہوئے ہیں"...... صفدر نے کہا تو مارتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"فون اٹھا لاؤ"...... صفدر نے پیچھے کھڑے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم اسی کوٹھی میں ہو جہاں ٹونی پہنچا تھا"...... مارتھر نے پوچھا۔

"نہیں۔ ظاہر ہے اس کا علم جم اسکاٹ کو تھا"...... صفدر نے

جواب دیا اور اب وہ بھی اپنے ساتھیوں کی طرح پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا تھا اور مارتھر خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد تنویر واپس آیا تو اس نے فون پیس اٹھایا ہوا تھا اس نے اس کا سلسلہ دیوار میں موجود فون ساکٹ کے ساتھ منسلک کیا اور پھر رسیور اٹھا کر چیک کیا تو ٹون موجود تھی۔

"کیا نمبر ہے جم اسکاٹ کا"...... صفدر نے پوچھا تو مارتھر نے نمبر بتا دیا۔

"سنو تم نے اسے کوئی اشارہ نہیں کرنا ورنہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ اسے تمہارے وہاں سے اغوا ہونے کا علم ہو بھی چکا ہو تو کوئی دوسری بات کرنا"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... مارتھر نے جواب دیا تو تنویر نے فون پیس کو سامنے میز پر رکھا اور پھر وہ نمبر پریس کر دیئے جو مارتھر نے بتائے تھے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور رسیور اس نے بندھے ہوئے مارتھر کے کان سے لگا دیا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں"۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مارتھر بول رہا ہوں باس"...... مارتھر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے وہ تصویریں نہیں بھجوائیں جن کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا"...... دوسری طرف سے سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا گیا۔

"باس۔ وہ کیمرہ کلوز تھا اس لئے تصویریں نہیں بن سکیں"۔

مارتھر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ نانسنس۔ یہ غفلت کیوں کی گئی اور کس نے کی ہے"۔ دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے اس آدمی کو سزا دے دی ہے باس۔ موت کی سزا"۔ مارتھر نے رک رک کر کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ لیکن تم نے اطلاع دینے میں اتنی دیر کیوں کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس۔ ہم پر اچانک شیراڈن گروپ نے حملہ کر دیا تھا۔ ہم نے دو روز پہلے شیراڈن کے بھائی کو ہلاک کیا تھا۔ وہ اس کا انتقام لینا چاہتے تھے لیکن حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے کچھ دیر ہو گئی"...... مارتھر نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"شیراڈن گروپ نے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا ان کی یہ ہمت ہو گئی ہے کہ وہ میرے گروپ پر حملہ کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"باس۔ آپ کے حکم کی وجہ سے ہم خاموش ہیں ورنہ آپ جانتے ہیں کہ ان سب کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ انہوں نے یہ کام کر کے اپنی موت کو آواز دی ہے۔ اس لئے اب میرا حکم ہے کہ پورے گروپ کا فوری خاتمہ کر دیا جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس حکم کی تعمیل ہو گی باس"۔ مارتھر نے جواب دیا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تنویر نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"اوکے۔ اب اسے فارغ کر دو اور چلو"...... صفدر نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے تنویر کا بازو گھوما اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی مارتھر کے حلق سے ادھوری چیخ نکل گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں اور جسم ڈھلک گیا۔ گردن کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"تم نے اس سے جم اسکاٹ کی رہائش گاہ پر موجود حفاظتی انتظامات کے بارے میں پوچھا ہی نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ جس قدر دیر ہو گی اتنے ہی خطرات ہمارے لئے بڑھ جائیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"صفدر درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں فوراً اس جم اسکاٹ کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنا ہے"...... تنویر نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"ہمارا سامان تو پہلے والی کوٹھی میں ہے۔ اس لئے وہاں چلیں۔ اب ہمیں میک اپ بھی کرنا ہو گا اور اسلحہ بھی لینا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

لارڈ لارجنٹ کرسی پر رسی سے بندھا بیٹھا تھا۔ جوانا نے عمران کی دی ہوئی ایک لمبی گردن والی شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی کا دہانہ لارڈ لارجنٹ کی ناک سے لگا دیا۔

"بس کافی ہے"...... چند لمحوں بعد عمران نے کہا تو جوانا نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی اپنی جیب میں رکھ لی۔ یہ اسی کوٹھی کا کمرہ تھا جہاں سے لارڈ لارجنٹ کی رہائش گاہ کو خفیہ راستہ جاتا تھا۔ عمران لارڈ لارجنٹ کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"تم اسلحہ لے کر باہر پہرہ دو۔ خفیہ راستہ تو میں نے بلاک کر دیا ہے اس لئے ادھر سے کوئی نہیں آ سکتا لیکن باہر سے اچانک کوئی آ سکتا ہے"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد لارجنٹ کی آنکھیں کھل

گئیں لیکن گیس کے دباؤ کی وجہ سے فوری طور پر تو اس کا شعور بیدار نہ ہو سکا لیکن آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں موجود دھندلاہٹ غائب ہوتی چلی گئی اور پھر پوری طرح شعور بیدار ہوتے ہی لارجنٹ نے چونک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا لیکن اب اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کمرے کو دیکھ رہا تھا اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کی نظریں ایک طرف پڑی ہوئی باب کی لاش پر پڑ گئی تھیں۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ باب کی لاش۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ کون ہو تم اور میں کہاں ہوں"...... لارڈ لارجنٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارے بیڈ روم میں خفیہ کیمرے نصب ہیں اور وہاں ایسا سسٹم موجود ہے کہ تم ایک بٹن دبا کر اپنے آپ کو محفوظ کر سکتے ہو لیکن اس کے باوجود تم یہاں ہو جبکہ کیمرے ابھی تک یہی بتا رہے ہوں گے کہ تم اپنے بستر پر پڑے گہری نیند سو رہے ہو اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام عمران ہے۔ میں میک اپ میں ہوں"...... عمران نے کہا تو لارجنٹ اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم میں لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر اس کے کانوں تک محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً پہنچ

گئی تھیں۔

"عمران۔ تم عمران۔ لیکن یہ۔ یہ سب کیسے ممکن ہے"۔ لارجنٹ نے اس طرح رک رک کر کہا جیسے اسے اپنے آپ پر اعتماد نہ ہو رہا ہو۔

"میں نے تمہیں کال کر کے اس لئے تم سے بات کی تھی کہ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ تم وعدہ کر لو گے کہ آئندہ شیڈاگ پاکیشیا میں کوئی واردات نہیں کرے گی لیکن تمہیں شاید اپنی اس چھوٹی سی تنظیم پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ تھا اور اس کے ساتھ ساتھ چونکہ تم اور تمہارے ساتھی انتہائی جدید ترین مشینری کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں اس لئے تمہارا خیال تھا کہ یہ جدید ترین مشینری تمہیں اور تمہاری تنظیم کو مجھ سے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچالے گی اور یہ مجھے یقین ہے کہ تمہیں اپنے ایجنٹ ٹونی اور اس کے ایکشن گروپ کی ہلاکت کی اطلاع بھی مل چکی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے لیکن میرے ذہن میں یہ تصور تک نہ تھا کہ تم اس انداز میں مجھ تک پہنچ سکتے ہو۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو۔ میں اب وعدہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ سے واقعی اس وقت غلطی ہو گئی تھی"...... لارجنٹ نے کہا۔

"سوری۔ اب وقت گزر چکا ہے۔ اب تم نے مجھے صرف اتنا بتانا ہے کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کی تفصیل کیا ہے۔ یہ

بھی سن لو کہ میں اس لئے تم سے مذاکرات کر رہا ہوں کہ تم بہرحال میرے دوست رہے ہو۔ ورنہ دوسری صورت میں مجھے معلومات حاصل کرنے کے اور بھی بے شمار طریقے آتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے عمران کہ تم بہت مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہو لیکن میرا نام بھی لارجنٹ ہے اس لئے تم جبراً اور تشدد سے مجھ سے کچھ معلوم نہ کر سکو گے اور اگر بفرض محال میں نے بتا بھی دیا تب بھی تم اور تمہاری پاکیشیا سیکرٹ سروس شیڈاگ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ یہ تنظیم تمہارے تصور سے بھی زیادہ بڑی منظم اور طاقتور ہے"۔ لارجنٹ نے جواب دیا۔

"جو کچھ بھی ہو گا یہ بعد کی بات ہے۔ تم بتاؤ کہ تمہارا کیا جواب ہے۔ حتمی اور آخری جواب"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا جواب وہی ہے کہ میرا وعدہ کہ آئندہ شیڈاگ پاکیشیا کے معاملات میں کبھی مداخلت نہ کرے گی"..... لارجنٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار اور پتلا سا خنجر نکال لیا اور پھر وہ خنجر ہاتھ میں پکڑے قدم بڑھاتا لارجنٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ بتا دو۔ ورنہ"... عمران نے قریب

پہنچ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ورنہ کیا"...... لارجنٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو گھوما لیکن دوسرے لمحے لارجنٹ کرسی سمیت ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا اور عمران کا بازو وہاں ہوا میں ہی گھوم کر رہ گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اچانک اس کی ناف پر انتہائی زور دار ضرب لگی اور عمران بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا نہ صرف پیچھے ہٹا بلکہ اس کے ہاتھ سے خنجر بھی نکل کر دور جا گرا۔ ضرب اس قدر زوردار اور تکلیف دہ تھی کہ عمران کا پورا جسم خود بخود دوہرا ہوتا چلا گیا لیکن دوسرے لمحے عمران جیسے ہی ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا کرسی اچھل کر اس کے چہرے اور سینے سے ایک دھماکے سے ٹکرائی اور عمران اس بار اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی عمران اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں لیکن اسی لمحے اس نے لارجنٹ کو وہی خنجر اٹھائے کھڑے دیکھا جو اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔

"ویری گڈ لارجنٹ۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم لارڈ بن کر اور فیلڈ سے ہٹ کر اب سست اور کاہل ہو چکے ہو گے لیکن تم نے جو کام دکھایا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم ابھی تک وہی پرانے لارجنٹ ہو"...... عمران نے اس طرح مسکراتے ہوئے اور اطمینان بھرے انداز میں کہا جیسے لارجنٹ خنجر کی بجائے ہاتھ میں پھول اٹھائے

ہوئے ہو۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں عمران کہ میرے وعدے پر اعتماد کرو اور واپس چلے جاؤ۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ لارجنٹ کی مارشل آرٹ میں شہرت پوری دنیا میں موجود تھی"...... لارجنٹ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری لارجنٹ۔ اب وہ وقت گزر چکا ہے۔ اب چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے شیڈاگ کے خاتمے کا حکم دے دیا ہے اس لئے اب بہرحال اس کا خاتمہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری موت میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے"...... لارجنٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خنجر ہاتھ میں پکڑے تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سیدھا آ کر عمران کے سینے میں خنجر اتارنا چاہتا ہو۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ ایسا نہیں ہو گا اس لئے وہ اطمینان سے اپنی جگہ پر کھڑا تھا۔ پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح خنجر لہرایا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یکلخت بائیں طرف چھلانگ لگائی لیکن دوسرے لمحے اس کی پسلیوں پر ایک زور دار ضرب لگی اور عمران اچھل کر بائیں طرف کو زمین پر جا گرا۔ چونکہ ضرب اس وقت لگی تھی جب عمران ہوا میں اچھل چکا تھا اس لئے ضرب نے اسے زمین پر گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ نیچے گرتے ہی عمران کا جسم جیسے ہی سمٹنے لگا یکلخت خنجر بجلی کی سی تیزی سے اس کے سینے کی طرف بڑھتا ہوا نظر آیا اور یقیناً عمران کے لئے اس وقت

بچ نکلنے کا کوئی موقع نہ تھا لیکن خنجر کی چمک دیکھتے ہی عمران کا جسم بجائے سمٹنے کے بجلی کی سی تیزی سے نیچے کی طرف پوری قوت سے جھٹکا کھا کر پھسل گیا۔ لیکن لارجنٹ واقعی بہترین لڑاکا تھا۔ وہ اچھل کر نہ صرف ایک طرف ہٹ گیا بلکہ اس کا خنجر بردار گھومتا ہوا ہاتھ بھی فضا میں ہی رخ بدل گیا اور دوسرے لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کے بائیں بازو کو کسی نے آرے کی مدد سے چیر کر رکھ دیا ہو۔ خنجر اس کے بازو میں گھس چکا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی عمران کی لات قوس کی صورت میں گھومی اور اس بار لارجنٹ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل سائیڈ پر گرا ہی تھا کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ خنجر جس انداز میں مارا گیا تھا وہ واقعی اس کے سینے میں اتر جاتا لیکن عمران نے نیچے کی طرف پھسلتے ہوئے تیزی سے اپنے اوپر والے جسم کو دوسری طرف موڑ لیا تھا لیکن وہ پوری طرح مڑ نہ سکا تھا کہ خنجر اس کے بازو تک پہنچ گیا تھا۔ نیچے گرتے ہی لارجنٹ بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اپنے بازو میں اترا ہوا خنجر کھینچتا لارجنٹ کا جسم کسی لٹو کی طرح گھوما اور اسی لمحے عمران اس طرح اوپر کو اچھلا جیسے لڑکیاں رسی کودتے ہوئے اپنے جسم کو اوپر کی طرف اٹھاتی ہیں اور دوسرے لمحے لارجنٹ کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس کا گھومتا ہوا جسم فرش پر گر کر تیزی سے رول ہوتا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے اوپر اچھل کر اس کی نہ صرف گھومتی ہوئی لات کی ضرب سے اپنے آپ کو بچایا تھا بلکہ اچھل

کر اس نے گھومتے ہوئے لارجنٹ کے پہلو پر دائیں بازو سے ضرب لگا دی تھی اور یہ اس ضرب کا نتیجہ تھا کہ لارجنٹ چیختا ہوا نہ صرف نیچے گرا تھا بلکہ چونکہ وہ گھوم رہا تھا اس لئے اس کا جسم نیچے گرتے ہی رول ہوتا ہوا کافی دور تک چلا گیا تھا۔ عمران کا جسم ضرب لگانے کے بعد جیسے ہی اپنے قدموں پر رکا وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ لارجنٹ رک کر اٹھتا عمران نے پوری قوت سے اس کے سینے پر ایک زور دار ضرب لگائی اور اس بار لارجنٹ کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور لارجنٹ کا جسم ضرب کھانے کے بعد ایک بار اچھلا ضرور تھا لیکن پھر نیچے گر کر ساکت ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ ماسٹر یہ کیا ہوا۔ اوہ۔ یہ خنجر اور خون"...... اسی لمحے جوانا کی آواز دروازے سے سنائی دی۔

"یہاں لازماً میڈیکل باکس ہو گا۔ وہ لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا تیزی سے مڑا اور باہر نکل گیا۔ عمران اب ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ خنجر ابھی تک اس کے بازو میں موجود تھا۔ اس نے خنجر اس لئے باہر نہ کھینچا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ اس کے ساتھ ہی خون کا فوارہ نکلنے لگ جائے گا جبکہ اب خون رس رہا تھا۔ اس کی انگلیاں چونکہ حرکت کر رہی تھیں اس لئے اسے زیادہ فکر نہ تھی۔ انگلیوں کی حرکت کا مطلب تھا کہ خنجر گوشت میں ہی لگا ہے۔ کوئی رگ اس کی وجہ سے نہیں کٹی تھی لیکن ظاہر ہے خنجر کی وجہ سے بہرحال خون رس رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد جوانا میڈیکل باکس اٹھائے واپس آگیا۔

"یہ کیسے ہو گیا ماسٹر۔ یہ لارجنٹ تو بندھا ہوا تھا"...... جوانا نے میڈیکل باکس کو کرسی کے ساتھ فرش پر رکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے تم بینڈیج کر دو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے میڈیکل باکس کھول کر اس میں سے بینڈیج کا سامان باہر نکالا اور عمران نے خود ہی خنجر باہر کھینچ لیا اس کے ساتھ ہی خون فوارے کی طرح نکلنے لگا لیکن عمران تیزی سے اٹھا اور اس نے ایک ہاتھ سے کوٹ اتار دیا جبکہ جوانا نے اس کی شرٹ زخم کے اوپر سے پھاڑ دی اور پھر اس نے واقعی ماہرانہ انداز میں بینڈیج شروع کر دی۔ عمران ساتھ ساتھ اسے ہدایات دے رہا تھا۔ پھر عمران کے کہنے پر اس نے باکس سے ایک انجکشن نکالا اور عمران کے بازو میں لگا دیا۔

"اب اس لارجنٹ کو اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور رسی سے دوبارہ باندھ دو لیکن اب گانٹھ سامنے کی رخ پر رکھنا۔ یہ سیکرٹ ایجنٹ رہا ہے اس لئے اس نے نہ صرف گانٹھ کھول لی تھی بلکہ اپنی کرسی کو نیچے گرا کر اس نے رسیاں بھی ڈھیلی کر لیں اور خود ہی ان رسیوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"میں تو اس کی چیخیں سن کر سمجھا تھا کہ تشدد کی وجہ سے چیخ رہا ہے لیکن پھر دھماکوں کی آوازیں سن کر مجھے آنا پڑا تھا"...... جوانا نے آگے بڑھ کر بے ہوش لارجنٹ کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالتے ہوئے

کہا۔

"یہ اچھا اور تیز لڑاکا ہے۔ خاص طور پر خنجر زنی میں تو بے حد ماہر سمجھا جاتا تھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ اب یہ فیلڈ میں نہ ہونے کی وجہ سے پہلے جیسا نہ رہا ہو گا لیکن لگتا ہے اس نے اپنے آپ کو فٹ رکھا ہوا ہے۔ ویسے بڑے طویل عرصے کے بعد ایک اچھے فائٹر سے لڑ کر لطف آ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ماسٹر آپ اس کی تعریف کر رہے ہیں"...... جوانا نے اسے باندھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ تعریف کے قابل ہے اور اس کے حملوں سے بچنے کے لئے مجھے انتہائی محنت کرنا پڑی ہے ورنہ یہ خنجر لازماً میرے دل میں اتر جاتا"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ کوٹ پہننے میں میری مدد کرو"...... عمران نے اس کے فارغ ہوتے ہی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو جوانا نے عمران کو کوٹ پہنا دیا۔

"پہلے خنجر اٹھا کر اس لارجنٹ کے لباس سے صاف کرو اور پھر مجھے دو۔ اس کے بعد اسے ہوش میں لے آؤ۔ اور پھر تم باہر جاؤ"۔ عمران نے کرسی سے اٹھ کر ایک ہاتھ سے کرسی گھسیٹ کر اسے لارجنٹ کے قریب لے جاتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں دروازے میں ہی رک جاتا

ہوں"..... جوانا نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس کے سینے میں جس انداز میں ضرب لگی ہے اب یہ کم از کم ایک گھنٹے تک تیز حرکت کرنے کے قابل نہیں رہا"..... عمران نے جوانا کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خون آلود خنجر کو لارجنٹ کے لباس سے ہی صاف کر کے اس نے خنجر عمران کے ہاتھ میں دیا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے لارجنٹ کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ جب لارجنٹ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور پھر مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کراہتے ہوئے لارجنٹ نے آنکھیں کھول دیں۔

"گڈ شو لارجنٹ۔ تم اب تک واقعی اچھے لڑاکا ہو۔ بڑے طویل عرصے بعد تم سے لڑائی میں لطف آیا ہے"..... عمران نے اس کے ہوش میں آتے ہی مسکرا کر کہا تو لارجنٹ نے یکلخت اپنی دونوں ٹانگوں کو حرکت دینے کی کوشش کی۔ اس کی ٹانگیں ہلیں ضرور لیکن حرکت بے حد سست تھی۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم نے ہوش میں آتے ہی دونوں ٹانگوں سے مجھ پر ضرب لگانے کی کوشش کرنی ہے لیکن تمہارے دل پر جس انداز کی ضرب لگی ہے اس سے اب کم از کم ایک ڈیڑھ گھنٹے تک تمہارے جسم میں پہلے جیسی پھرتی پیدا نہیں ہو سکتی اس لئے میں نے کرسی قریب کر لی تھی"..... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے

کہا تو لارجنٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"زندگی میں پہلی بار میرا نشانہ خطا ہوا ہے اور خنجر تمہارے دل کی بجائے تمہارے بازو میں جا لگا ہے اور مجھے ہمیشہ اس کا افسوس رہے گا"..... لارجنٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے زندگی بھر افسوس رہے گا کہ میں نے لڑائی کے دوران تم سے خنجر کھا لیا۔ بہرحال اب کیا خیال ہے۔ تم خود ہی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتاؤ گے یا مجھے پھر حرکت میں آنا پڑے گا"..... عمران نے کہا۔

"تم جو چاہے کر لو۔ میری زبان نہیں کھل سکتی البتہ تم مجھ سے سودا کرنا چاہو تو کر لو۔ ایک تو وہی وعدہ کہ شیڈاگ آئندہ پاکیشیا میں کوئی مشن نہیں کرے گی اور دوسرا تم جس قدر چاہو مجھ سے دولت لے سکتے ہو"..... لارجنٹ نے کہا۔

"تم اگر اپنے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو تو میرا وعدہ کہ میں خود وہاں کام نہیں کروں گا"..... عمران نے کہا۔ اس نے دولت کی بات سرے سے نظر انداز کر دی تھی۔

"نہیں۔ یہ نہیں بتایا جا سکتا"..... لارجنٹ نے کہا۔

"اچھا یہ بتا دو کہ کیا واقعی تم ہی شیڈاگ کے چیف ہو یا تم سے اوپر بھی کوئی دوسرے لوگ ہیں"..... عمران نے کہا تو لارجنٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"..... لارجنٹ نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم اکیلے اتنی بڑی تنظیم کے چیف ہو سکتے ہو"..... عمران نے کہا۔

"میں ہی اس کا چیف ہوں اور کوئی آدمی نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم بے شک میرے جسم کے ٹکڑے کر دو میں تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا"..... لارجنٹ نے کہا۔

"جبکہ مجھے معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے"۔ عمران نے اچانک کہا تو لارجنٹ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ پر قابو پا لیا۔

"اگر تم جانتے ہو تو پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو"۔ لارجنٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ تمہاری حیرت اور تمہارے چونکنے سے مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا ہے۔ ویسے بھی تم جیسے آدمی پر تشدد کر کے مجھے افسوس ہوتا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یوگان پہنچ چکی ہے۔ وہ خود ہی وہاں ہیڈ کوارٹر ٹریس بھی کر لے گی اور اسے تباہ بھی کر دے گی۔ میں نے صرف کنفرم کرنا تھا"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہیں کس نے بتایا کہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے"۔ لارجنٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اطلاعات مل ہی جاتی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب جب تمہیں معلوم ہی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں"..... لارجنٹ نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ اوہ۔ پھر تو تمہیں بتانا ہی ہو گا اور سنو مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہو۔ اس لئے لامحالہ تم نے اپنے اعصاب کو مردہ کر لینے کے لئے کارسوما کے عمل کی مشق جاری رکھی ہو گی لیکن یہ بتا دوں کہ تم جس دور میں سیکرٹ ایجنٹ تھے اس دور میں کارسوما کے عمل کا واقعی کوئی توڑ نہ تھا لیکن اب دنیا چونکہ بہت آگے بڑھ چکی ہے اس لئے کارسوما کا عمل تمہارے کسی کام نہیں آئے گا"..... عمران نے کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ نہ ہی مجھے کارسوما کا کوئی عمل آتا ہے اور نہ کوئی اور عمل اور اب تو تم مجھ پر خواہ مخواہ تشدد کرو گے جبکہ جو کچھ میں بتا سکتا تھا وہ تمہیں پہلے ہی معلوم ہے"۔ لارجنٹ نے کہا۔

"اوکے۔ ابھی اصل بات سامنے آ جائے گی"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ خنجر اٹھائے لارجنٹ کی کرسی کے عقب میں آ گیا۔ پھر اس نے بائیں ہاتھ سے لارجنٹ کا سر پکڑ کر پیچھے کی طرف کیا اور دائیں ہاتھ میں موجود خنجر سے اس نے باقاعدہ اس کی پیشانی کی کھال اس طرح کاٹنی شروع کر دی جیسے قصائی ذبح شدہ بکری کی کھال انتہائی احتیاط سے اتارتے ہیں تاکہ اس پر کٹ نہ لگ جائے اور کمرہ لارجنٹ

کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخوں سے گونجنے لگا لیکن عمران اپنے کام میں مصروف رہا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... یکلخت لارجنٹ نے ہذیانی انداز میں کہا۔

" نہیں۔ اب مجھے کچھ نہیں پوچھنا۔ اب تو تم خود سب کچھ بتاؤ گے"...... عمران نے کہا اور مسلسل عمل جاری رکھا۔ لیکن دوسرے لمحے لارجنٹ کا جسم ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران اس کے عقب سے ہٹ کر اس کے سامنے کے رخ پر آیا اور پھر اس نے خنجر بائیں ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے ایک ہی ہاتھ سے لگاتار لارجنٹ کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے زور دار تھپڑ پر لارجنٹ ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش میں آگیا اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا اس کے ساتھ ہی عمران نے خنجر دوبارہ دائیں ہاتھ میں پکڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دایاں ہاتھ گھوما اور لارجنٹ کا ایک نتھنہ کٹ گیا۔ عمران کا وہی ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار لارجنٹ کا دوسرا نتھنہ کٹ گیا۔

" اب چونکہ تمہاری قوت ارادی خاصی کمزور پڑ چکی ہے اس لئے اب تم لاشعوری طور پر بول پڑو گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کو واپس بائیں ہاتھ میں پکڑا اور دائیں ہاتھ کی انگلی کا ہک پیشانی پر ابھر آنے والی ایک موٹی سی رگ پر مار دیا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں"...... خوفناک انداز میں

چیختے چیختے لارجنٹ نے کہا لیکن عمران نے بغیر کوئی بات کئے دوسری ضرب لگا دی اور کمرہ اس بار انتہائی خوفناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ لارجنٹ کا پورا جسم اس طرح بھیگ چکا تھا جیسے وہ پانی کے تالاب میں بیٹھا ہوا ہو۔ ساتھ ساتھ وہ بری طرح کانپ رہا تھا اور عمران نے یکلخت تیسری ضرب لگا دی۔

" بولو کہاں ہے ہیڈ کوارٹر"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر جزیرہ کارکا میں ہے۔ کارکا میں۔ مکمل طور پر خود کار ہے۔ کارکا میں۔ کارکا میں"...... لارجنٹ کے حلق سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو اور پھر اس کی آواز ڈوبتی چلی گئی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" جوانا"...... عمران نے دروازے میں رک کر جوانا سے کہا جو پھاٹک کے قریب موجود تھا۔

" یس ماسٹر"...... جوانا نے تیزی سے مڑ کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" لارجنٹ کو ہلاک کر دو کیونکہ اب جب یہ ہوش میں آئے گا تو اس کا ذہنی توازن درست نہ ہو گا۔ اس لئے اس کی زندگی سے اس کی موت بہتر ہے"...... عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت جم اسکاٹ کی رہائش گاہ کے سامنے موجود تھی۔ رہائش گاہ نہ صرف بے حد وسیع و عریض تھی بلکہ اس کی اونچی فصیل نما دیواروں پر حفاظتی باڑیں بھی باقاعدہ لگی ہوئی تھیں اور ان حفاظتی باڑوں میں انتہائی طاقتور الیکٹرک وائرز بھی لگی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ انہوں نے عقبی طرف گھوم کر دیکھ لیا تھا اس طرف کوئی دروازہ نہ تھا اور نہ ہی دیوار کے ساتھ کوئی درخت موجود تھا۔

"اسے تو باقاعدہ قلعے کی شکل دی گئی ہے"..... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہی صورت ہے کہ ہم براہ راست اندر جائیں"۔ تنویر نے کہا۔

"لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں پھر اندر جائیں"..... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ پھر تو اندر جانے کا کوئی سکوپ ہی نہیں رہ جائے گا کیونکہ حفاظتی باڑیں پھاٹک کے اوپر موجود ہیں۔ اس لئے اندر سے کوئی پھاٹک کھول بھی نہ سکے گا۔ ہمیں ہی پھاٹک کھولنا پڑے گا"..... جولیا نے کہا۔

"تو پھر آؤ۔ یہاں کھڑے کھڑے تو نہ پھاٹک کھل سکتا ہے اور نہ کوئی کام ہو سکتا ہے"..... تنویر نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ اندر بھی انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے"..... صفدر نے کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے واپس چلے جائیں ان حفاظتی انتظامات سے خوفزدہ ہو کر"..... تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تنویر تمہاری عادت اور طبیعت ایک طرف بہرحال ہر جگہ ناک کی سیدھ میں نہیں چلا جاتا۔ ہمیں بہرحال نہ صرف اپنا تحفظ کرنا ہے بلکہ اس جم اسکاٹ کو بھی زندہ پکڑنا ہے تاکہ اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کی جا سکیں"..... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اندرونی حفاظتی انتظامات کی چیکنگ کے لئے ڈرامہ کرنا پڑے گا۔ آپ اور صالحہ دونوں جم اسکاٹ سے ملنے جائیں۔ کسی قسم کا اسلحہ ساتھ نہ لے جائیں۔ آپ دونوں اپنے آپ کو ایکریمیا کی شہرت یافتہ کسی بھی تنظیم کی رکن بتا سکتی ہیں چونکہ آپ دونوں کے چہروں پر سپیشل میک اپ ہے اور آپ کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ بھی نہ ہو گا اس لئے جم اسکاٹ آپ سے

ملاقات پر آمادہ ہو جائے گا۔ آپ اسے کوئی بھی کہانی سنا کر واپس آ سکتی ہیں۔ اس طرح اندرونی جائزہ لیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ وہ شیڈاک جیسی تنظیم کا بڑا ہے اس لئے وہ انتہائی محتاط رہتا ہو گا۔ اس طرح جولیا اور صالحہ دونوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ سکتی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیا جائے۔ چانگ سے کہہ کر میزائل گنیں حاصل کی جا سکتی ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تنویر جو کچھ کہہ رہا ہے وہی درست ہے۔ ہم جس قدر زیادہ سوچیں گے اتنی ہی زیادہ پیچیدگیوں میں الجھتے چلے جائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم کال بیل بجائیں اور پھاٹک کھلتے ہی زبردستی اندر داخل ہو جائیں اور پھر وہاں جو بھی نظر آئے اسے اڑا دیں۔ کیا اس طرح ہم اس جم اسکاٹ تک پہنچ جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں پہنچ جائیں گے۔ آپ یہ سارا کام مجھ پر چھوڑ دیں۔ پھر دیکھیں کس طرح کام ہوتا ہے"...... تنویر نے چہک کر کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر چلو آج تمہارا ایکشن اپنا لیتے ہیں"۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار

کھل اٹھا۔

"میں اس مشن کو لیڈ کروں گا۔ پھر دیکھو کس طرح کام ہوتا ہے"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تنویر اس طرح یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا جس طرح تم کہہ رہے ہو۔ اس طرح ہم پھنس جائیں گے"...... صفدر نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس کی دھوم پوری دنیا میں ہے وہ اس ایک آدمی سے ڈر کر باہر کھڑی ہے۔ تم یہیں رکو۔ میں اکیلا جاتا ہوں"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سڑک کراس کر کے کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آؤ۔ ورنہ یہ اکیلا مارا جائے گا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اس کے پیچھے چلتے ہوئے کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ تنویر نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پولیس چیف"...... تنویر نے انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"پولیس چیف۔ کیا مطلب"...... اندر سے انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں کہا گیا۔

"یہاں پھاٹک پر آؤ۔ پھر تمہیں مطلب سمجھاؤں گا"....... تنویر نے غصے سے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا تو ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی اور رابطہ ختم ہو گیا۔

"نانسنس۔ اندر بیٹھ کر مطلب پوچھ رہا ہے"...... تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے باقی ساتھی جو اس کے پیچھے کھڑے تھے بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اب ڈائریکٹ ایکشن کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اس لئے سب تیار ہو جائیں۔ بہرحال ہم نے اس جم اسکاٹ کو زندہ پکڑنا ہے"۔ جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان سب کے ہاتھ ان کی جیبوں میں تھے۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور ایک مشین گن بردار آدمی جیسے ہی باہر آیا تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے ہی لمحے وہ آدمی گردن پر مخصوص ضرب کھا کر چیختا ہوا سائیڈ ستون سے ٹکرایا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کی مشین گن تنویر کے ہاتھ میں پہنچ چکی تھی اس کے ساتھ ہی تنویر نے دوسرے ہاتھ سے اس گرتے ہوئے آدمی کو گردن سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا ہوا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے پھاٹک کے اندر جا گرا۔ دوسرے لمحے تنویر ہاتھ میں مشین گن پکڑے بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور پھر پوری عمارت مشین گن کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ سامنے ہی برآمدے میں موجود چار مسلح

آدمی پہلے ہی برسٹ میں ہلاک ہو چکے تھے جبکہ پھاٹک کھولنے والا آدمی قلابازی کھا کر گرنے کے بعد معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکا تھا اور تنویر مسلسل فائرنگ کرتا ہوا بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی بھی ہاتھوں میں مشین پسٹل پکڑے اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے کہ اچانک برآمدے کے اوپر سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب اس فائرنگ سے بال بال بچے تھے کیونکہ فائرنگ صرف ایک لمحے کی دیر سے ہوئی تھی اور یہ سب ایک لمحہ پہلے شیڈ کے نیچے پہنچ چکے تھے ورنہ ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچ سکتا۔ وہ دوڑتے ہوئے برآمدے میں داخل ہوئے۔ تنویر ان سب سے آگے تھا۔

"ان کی مشین گنیں لے لو"...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے والے بڑے دروازے کو زور دار لات ماری اور دوسرے لمحے اس نے چھت پر موجود بلبوں پر فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اندر دوڑتا چلا گیا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل۔ تم دونوں بائیں طرف سیڑھیوں سے اوپر جاؤ۔ اوپر جو نظر آئے اسے اڑا دو"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور خود وہ دوڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی لیکن اسی لمحے انہیں راہداری کے اندر سے تنویر کی چیخ سنائی دی تو جولیا بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی اس راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ موجود تھا جس کی دوسری طرف سے ایسی آوازیں سنائی دے رہی

تھیں جیسے بیک وقت کئی آدمی لڑ رہے ہوں۔ جولیا دوڑنے کی بجائے اڑتی ہوئی راہداری کراس کر کے دوسری طرف پہنچی تو اس نے تنویر کو بیک وقت چار آدمیوں کے ساتھ انتہائی دیوانہ وار لڑتے ہوئے دیکھا۔ اس کے پہلو سے خون بھی بہہ رہا تھا لیکن وہ اس انداز میں لڑ رہا تھا جیسے اسے اس کی پرواہ ہی نہ ہو۔

" ہٹ جاؤ"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور اسی لمحے تنویر نے یکلخت چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے فائر کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ کا مشین پسٹل بھی جاگ اٹھا تھا اور پلک جھپکنے میں چاروں آدمی زمین پر گر کر تڑپنے لگے۔

" شکریہ"...... تنویر نے تیزی سے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

" تم زخمی ہو۔ اس لئے یہیں رکو"...... جولیا نے کہا اور پھر صالحہ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے ایک دروازے کی طرف دوڑی لیکن دوسرے لمحے سائیڈ سے اچانک فائرنگ ہوئی اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے لمبی چھلانگ لگائی اور وہ دروازے کے ساتھ ایک دھماکے سے ٹکرائی اس طرح وہ اس خوفناک اور اچانک فائرنگ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئی لیکن اسی لمحے صالحہ کا مشین پسٹل چل پڑا اور سائیڈ پر دیوار پر موجود گن کا دہانہ گولیوں کی باڑ سے تڑمڑ سا گیا اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ ختم ہو گئی۔ جولیا جیسے ہی کمرے میں جا کر گری اچانک اس کے سر پر کسی نے وار کیا اور جولیا

کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو کر فرش پر بکھر گئی ہو لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور اس کے ساتھ ہی اس کے سر پر ڈنڈے سے وار کرنے والا آدمی چیختا ہوا سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا لیکن جولیا کو صرف اس کی چیخ اور دیوار سے ٹکرانے کے دھماکے کا احساس ہوا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ وہ آدمی دیوار سے ٹکرا کر تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ صالحہ کمرے میں داخل ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا مشین پسٹل ایک بار پھر چل پڑا اور وہ اٹھتا ہوا آدمی نیچے گر کر تڑپنے لگا اور صالحہ تیزی سے جولیا کی طرف پلٹی۔

" کیا ہوا جولیا کو"...... اسی لمحے صالحہ کو عقب سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

" اسے سنبھالو۔ یہ شاید ہٹ ہو گئی ہے"...... صالحہ نے کہا اور تیزی سے کمرے کے دوسرے دروازے کی طرف دوڑتی چلی گئی کیونکہ اس نے وہاں ایک آدمی کا سایہ دیکھا تھا لیکن جیسے ہی وہ اس دروازے کو کراس کر کے دوسری طرف پہنچی اس پر اچانک ایک کمرے کے دروازے سے فائرنگ ہوئی لیکن صالحہ نے مشین گن کی نال کو پہلے ہی دیکھ لیا تھا اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں اچھلی اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا لیکن دوسرے لمحے اس میں سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکلیں اور اس کے ساتھ ہی اندر کمرے میں موجود آدمی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر باہر

آیا۔ وہ شاید ٹرچ ٹرچ کی آوازیں سن چکا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ باہر آیا صالحہ نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس کے ہاتھ میں بغیر میگزین کے مشین پسٹل موجود تھا۔ اس نے حملہ کرتے ہوئے اس کی نال پوری قوت سے اس آدمی کے سینے پر اس طرح ماری جیسے کوئی نیزہ مارتا ہے اور وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا اور مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری۔ صالحہ بھی اس کے اوپر گری تھی لیکن وہ نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑی ہوئی اور اس نے مشین گن جھپٹنے کے لئے چھلانگ لگائی لیکن اس آدمی نے انتہائی برق رفتاری سے اس کی ٹانگ پکڑ کر کھینچی اور صالحہ منہ کے بل نیچے گری لیکن مشین گن کی نال پر اس کا ہاتھ پڑ چکا تھا۔ جیسے ہی اس کا جسم نیچے گرا۔ اس کا اوپر والا جسم اس طرح گھوما جیسے وہ ربڑ کی بنی ہوئی ہو اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کا دستہ کسی لاٹھی کی طرح اس آدمی کے سر پر پڑا اور اس کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کا ہاتھ صالحہ کی ٹانگ سے ہٹ گیا اور صالحہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھی۔ ضرب لگاتے ہوئے مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ اس نے تیزی سے اچھل کر مشین گن جھپٹی لیکن اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے اندر داخل ہوئے جبکہ وہ آدمی اب بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا اس لئے صالحہ رک گئی البتہ وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

"اسے مت مارو۔ ایک کو لازماً زندہ رہنے دو"...... کیپٹن شکیل

نے چیختے ہوئے کہا اور صالحہ نے منہ سے جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جبکہ صفدر اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے میں پہنچ گیا۔

"کمرہ خالی ہے"...... چند لمحوں بعد صفدر نے باہر آتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جولیا لڑکھڑاتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو اس کے پیچھے تنویر تھا۔ جولیا کی پسلیوں پر تنویر نے اپنی شرٹ پھاڑ کر بینڈیج کر دی تھی۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"سب ختم ہو گئے ہیں البتہ یہ آدمی بے ہوش ہے۔ اب پتہ نہیں کہ یہ کون ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوپر کیا ہوا تھا"...... صالحہ نے پوچھا۔

"اوپر آدمی کوئی نہیں تھا۔ خودکار گنیں نصب تھیں۔ انہیں ہم نے ناکارہ کر دیا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اس کمرے کی کیا پوزیشن ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ آفس کے انداز میں سجا ہوا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ سب سے محفوظ کمرہ ہے اور آخر میں ہے اس لئے لامحالہ یہ آدمی جو اس کمرے میں موجود تھا یہی جم اسکاٹ ہو گا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل تم اس کمرے کی تلاشی لو اور تنویر تم باقی ساری عمارت میں گھوم جاؤ جو مشینری باقی رہ گئی ہے اسے بھی تباہ کر دو اور چیک کرو کہ کہیں اس عمارت کے نیچے کوئی تہہ خانہ تو نہیں ہے۔ صالحہ

تم گن لے کر باہر جاؤ اور اگر فائرنگ کی آوازیں سن کر پولیس آئے تو اسے کور کرو اور پھر باہر کا خیال رکھو۔ ہو سکتا ہے اچانک کوئی آدمی آجائے"...... جولیا نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور سب اس کی ہدایات کے مطابق تیزی سے لپنے لپنے کاموں میں مصروف ہو گئے جبکہ جولیا وہیں کونے میں موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اور صفدر ایک فائل اٹھائے باہر آگئے۔

" یہ فائل ہے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے سلسلے میں۔ یہ ایک خفیہ سیف میں موجود تھی"...... صفدر نے کہا۔

" سیکشن ہیڈ کوارٹر یا ہیڈ کوارٹر"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" اس میں تو سیکشن ہیڈ کوارٹر لکھا ہوا ہے لیکن اس میں محل وقوع موجود نہیں ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

" محل وقوع یہ خود بتا دے گا"...... جولیا نے کہا اور اسی لمحے تنویر واپس آگیا۔

"یہاں اور کوئی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تہہ خانہ نظر آیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اسے اٹھا کر یہاں سے نکل جانا چاہئے کیونکہ کسی بھی لمحے پولیس یہاں آسکتی ہے اور پھر جواب دہی مشکل ہو جائے گی"...... تنویر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سب اس بے ہوش آدمی سمیت بغیر کسی رکاوٹ کے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکے تھے۔ اس بے ہوش آدمی کو کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ دیا گیا جبکہ صالحہ نے جولیا کو علیحدہ کمرے

میں چلنے کے لئے کہا تاکہ میڈیکل باکس کی مدد سے اس کے زخم کی بینڈیج کر سکے کیونکہ جولیا کی حالت لمحہ بہ لمحہ بگڑتی جا رہی تھی۔ گو جولیا اپنی قوت ارادی کی بنا پر ہوش میں تھی لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔

" مس صالحہ۔ میرے خیال میں مس جولیا کے زخم کا باقاعدہ آپریشن کرنا پڑے گا۔ گولی اندر موجود ہے اس لئے مس جولیا کی حالت بگڑتی جا رہی ہے اور اگر گولی نہ نکالی گئی تو زہر پھیل جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپریشن۔ لیکن"۔ صالحہ نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپریشن کر لوں گا البتہ تم نے میری مدد کرنی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ کیپٹن شکیل کو خاص طور پر عمران نے ٹریننگ دے رکھی ہے"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" آئیے۔ میں آپ کو سہارا دے کر لے چلتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر صالحہ اور کیپٹن شکیل اسے سہارا دے کر علیحدہ کمرے میں لے گئے جبکہ تنویر اور صفدر نے اس بے ہوش آدمی کو رسی کی مدد سے کرسی پر باندھ دیا تھا۔

" جولیا ٹھیک ہو جائے گی ناں۔ اس کی حالت خراب ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے کسی ہسپتال لے چلیں"...... تنویر نے اچانک صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" فکر مت کرو تنویر۔ کیپٹن شکیل اس معاملے میں خاصی مہارت رکھتا ہے۔ وہ گولی نکال کر بینڈیج کر دے گا۔ ویسے بھی مس جولیا انتہائی مضبوط قوت ارادی کی مالک ہیں"...... صفدر نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" جب تک جولیا ٹھیک ہو۔ ہم اس سے پوچھ گچھ نہ کر لیں"۔ تنویر نے کہا۔

" نہیں ابھی نہیں۔ پہلے مس جولیا باہر آ جائیں پھر"...... صفدر نے کہا اور تنویر چونک پڑا۔

" کیوں کیا مطلب۔ کیا ہم اس آدمی سے پوچھ گچھ نہیں کر سکتے"۔ تنویر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جولیا کی وجہ سے تم اس وقت جذباتی ہو رہے ہو اور میں نہیں چاہتا کہ یہ آدمی کچھ بتانے سے پہلے مر جائے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ مجھے واقعی اس پر بے حد غصہ آ رہا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے"...... تنویر نے کہا اور صفدر بھی بے اختیار مسکرا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اور صالحہ دوسرے کمرے سے آئے۔

" کیا ہوا"...... تنویر نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

" گھبراؤ نہیں۔ گولی نکل آئی ہے اور زخم بھی زیادہ گہرا نہیں ہے۔ بینڈیج کر دی ہے اور طاقت کے انجکشن بھی لگا دیئے ہیں لیکن

میں نے مس جولیا سے کہا ہے کہ وہ ابھی آرام کریں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ ہوش میں ہے یا نہیں"...... تنویر نے اور زیادہ تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ مس جولیا ہوش میں ہیں۔ میری بات پر یقین نہیں آ رہا تو خود جا کر دیکھ لو"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جب تک میں اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھوں گا میری تسلی نہیں ہو گی۔ میں ابھی آیا"۔ تنویر نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" کیا عمران صاحب بھی مس جولیا کے لئے ایسے ہی جذبات کا اظہار کرتے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جذبات تو یہی ہوتے لیکن انداز مختلف ہوتا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔ اسی لمحے اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ وہ خود بخود ہوش میں آ گیا تھا اور وہ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔

" اوہ۔ کیا۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کون ہو تم"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے بعد اس نے فوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تمہارا نام جم اسکاٹ ہے اور تم شیڈاگ کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف ہو"...... صفدر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شیڈاگ۔ کون شیڈاگ"...... اس آدمی نے چونک کر کہا لیکن اس کا جواب بتا رہا تھا کہ اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو کنٹرول میں کر لیا ہے اور یہی بات بتا رہی تھی کہ وہ خاصا تربیت یافتہ آدمی ہے لیکن اس نے اپنے نام کی تردید نہ کی تھی۔

"تم اس وقت اپنی رہائش گاہ پر موجود نہیں ہو جم اسکاٹ۔ اس لئے اگر تمہارا خیال ہے کہ تمہیں کہیں سے مدد مل جائے گی تو یہ خیال ذہن سے نکال دو"...... صفدر نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم وہاں داخل کیسے ہوگئے۔ مجھے تو پتہ اس وقت چلا جب میں نے ایک لڑکی کو اچانک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ورنہ۔ ورنہ"...... جم اسکاٹ نے کہا اور پھر بات کرتے کرتے رک گیا۔

"تمہارے تمام حفاظتی انتظامات ہم نے بلینک کر دیئے تھے اور تمہارے تمام آدمی ہلاک ہو چکے تھے اس لئے اگر تمہیں پتہ بھی چل جاتا تو تم کچھ نہ کر سکتے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن وہ باس کہاں ہے۔ کیا تم نے اسے بھی مار دیا ہے"۔ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کون باس"...... صفدر نے کہا۔

"جم اسکاٹ۔ میرا نام تو آرتھر ہے۔ میں تو باس کا سیکرٹری

ہوں"۔ اس آدمی نے کہا۔

"پھر تو ہم نے تمہیں خواہ مخواہ زندہ رکھا۔ تم تو ہمارے لئے بے کار ہو"...... صفدر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ ہاں۔ میں ہی جم اسکاٹ ہوں۔ رک جاؤ"...... اس آدمی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم واقعی اس کے سیکرٹری ہو گے"...... صفدر نے مشین پسٹل کا رخ اس کے سینے کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ رک جاؤ۔ میں ہی جم اسکاٹ ہوں"...... اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ کہ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے اپنے کس آدمی کو حکم دیا تھا۔ بولو۔ ورنہ"...... صفدر نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مارتھر کو۔ مارتھر کو۔ لیکن تم کون ہو۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ تم کون ہو"...... اس آدمی نے کہا اور صفدر نے بے اختیار ایک اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ اب یہ بات واقعی طے ہو گئی تھی کہ یہ آدمی جم اسکاٹ ہے اور یہ ان کی واقعی خوش قسمتی تھی کہ یہ زندہ ان کے ہاتھ لگ گیا تھا۔

"وہ پاکیشیائی ایجنٹ نہیں تھے بلکہ مسگاٹ کے آدمی تھے اس لئے مسگاٹ حرکت میں آئی ہے اور ہم نے مارتھر کا بھی خاتمہ کر دیا ہے اور اب تمہاری باری ہے"...... صفدر نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"مسگاٹ۔ کیا مطلب۔ مسگاٹ تو ایکریمیا کی تنظیم ہے اور مارتھر نے تو ان کے میک اپ بھی صاف کئے تھے وہ تو پاکیشیائی تھے"۔ جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسگاٹ بین الاقوامی تنظیم ہے جم اسکاٹ۔ اس میں پوری دنیا کے ایجنٹ شامل ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو غلط فہمی ہو گئی ہے۔ میں تمہارے چیف سے معافی مانگ لوں گا۔ تم مجھے چھوڑ دو"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف نے تمہارے قتل کا حکم دے دیا ہے اس لئے اب معافی مانگنے کا وقت گزر چکا ہے"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے تنویر اندر داخل ہوا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے لیکن وہ خاموشی سے آکر کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"نہیں۔ میری بات کراؤ اپنے چیف سے۔ غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ وہ جو تاوان کہے گا وہ بھی میں ادا کرنے کو تیار ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"محنت ہم نے کی ہے جم اسکاٹ اور تاوان تم چیف کو دینا چاہتے ہو۔ سوری جم اسکاٹ"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم جو قیمت کہو گے میں تمہیں دے دوں گا"...... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

"ہماری لیڈر مس مارگریٹ ہیں۔ وہ زخمی ہیں اس لئے آرام کر رہی ہیں۔ اس کا فیصلہ وہی کر سکتی ہیں البتہ اگر تم واقعی مصالحت کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں بتانا پڑے گا کہ یوگان میں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارے آفس میں موجود خفیہ سیف سے ہم فائل بھی حاصل کر چکے ہیں اس لئے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تمہیں ہیڈ کوارٹر سے کیا مطلب ہے"۔ جم اسکاٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ہمارے پاس گارنٹی موجود ہو کہ آئندہ شیڈاگ مسگاٹ کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گی۔ اگر تم نے کی تو پھر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا جا سکے"...... صفدر نے کہا۔

"شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر تو کارمن میں ہے۔ یہاں اس جزیرے میں ہیڈ کوارٹر کیسے ہو سکتا ہے"۔ جم اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بول کر خود اپنا نقصان کرو گے جم اسکاٹ"۔ صفدر کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب یہ تمہارا کام ہے رانسن کہ اس سے سچ اگلواؤ"...... صفدر نے یکلخت مڑ کر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ضرورت تھی اس ساری چکر بازی کی۔ سنو جم اسکاٹ۔ ہم پاکیشیائی ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہمارا تعلق ہے تمہاری شیڈاگ نے پاکیشیا میں واردات کی ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے حکم دیا ہے کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا جائے اور ہمیں معلوم ہے کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر یہاں یوگان میں ہے اس لئے اب تمہیں بتانا ہو گا کہ کہاں ہے یہ ہیڈ کوارٹر ورنہ تمہاری آنکھیں نکال دی جائیں گی۔ کان کاٹ دیئے جائیں گے۔ بازو اور ٹانگوں کی ہڈیاں دس جگہوں سے توڑ دی جائیں گی۔ تمہاری زبان کاٹ دی جائے گی اور اس کے بعد تمہیں یوگان کی سڑکوں پر پھینک دیا جائے گا۔ پھر تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ پاکیشیا کے خلاف کام کرنے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ہاں۔ اگر تم خود ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل بتا دو تو پھر ایسا نہیں ہو گا۔ جواب دو۔ صرف ہاں یا ناں میں"۔ تنویر نے اٹھ کر جم اسکاٹ کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ مگر۔ مگر مارتھر تو کہہ رہا تھا کہ اس نے تمہیں ہلاک کر دیا ہے"..... جم اسکاٹ نے اس بار قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اس سے یہ بات ہم نے جبراً کہلوائی تھی اور اب مارتھر اور اس کا تمام گروپ ختم ہو چکا ہے اب تم بات کرو"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور جم اسکاٹ کے

چہرے پر پڑنے والے تھپڑ کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

"تم تو بندھے ہوئے کو مار رہے ہو۔ بے بس پر ہاتھ اٹھا رہے ہو۔ نہیں۔ تم پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے لوگ نہیں ہو سکتے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ اس قدر گھٹیا نہیں ہو سکتے"۔ جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم اپنی بات کرو ہماری بات چھوڑو ہم جو کچھ بھی ہیں وہ ہم خوب جانتے ہیں"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ تنویر نے واقعی اپنی طبیعت کے خلاف کام کیا تھا۔ ورنہ جس طرح جم اسکاٹ نے گالی دی تھی تنویر کا بھڑک اٹھنا لازمی تھا۔

"تم مجھے کھول دو اور مجھ سے فائٹ کر لو۔ چاہے سب مل کر کر لو۔ پھر میں دیکھوں گا کہ تم کتنے پانی میں ہو۔ اگر تم نے مجھے شکست دے دی تو میں سب کچھ بتا دوں گا"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"تم تو ہماری ایک عورت سے شکست کھا چکے ہو جم اسکاٹ۔ تم نے ہم سے کیا لڑنا ہے"..... صفدر نے کہا۔

"وہ دوسری بات تھی۔ اس وقت میں سنبھلا ہوا نہ تھا۔ ورنہ جم اسکاٹ تو پوری فوج کے قابو میں نہیں آ سکتا"...... جم اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ تم سب کچھ بتا دو گے"۔ تنویر نے کہا۔

"اس کی باتوں میں نہ آؤ تنویر"..... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس نے چیلنج کیا ہے اور اس چیلنج کے بعد یہ ممکن ہی

نہیں ہے کہ میں اس کا چیلنج قبول نہ کروں"۔ تنویر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ جم اسکاٹ کی کرسی کے عقب میں آیا اور پھر اس نے اس کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

"تم سب لڑو گے یا"۔ جم اسکاٹ نے رسیاں کھل جانے پر اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا وہ باری باری اپنی کلائیاں مسل رہا تھا۔

"تم صرف مجھ سے لڑ لو بس"۔۔ تنویر نے کہا اور پھر اس نے صفدر اور دوسرے ساتھیوں کو ایک طرف ہونے کے لئے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور صالحہ تیزی سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر ہو گئے انہوں نے کرسیاں بھی ہٹا دی تھیں اس طرح کمرے میں خاصی جگہ خالی ہو گئی تھی۔

"ہاں۔ اب بے شک مجھ سے لڑ لو۔ آؤ" جم اسکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح الٹے قدم پیچھے ہٹنے لگا جیسے تنویر کے لئے خالی جگہ چھوڑنا چاہتا ہو۔

"پہلے تم حملہ کرو گے۔ سمجھے۔ آؤ"۔۔ تنویر نے کہا اور اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا جم اسکاٹ کا پیر حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی ایک کرسی اڑتی ہوئی تنویر کی طرف بڑھی۔ تنویر بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹا ہی تھا کہ یکلخت جم اسکاٹ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اڑتا ہوا کمرے کے بیرونی دروازے سے نکل کر باہر راہداری میں پہنچا اور دوسرے لمحے کسی چھلاوے کی طرح ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس

قدر تیزی سے ہوا تھا کہ وہ سب صرف پلکیں جھپکاتے ہی رہ گئے۔

"اوہ۔ اوہ"...... یکلخت ان سب کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے باہر کی طرف بھاگے۔ سب سے آگے تنویر تھا۔ اس کے پیروں میں جیسے مشین سی لگ گئی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد ہی وہ سب حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے کیونکہ جم اسکاٹ اس طرح غائب ہو گیا تھا جیسے اس کا کبھی وجود ہی نہ رہا ہو۔ کوٹھی کا پھاٹک بھی اندر سے بند تھا۔

"وہ نکل گیا۔ ویری بیڈ۔ چلو باہر"...... صفدر نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھے اور چند لمحوں بعد وہ سب کوٹھی کے ارد گرد پھیل گئے لیکن کافی دیر تک تلاش کے باوجود جب جم اسکاٹ کا کوئی پتہ نہ چلا تو وہ سب واپس کوٹھی میں آگئے۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ اسے نہ کھولو۔ اس کے ساتھ ہی تم نے اپنی شناخت بھی کرا دی"...... صفدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ اس طرح فرار ہو جائے گا۔ یہ جگہ بھی اس کی نہیں تھی کہ میں سمجھتا کہ یہاں اس نے کوئی خفیہ میکنزم استعمال کیا ہو گا"...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں یہاں سے فوری نکلنا ہو گا۔ جلدی کرو۔ سامان سمیٹو۔ میں چانگ سے فون پر بات کرتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا اور باقی ساتھی بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اندرونی کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

جم اسکاٹ کا ذہن یہ سنتے ہی خوفناک آندھیوں کی زد میں آگیا تھا کہ وہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کی قید میں ہے۔اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہوتے ہیں اس لئے ان سے آسانی سے چھٹکارا پانا بھی ممکن نہیں ہے اور یہ لوگ اس پر تشدد کرنے میں بھی نہ ہچکچائیں گے اس لئے اس نے فوراً ہی یہاں سے فرار ہونے کا منصوبہ ذہن میں تیار کر لیا اور پھر اس منصوبے کے تحت اس نے اس آدمی کو چیلنج کر دیا جس نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔اسے وہ آدمی انتہائی جذباتی اور مشتعل مزاج محسوس ہوا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ لازماً چیلنج قبول کر لے گا اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا اس آدمی نے اس کا چیلنج قبول کرتے ہوئے اس کی رسیاں کھول دیں۔نتیجہ یہ کہ جم اسکاٹ کو وہاں سے فرار ہونے کا موقع میسر آگیا۔جم اسکاٹ نے چھلانگ لگائی اور کمرے سے باہر آیا اور پھر وہ

بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی برآمدے میں پہنچ گیا۔اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ فوراً ہی اس کے پیچھے آئیں گے اس لئے اس نے فوری طور پر چھپنا ضروری سمجھا۔برآمدے میں ستونوں کے اوپر جالی دار خانے سے بنے ہوئے تھے جن میں سے ایک خانے کی سائیڈ جالی اس حد تک ٹوٹ کر غائب ہو گئی تھی کہ اس میں سے ایک آدمی رینگ کر اندر داخل ہو سکتا تھا۔چنانچہ جم اسکاٹ نے فوری طور پر اس جالی کے پیچھے چھپنے کا فیصلہ کیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اس کا جسم ہوا میں کسی پرندے کی طرح اچھلا اور پلک جھپکنے میں اس کے دونوں ہاتھ ستون کے اوپر بنے ہوئے جالی نما باکس کے کناروں پر پڑے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم قلابازی کھا کر اوپر کو اٹھا اس نے اپنی دونوں ٹانگیں موڑیں اور انتہائی برق رفتاری سے اس کا جسم جالی کے پیچھے کھسکتا چلا گیا۔یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری سے ہوا کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس والے برآمدے میں پہنچے تو جم اسکاٹ جالی کے پیچھے پوری طرح پہنچ چکا تھا۔چونکہ جالی اندرونی طرف ٹوٹی ہوئی تھی اور باہر لان کی طرف دیوار بند تھی اس لئے اندر اندھیرا تھا اور جالی میں سے دوسری طرف کچھ نظر نہ آ سکتا تھا البتہ جم اسکاٹ کو باہر برآمدے میں سامنے راہداری کا حصہ بخوبی نظر آ رہا تھا۔وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے باہر چلے گئے۔جم اسکاٹ سانس روکے پڑا رہا۔باہر سے آنے والی ان کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور پھر اس نے سنا کہ وہ سب اسے

باہر تلاش کرنے جا رہے ہیں تو اس نے سوچا کہ وہ باہر نکلے اور فرار ہو جائے لیکن فوراً ہی اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ ظاہر ہے باہر جا کر وہ چیک ہو سکتا تھا اس لئے وہ خاموشی سے وہیں دبکا رہا۔ گو اسے خطرہ تھا کہ ان لوگوں کی واپسی کے بعد اس کے باہر نکلنے کا چانس ختم ہو جائے گا لیکن اسے یقین تھا کہ جب وہ اسے ٹریس نہ کر سکیں گے تو وہ لامحالہ اس کوٹھی کو فوراً چھوڑ دیں گے اور اگر ایسا نہ بھی ہوا تو رات کے وقت وہ آسانی سے یہاں سے نکل سکتا ہے۔ اس لئے وہ خاموشی سے وہاں دبکا رہا۔ اسے یہ بھی یقین تھا کہ وہ لوگ اسے یہاں ٹریس نہ کر سکیں گے اور نہ ہی انہیں اس کا خیال آئے گا کیونکہ اس قدر کم وقت میں کسی آدمی کا اس طرح اوپر چڑھ کر جالی کے پیچھے دبک جانے کو عام طور پر ذہن تسلیم نہ کر سکتا تھا لیکن جم اسکاٹ نے اپنی بے پناہ پھرتی اور مہارت کی وجہ سے اس ناممکن کو ممکن کر دیا تھا اس لئے وہ اطمینان سے جالی کے پیچھے دبکا رہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوگ باہر اسے تلاش کرنے میں ناکام ہو کر واپس آئے اور اس کے ساتھ ہی جم اسکاٹ کے خیال کے مطابق انہوں نے فوری طور پر کوٹھی خالی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ان میں سے ایک آدمی برآمدے کے ساتھ والے کمرے میں پہنچ کر کسی کو فون کرنے لگا۔ ہلکی ہلکی آوازیں جم اسکاٹ کے کانوں میں پڑ رہی تھیں۔ پھر زیرو کالونی کا نام اس کے کانوں میں پڑا اور اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ اسے ان کے نئے ٹھکانے کا پتہ چل گیا تھا۔ زیرو کالونی کافی

بڑی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ ان کے آدمی انہیں تلاش کر لیں گے۔ تھوڑی دیر بعد وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اندر کمرے سے وہ ایک ایکریمی عورت کو لے کر باہر آ رہے تھے۔ اس کے جسم پر بینڈیج تھی اور وہ اس طرح چل رہی تھی جیسے وہ شدید زخمی ہو۔ جم اسکاٹ کا دل تو چاہ رہا تھا کہ اگر اس کے پاس اس وقت مشین پسٹل ہوتا تو وہ ان سب کو آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا لیکن ظاہر ہے اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔ اس لئے وہ خاموش پڑا رہا۔ پھر وہ سب ایک کار میں سوار ہو کر کوٹھی سے باہر چلے گئے لیکن ان کے جانے کے کافی دیر بعد بھی جم اسکاٹ وہیں دبکا رہا کیونکہ ہو سکتا تھا کہ ان کے ذہن میں یہ بات موجود ہو کہ جم اسکاٹ اتنی جلدی باہر نہیں جا سکتا۔ اس لئے وہ اس کوٹھی میں ہی چھپا ہوا ہو گا اور وہ اچانک واپس آ کر اسے ٹریس کر سکتے تھے لیکن جب کافی دیر گزر گئی اور اسے کسی قسم کی کوئی آواز سنائی نہ دی تو اس نے باہر نکلنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ کھسکتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے اپنے جسم کو موڑ کر دونوں ہاتھ ویسے ہی کناروں پر رکھے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم الٹا ہو کر مڑا اور چند لمحوں بعد وہ قلابازی کھا کر برآمدے میں کھڑا تھا۔ جیسے ہی اس کا جسم سنبھلا وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیری اٹنڈنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"فوراً اپنے سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جاؤ۔ میں وہیں آرہا ہوں۔ اہم کارروائی کرنی ہے"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے رسیور رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے اس لئے اس نے لیری کو سپیشل پوائنٹ پر بھجوایا تھا تاکہ وہ خود ٹیکسی کے ذریعے وہاں پہنچ جائے۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے پاس ٹیکسی کا کرایہ بھی نہ ہو گا لیکن سپیشل پوائنٹ پر موجود اس کے آدمی آسانی سے کرایہ ادا کر سکتے تھے۔ چنانچہ وہ پھاٹک سے باہر آیا اور پھر انتہائی تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ باہر کوٹھیوں پر موجود نیم پلیٹوں پر کالونی کا نام دیکھ کر اسے معلوم ہو گیا کہ وہ اس وقت کس کالونی میں ہے۔ اس لئے اب وہ اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"رافٹ کلب"...... جم اسکاٹ نے ٹیکسی کی عقبی نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سرہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک چار منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور مین گیٹ کے سامنے آکر رک گئی۔ گیٹ

کے باہر دو مسلح آدمی موجود تھے۔ جم اسکاٹ جیسے ہی ٹیکسی سے نیچے اترا وہ دونوں چونک کر آگے بڑھے۔ ان کے جسم تن سے گئے تھے اور چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ جم اسکاٹ یہاں بہت کم آتا تھا۔

"ڈرائیور کو کرایہ دے دو"...... جم اسکاٹ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں بنے ہوئے ایک شاندار آفس میں موجود تھا۔ یہ لیری کے خصوصی گروپ کا سپیشل پوائنٹ تھا۔ لیری آفس میں موجود تھا۔ وہ لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان تھا۔

"باس۔ آپ کا لباس"...... لیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایک جگہ پھنس گیا تھا۔ تم بیٹھو۔ میں باتھ روم سے ہو کر آتا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا اور تیزی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باتھ روم کے ساتھ ہی ایک ڈریسنگ روم تھا اس لئے جب جم اسکاٹ واپس باہر آیا تو نہ صرف وہ غسل کر کے تازہ دم ہو چکا تھا بلکہ اس نے لباس بھی تبدیل کر لیا تھا۔

"میری خصوصی شراب ریک سے نکالو"...... جم اسکاٹ نے بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے موجود اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور لیری نے سامنے دیوار میں موجود ریک میں بھری ہوئی شراب کی بوتلوں میں سے ایک بوتل اٹھائی۔ نچلے خانے سے

ایک گلاس اٹھایا اور پھر بوتل کھول کر اس نے شراب گلاس میں ڈالی اور گلاس انتہائی مؤدبانہ انداز میں اس نے جم اسکاٹ کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"باس۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی تھی" ... لیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ انتہائی خاص۔ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر انتہائی خطرے میں ہے۔ مجھے سرچیف سے بات کرنا ہو گی۔ خصوصی ٹرانسمیٹر لے آؤ"۔ جم اسکاٹ نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا اور لیری سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑے سائز لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس دوران جم اسکاٹ شراب سپ کرتا رہا۔ پھر اس نے گلاس میں موجود باقی شراب ایک ہی بار اپنے حلق میں انڈیلی اور گلاس رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکایا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جم اسکاٹ کالنگ سرچیف۔ اوور" ..... جم اسکاٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد کال موصول ہونے کا اشارہ دینے والا بلب جل اٹھا۔

"یس۔ جیمز اٹنڈنگ یو۔ اوور" ... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جم اسکاٹ بری طرح چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس فریکونسی پر

کال براہ راست سرچیف کو اٹنڈ کرنا تھی جبکہ اب جیمز کال رسیو کر رہا تھا جو کہ سرچیف کا خصوصی اسسٹنٹ تھا۔

"جیمز تم نے کال کیوں اٹنڈ کی ہے۔ سرچیف نے کیوں اٹنڈ نہیں کی۔ اوور" ... جم اسکاٹ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سرچیف لارڈ صاحب کو ہلاک کر دیا گیا ہے چیف اوور" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جم اسکاٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے جیمز نے بات کرنے کی بجائے اس کے سر پر بم مار دیا ہو۔ وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ یہی حالت میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے لیری کی تھی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو۔ اوور" ... چند لمحوں بعد جم اسکاٹ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ سرچیف اپنے خصوصی کمرے میں سوئے ہوئے تھے۔ مشینیں آن تھیں اور کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہ تھی کہ اچانک میرے ایک آدمی کو لارڈ صاحب کے محل کے متبادل پوائنٹ پر ایک آدمی سے ملنے کے لئے جانا پڑا۔ وہ وہاں گیا تو وہاں سیکورٹی کے لوگوں کی لاشیں بکھری ہوئی تھیں اور لارڈ صاحب کی لاش بھی وہاں موجود تھی۔ جب مجھے یہ اطلاع ملی تو مجھے یقین نہ آیا میں خود وہاں گیا۔ وہاں واقعی لارڈ صاحب کی لاش موجود تھی۔ میں نے خفیہ راستہ چیک کیا تو وہ بند تھا پھر میں نے واپس آ کر لارڈ صاحب کی خواب گاہ کو چیک کیا تب معلوم ہوا کہ وہاں تکیوں اور چادروں کو اس انداز میں ایڈجسٹ کیا گیا تھا کہ جیسے کوئی آدمی سو رہا

ہے جبکہ تمام حفاظتی انتظامات آن تھے اور مشینری بھی کام کر رہی تھی۔ میں نے آپ کو کال کیا لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ اب دو گھنٹے بعد آپ کی کال آئی ہے۔ اوور"...... جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ کام کس کا ہو سکتا ہے۔ اوور"..... جم اسکاٹ نے کہا۔

"اب تک جو انکوائری ہوئی ہے اس سے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ دو آدمیوں کا کام ہے اور اس متبادل پوائنٹ پر ان کی باب سے باقاعدہ لڑائی ہوتی رہی ہے۔ میں نے یہاں پورے سیکشن کو انکوائری پر لگا دیا ہے۔ اوور"..... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تو اب میں شیڈاگ کا سرچیف بن گیا ہوں اور تمہیں وہاں شیڈاگ کے مین سیکشن کا انچارج بنایا جاتا ہے تم نے لارڈ صاحب کے تمام اثاثوں کی پوری نگرانی کرنی ہے اور اب یہ سب شیڈاگ کے اثاثے ہوں گے اور لارڈ صاحب کی لاش کو اس طرح ایڈجسٹ کر کے پولیس کے سامنے لے آؤ کہ کسی کو بھی لارڈ صاحب کی اصل حقیقت کا علم نہ ہو سکے۔ اوور"..... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس سر چیف۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل ہو گی۔ اوور"۔ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تمام حالات کو اچھی طرح سنبھالنا ہے تم نے سمجھ گئے۔ اوور"۔

جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس سر چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"...... جیمز نے جواب دیا تو جم اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مبارک ہو چیف۔ اب آپ سرچیف بن گئے ہیں"...... لیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو۔ اور سنو۔ اب تم میری جگہ ایشیا سیکشن کے چیف ہو۔ اب میں ہیڈ کوارٹر میں رہوں گا"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"شکریہ باس۔ میں آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اتروں گا"۔ لیری نے مسرت کی شدت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور سنو۔ ایشیا سیکشن کا چیف بنتے ہی تمہارے سامنے ایک سخت ٹاسک آ رہا ہے اور تم نے اس ٹاسک کو ہر صورت میں مکمل کرنا ہے ورنہ تمہاری موت پر مجھے افسوس ہو گا"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"آپ حکم دیں سر چیف۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ لیری اور اس کا گروپ آج تک کسی معاملے میں ناکام نہیں ہوا"...... لیری نے کہا۔

"شیڈاگ کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ لارڈ کی موت میں بھی اس کا ہاتھ ہو گا اور لارڈ سے انہوں نے یقیناً ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اس لئے بھی میرا ہیڈ کوارٹر میں رہنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جو دو عورتوں اور تین مردوں پر مشتمل ہے۔ یہاں یوگان میں کام کر رہا ہے۔ مارتھر نے انہیں

ٹریس کر لیا تھا اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ بہرحال میں نے حکم دے دیا کہ انہیں گرفتار کر کے گولیوں سے اڑا دے اور پھر مارتھر نے مجھے اطلاع دی کہ ایسا ہو گیا ہے لیکن پھر اس گروپ نے اچانک میری رہائش گاہ پر حملہ کر دیا اور انتہائی حیرت انگیز انداز میں انہوں نے باوجود انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کے سب پر قابو پالیا۔ وہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ مجھے آخری لمحات میں اس کا علم ہوا میں نے انہیں ختم کرنے کی کوشش کی لیکن ایسا نہ ہو سکا بلکہ الٹا انہوں نے مجھے بے ہوش کر دیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں کراس کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ مجھے باندھ دیا گیا تھا۔ وہاں پہلی بار مجھے پتہ چلا کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ پھر میں نے اپنی ذہانت سے انہیں چکر دے کر اپنے آپ کو کھلوایا اور اس کے بعد میں وہیں کوٹھی میں ہی ایسی جگہ پر چھپ گیا کہ وہ باوجود کوشش کے بھی مجھے ٹریس نہ کر سکے اور چونکہ ان کے خیال کے مطابق میں نکل گیا تھا اس لئے انہوں نے فوری طور پر وہ کوٹھی چھوڑ دی لیکن ان کے ایک آدمی نے کوٹھی چھوڑنے سے پہلے فون پر کسی سے بات کی اور پھر زیرو کالونی کا نام مجھے سنائی دے گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اب اس کوٹھی سے نکل کر زیرو کالونی کی کسی کوٹھی میں موجود ہیں۔ تم نے انہیں تلاش کرنا ہے اور پھر کسی قسم کا رسک لینے کی ضرورت نہیں۔ پوری کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دینا۔ مجھے ہر صورت میں ان کی لاشیں

چاہئیں ہر صورت میں۔ چاہے اس کے لئے تمہیں پورے یوگان کو بھی کیوں نہ میزائلوں سے اڑانا پڑے۔ یہ تمہارا پہلا ٹاسک ہے اور مجھے تمہاری کامیابی چاہئے"۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"ان کے حلئے۔ کار کا نمبر وغیرہ"۔۔۔۔۔ لیری نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے انہوں نے میک اپ کر لیا ہو۔ وہ بہرحال سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور میں نے صرف کار دیکھی ہے۔ نیلے رنگ کی ڈاج ڈارٹ کار ہے۔ نمبر مجھے نہیں معلوم۔ البتہ میں تمہیں ان کی قدوقامت کی تفصیل بتا سکتا ہوں"۔۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان کے قدوقامت کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے سر چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ ان کی لاشیں جلد ہی آپ کے سامنے ہوں گی"۔۔۔۔۔ لیری نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ خصوصی ہیلی کاپٹر تیار کراؤ تاکہ وہ مجھے ہیڈ کوارٹر چھوڑ آئے"۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا اور لیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

کارکا، یوگان سے تقریباً دو بحری میل دور ایک کافی بڑا جزیرہ تھا۔ اس جزیرے پر بھی کافی آبادی تھی اور یہ بھی یوگان کی طرح اوپن جزیرہ تھا۔ اوپن جزیرہ ہونے کی وجہ سے یہاں کسی کے آنے یا رہنے پر کوئی پابندی نہ تھی اور نہ ہی یہاں آنے کے لئے کسی پاسپورٹ یا ویزے کی ضرورت پڑتی تھی اس لئے یہاں نہ صرف بے شمار سیاح آتے جاتے رہتے تھے بلکہ یہاں بڑے بڑے بحری اسمگلروں نے باقاعدہ اڈے بنائے ہوئے تھے۔ سیاحوں کی کثرت کی وجہ سے اس جزیرے پر ہوٹل اور کلبوں کی بھرمار تھی۔ یہاں سوائے اس کے کہ کسی کو کوئی ہلاک نہ کرے۔ نہ کسی سے کوئی کام جبراً کرایا جائے باقی کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں تھی اس لئے اس جزیرہ پر آنے والے ہر وہ کام کھل کر کرتے جس کا وہ دوسرے ممالک میں تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس جزیرے کو شیطان کا جزیرہ بھی

کہا جاتا تھا کیونکہ یہاں ہر وہ کام کھلے بندوں ہوتا ہے شیطانی کام کہا جا سکتا تھا۔ یہاں ایئرپورٹ بھی تھا اور چارٹرڈ طیاروں کی بھی آمد ورفت جاری رہتی تھی۔ عمران جوانا کے ساتھ کارمن سے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں پہنچا تھا اور وہ دونوں اس وقت یہاں کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ کاغذات کے لحاظ سے وہ دونوں ایکریمی سیاح تھے۔ عمران کے چہرے پر ایکریمی میک اپ تھا جبکہ جوانا اپنی اصل شکل میں تھا۔ عمران نے لارڈ لارجنٹ کے خاتمے کے بعد کاغذات تیار کرائے تھے اس لئے وہ آسانی سے ان نئے کاغذات کی مدد سے یہاں پہنچ گئے تھے۔ عمران نے وہاں سے روانگی سے پہلے جولیا کے ساتھ مخصوص ٹرانسمیٹر پر بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن کال اٹنڈ نہ کی گئی تو عمران سمجھ گیا کہ جولیا اور اس کے ساتھی کسی چکر میں پھنسے ہوئے ہوں گے اس لئے اس نے پہلے سوچا کہ وہ براہ راست کارکا جانے سے پہلے یوگان جائے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ لامحالہ اس کے ساتھی اب تک یہ معلوم کر چکے ہوں گے کہ ہیڈ کوارٹر یوگان کی بجائے کارکا میں ہے اور وہ یقیناً یوگان سے کارکا پہنچ چکے ہوں گے اس لئے وہ بھی جوانا کے ساتھ براہ راست کارکا پہنچ گیا تھا۔ یہاں آکر اس نے ایک بار پھر جولیا سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر اسے ناکامی ہوئی۔ دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی۔

جوانا۔ جا کر اس جزیرے کا تفصیلی نقشہ بھی لے آؤ اور مارکیٹ

سے ضروری اسلحہ بھی خرید لو۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں ہمیں تیز رفتاری سے ایکشن میں آنا پڑے"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"رقم تمہارے پاس موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد عمران نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون کے نیچے لگے ہوئے سفید بٹن کو پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ چونکہ پاکیشیا سے سیاح یہاں کم ہی آتے ہوں گے اس لئے انکوائری آپریٹر کو اس کا نمبر زبانی یاد نہیں ہے۔ اب یہ کمپیوٹر سے چیک کرے گی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے پہلے رابطہ نمبر پریس کیا اور پھر دارالحکومت کا رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد اس

نے دانش منزل کا مخصوص نمبر پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے اتنے طویل عرصے کے بعد بھی ٹو ہی ہو جبکہ اب پاکیشیا کی آبادی اس قدر تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ شادی ہوتے ہی ٹو سے تھری میں تبدیل ہو جاتے ہیں"...... عمران نے اپنی اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے اس بار بلیک زیرو نے بھی اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو کرہ ارض سے ہی بول رہا ہوں۔ ابھی شاید عالم بالا میں ٹیلی فون لائن نہیں بچھائی گئی ورنہ وہاں سے بھی کالیں کی جا سکتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شکر ہے آپ نے لفظ فی الحال تو بولا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے جو پوچھا تھا تم نے اس کا جواب نہیں دیا۔ کب ٹو سے تھری ہو رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ فی الحال ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے بھی فی الحال کے لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یعنی ارادہ تو ہے لیکن فی الحال نہیں۔ اگر کہو تو یہ خوشخبری ٹیم کو سنوا دوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"بے شک سنوا دیں۔ ٹیم نے اسے تسلیم ہی نہیں کرنا۔ ویسے آپ کی طرف سے اس انداز میں بات چیت بتا رہی ہے کہ آپ اپنا مشن مکمل کر چکے ہیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لارڈ لارجنٹ سے میں نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں نہیں ہے بلکہ کارکا میں ہے میں اس وقت کارکا سے ہی بول رہا ہوں لیکن جولیا اور اس کے ساتھیوں سے میرا ٹرانسمیٹر لنک نہیں ہو رہا۔ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ ان کی طرف سے کیا رپورٹ ملی ہے تمہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی تک انہوں نے رابطہ ہی نہیں کیا"...... بلیک زیرو کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"اچھا۔ میں سمجھا کہ شاید وہ مشن مکمل کر کے واپس پہنچ چکے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کچھ دیر بعد مجھے دوبارہ رنگ کریں میں سپیشل ٹرانسمیٹر پر ان سے رابطہ کرتا ہوں۔ آپ کی بات نے مجھے تشویش میں مبتلا کر دیا ہے"...... بلیک زیرو نے واقعی تشویش بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس

منٹ بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو نے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ رابطہ ہو گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ جولیا اور اس کے ساتھی یوگان میں ہیں۔ رابطہ ہو گیا تھا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ جولیا زخمی ہے۔ انہوں نے ایشیائی سیکشن کے انچارج جم اسکاٹ کو کور کر لیا تھا لیکن وہ فرار ہو گیا اور انہیں فوری طور پر جگہ بدلنا پڑی اور ٹرانسمیٹر وہیں ایک بیگ میں رہ گیا۔ اب انہوں نے وہ بیگ وہاں سے اٹھا لیا ہے۔ اس لئے آپ سے رابطہ نہ ہو رہا تھا۔ اب آپ ان سے رابطہ کر لیں۔ ویسے اب جولیا کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ میری بات جولیا سے ہی ہوئی ہے۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ آپ کارکا پہنچ چکے ہیں اور شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر بھی کارکا میں ہے اور میں نے انہیں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اب آپ انہیں لیڈ کریں گے۔ آپ ان سے رابطہ کر لیں"...... بلیک زیرو نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں ان سے رابطہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور اس نے اپنے سامان کے ایک خفیہ خانے سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر جولیا کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن

آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے اپنا نام لینے کی بجائے کوڈ نام استعمال کیا کیونکہ وہ کارکا میں تھا اور یوگان یہاں سے قریب ہی تھا اس لئے اسے خدشہ تھا کہ کال کہیں کیچ نہ ہو جائے۔

"یس۔ مارگریٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔ عمران کے کوڈ نام لینے کے بعد جولیا نے بھی اپنا نام بدل کر بتایا تھا اور اس کی ذہانت پر عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"شکر ہے اتنے طویل عرصے بعد کانوں میں کوئی میٹھی رس بھری اور سریلی آواز تو پڑی۔ ویسے سنا ہے کہ تمہارا دل زخمی ہو گیا تھا۔ کیا ہوا ہے۔ کیا اس رقیب روسیاہ۔ اوہ۔ سوری۔ میرا مطلب ہے رقیب روسفید نے تمہارے دل کی حفاظت سے ہاتھ اٹھا لیا تھا۔ اوور"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"...... جولیا نے اس کی ساری باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"کارکا سے۔ کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے۔ کیا تمہیں چیئرمین نے نہیں بتایا تھا۔ اوور"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بتایا تھا لیکن میں کنفرم کرنا چاہتی تھی۔ اوور"...... جولیا نے جواب دیا لیکن عمران سمجھ گیا تھا کہ اس نے یہ بات کیوں پوچھی

ہے۔ وہ عمران کی بات اس انداز میں ٹالنا چاہتی تھی۔

"بہرحال اب تم یہاں آ جاؤ۔ میں ہوٹل الیگزینڈر میں موجود ہوں۔ کمرہ نمبر اٹھارہ دوسری منزل۔ ویسے یہ کمرہ میرے اسسٹنٹ مائیکل نے اپنے نام سے بک کروایا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوانا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیگ پکڑا ہوا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ اس میں اسلحہ ہو گا۔

"نقشہ لے آئے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا اور خود تھیلا اٹھائے وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے نقشہ کھولا اور اسے اپنے سامنے میز پر بچھا کر وہ اس پر جھک گیا۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت زیرو کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھی۔ انہوں نے یہاں پہنچ کر نہ صرف میک اپ تبدیل کر لئے تھے بلکہ لباس بھی بدل لئے تھے۔ ان کا ایک بیگ جلدی میں پہلے والی کوٹھی میں ہی رہ گیا تھا۔ چنانچہ صفدر کو بھیجا گیا اور صفدر جا کر وہاں سے بیگ لے آیا تھا اور اب وہ بیٹھے آئندہ کے بارے میں منصوبہ بندی کر رہے تھے کیونکہ جم اسکاٹ کے فرار ہو جانے کی وجہ سے وہ ایک بار پھر اندھیرے میں رہ گئے تھے کہ اچانک کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔ صفدر تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں وہ بیگ موجود تھا جو کراس کالونی والی کوٹھی میں رہ گیا تھا اور جسے بعد میں جا کر صفدر لے آیا تھا۔ ٹرانسمیٹر اس بیگ میں تھا اور یہ سیٹی کی آواز ٹرانسمیٹر کال کی ہی تھی۔ صفدر نے بیگ میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر جولیا کے

سامنے رکھ دیا۔

"کس کی کال ہو سکتی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب کی ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ چیف کالنگ۔ اوور"...... بٹن آف ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی تو جولیا سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"یس۔ جولیا اٹنڈنگ۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم نے عمران کی ٹرانسمیٹر کال کیوں اٹنڈ نہیں کی۔ اوور"...... چیف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ ٹرانسمیٹر جس بیگ میں تھا وہ بیگ ایک کوٹھی میں رہ گیا تھا جہاں سے ہمیں فوراً نکلنا پڑا تھا۔ اب دوبارہ صفدر جا کر وہ بیگ لے آیا ہے۔ یقیناً اس دوران عمران کی کال آئی ہو گی اس لئے اسے اٹنڈ نہیں کیا جا سکا۔ اوور"...... جولیا نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے تمہارے مشن کی۔ اوور"...... چیف نے پوچھا تو جولیا نے اسے جم اسکاٹ کو پکڑنے، اپنے زخمی ہونے اور پھر جم اسکاٹ کے فرار ہو جانے اور پھر ان کا فوری طور پر اس کوٹھی میں شفٹ ہونے تک کی بات مختصر طور پر بتا دی۔

"تو تم اب تک یہ معلوم نہیں کر سکے کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر

کہاں ہے۔ اوور .... چیف کا لہجہ انتہائی سخت ہو گیا۔

"اس جم اسکاٹ سے معلوم کرنا تھا لیکن وہ فرار ہو گیا۔ اوور ۔ جولیا نے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"عمران نے معلوم کر لیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کارکا میں ہے اور وہ کارکا پہنچ بھی چکا ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ اب تمہیں لیڈ کرے گا اور وہی اب تمہارے ساتھ مل کر مشن مکمل کرے گا۔ اس کی کال کا انتظار کرو۔ اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ عمران ہر بار بازی لے جاتا ہے۔ نجانے اس نے کون سے تعویذ گھول کر پی رکھے ہیں"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ جولیا بھی تنویر کی اس جھلاہٹ پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"قسمت اس کا ساتھ دیتی ہے تنویر۔ ورنہ ذہانت اور کارکردگی میں تم بھی اس سے کم نہیں ہو"..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"تم ٹھیک کہتی ہو۔ واقعی ایسا ہی ہے لیکن قسمت ہر بار اس کا ہی ساتھ کیوں دیتی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اس لئے کہ وہ بھی قسمت کا بھرپور ساتھ دیتا ہے"...... اس بار صالحہ نے کہا تو تنویر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"..... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے چیف پر ایسا تاثر قائم کر رکھا ہے کہ وہ چیف سے کہہ کر مین کام اپنے لئے ریزرو کرا لیتا ہے۔ اب دیکھو۔ وہ اکیلا کارمن گیا۔ وہاں شیڈاگ کا سرچیف موجود تھا۔ اسے عمران نے کور کیا۔ اس طرح اسے معلوم ہو گیا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس طرح اس نے خود ہی اپنی قسمت کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے"...... صالحہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہی ہے۔ یہ عمران واقعی انتہائی شاطر آدمی ہے اس لئے یہ ہمیشہ ہم سے آگے ہی رہتا ہے۔ لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ عمران کا مشن کارمن تک تھا جو اس نے مکمل کر دیا ہے اس لئے اب اسے واپس جانا چاہئے۔ ہیڈ کوارٹر والا مشن ہم خود ہی مکمل کریں گے"...... تنویر نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ چیف نے جب کہہ دیا ہے کہ وہ ہمیں لیڈ کرے گا تو اب اس میں کسی چوں چراں کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم چیف سے کہہ کر اس پوائنٹ پر اپنی بات منوا سکتی ہو"۔ تنویر نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ چیف نے جو کہہ دیا ہے وہ فائنل ہے"..... جولیا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"مس جولیا۔ ہمیں کارکا جانے کی تیاری کر لینی چاہئے۔ عمران نے بھی یہی بات کرنی ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہلے اس کی کال تو آجائے"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ کارکا جانے کے سلسلے میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"...... عمران کی آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ عمران نے اپنا نام لینے کی بجائے کوڈ نام استعمال کیا تھا۔

"یس۔ مارگریٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... جولیا نے بھی اپنا نام لینے کی بجائے کوڈ نام استعمال کرتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑے سے مذاق کے بعد عمران نے انہیں کارکا آنے کا کہہ دیا اور ساتھ ہی اپنا پتہ بتا کر اس نے رابطہ ختم کر دیا تو جولیا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے طیارہ چارٹرڈ کرا کر فوراً وہاں پہنچنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا یہاں ایسا ہو سکتا ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں کیا نہیں ہو سکتا۔ صرف دولت چاہئے اور وہ چانگ کے پاس موجود ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اسی لمحے کیپٹن شکیل ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات تھے۔

"کیا ہوا۔ سب نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہماری چیکنگ کی جا رہی ہے۔ میری آنکھوں میں ایسی روشنی پڑی ہے جیسے دوربین کا شیشہ چمکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں دیکھتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ اس طرح وقت ضائع ہو گا۔ یہاں ایک خفیہ راستہ ہے اور ویسے بھی تو یہ جگہ چھوڑنی ہے اس لئے جلدی کرو۔ سامان اٹھا لو اور اس طرف سے نکل چلو"...... جولیا نے کہا تو نہ صرف کیپٹن شکیل رک گیا بلکہ اس کے ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کرنا شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک سرنگ نما راستے میں پہنچ چکے تھے لیکن ابھی وہ آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک خوفناک دھماکوں کی آوازوں کے ساتھ ہی تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے خوفناک زلزلہ آگیا ہو۔ سرنگ کی زمین، دیواریں اور چھت بری طرح لرز رہی تھیں۔

"سائیڈ پر دیواروں کے ساتھ ہو جاؤ"...... صفدر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب تیزی سے دیواروں کی سائیڈ میں ہو گئے۔ اسی لمحے خوفناک دھماکے ہوئے اور سرنگ پوری کی پوری نیچے بیٹھ گئی۔ ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم ٹنوں ملبے

کے نیچے دب گئے ہوں۔ جولیا کا ذہن خوفناک دھماکے سے مفلوج سا ہو گیا تھا۔ وہ ملبے میں دبی ہوئی ضرور تھی لیکن اس کے منہ کے اوپر شاید کوئی سوراخ تھا جس میں سے روشنی اور تازہ ہوا اندر آ رہی تھی۔ گو ہوا کے ساتھ مٹی اور دھواں بھی شامل تھا لیکن بہرحال اس سے وہ نہ صرف دم گھٹنے سے بچ گئی تھی بلکہ ہوش میں بھی رہی تھی۔ گو اس کا ذہن مفلوج سا ہو کر رہ گیا تھا لیکن اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ زندہ ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن حرکت میں آ گیا۔ اسے فوراً اپنے ساتھیوں کا خیال آیا تو جیسے اس کے پورے جسم میں بجلی کی رو سی دوڑتی چلی گئی۔ دھماکے اور گڑگڑاہٹ اب ختم ہو چکی تھی البتہ دور سے چیخنے چلانے اور بھاگنے دوڑنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پولیس کے سائرنوں کی آوازیں بھی ہلکی سی اسے سنائی دے رہی تھیں۔ جولیا اب سمجھ گئی تھی کہ کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہے اور ان خوفناک میزائلوں کی وجہ سے سرنگ بھی بیٹھ گئی ہے اور وہ سب سرنگ کے ملبے میں دب گئے ہیں لیکن دوسرے لمحے اسے خیال آیا کہ سرنگ کی چھت انتہائی مضبوط فولادی سریوں کے جال سے بنائی جاتی ہے اس لئے لامحالہ فولادی سریوں کا یہ جال ان کے اوپر موجود ہو گا جس کی وجہ سے اوپر کا ملبہ پوری طرح اندر نہ آ سکا ہو گا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے یہ خیال آیا کہ اس فولادی جال کی وجہ سے وہ کسی صورت بھی باہر نہ نکل سکیں گے لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک اور خیال بجلی کے کوندے کی طرح لپکا

کہ جال گرنے کی وجہ سے اس کی ٹوٹ پھوٹ ہو گئی ہو گی اس لئے کوشش کی جائے تو اس سے نکلا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ دیکھ کر بھک سے اڑ گیا کہ اس کے جسم میں باوجود کوشش کے ہلکی سی حرکت بھی نہ ہو سکی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اسے حرکت نہ کرنے کی وجہ سمجھ آ گئی تھی۔ وہ چونکہ دیوار کی جڑ میں کھڑی تھی اور ملبہ اوپر تھا اس طرح دیوار کی جڑ اور ملبے کے درمیان اس کا جسم اس طرح پھنس گیا تھا کہ اب جب تک وہ ملبہ نہ ہٹایا جائے یا وہ دیوار نہ ہٹائی جائے وہ کسی صورت نہیں نکل سکتی۔

"ہیلپ۔ ہیلپ"...... اچانک جولیا نے اپنی پوری قوت سے چیخنا شروع کر دیا۔ وہ مسلسل چیخ رہی تھی کہ اچانک اس نے اپنے قریب دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنی۔

"ہیلپ۔ ہیلپ"...... جولیا نے اور زیادہ زور لگاتے ہوئے کہا۔ گو اپنی طرف سے وہ پوری قوت سے چیخ رہی تھی لیکن اسے یہی احساس ہو رہا تھا کہ اس کی آواز کافی سے زیادہ آہستہ ہے۔

"یہاں کوئی زندہ ہے۔ جلدی کرو۔ جلدی کرو"...... ایک چیختی ہوئی آواز جولیا کو اپنے سر پر سنائی دی۔

"میں یہاں ہوں۔ میرے ساتھی بھی یہاں ہیں۔ میرے علاوہ ایک عورت اور تین مرد"...... جولیا نے چیخ کر کہا۔

"حوصلہ رکھو۔ ہم ابھی تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو نکال لیں گے۔ حوصلہ کرو"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر واقعی وہاں انتہائی تیز سرگرمیاں شروع ہو گئیں اور تھوڑی دیر بعد وہاں خصوصی کرینوں کی مدد سے ٹوٹے ہوئے فولادی جال کو اٹھا لیا گیا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کا جسم خود بخود حرکت میں آ گیا۔ اس نے ملبے سے نکلنے کی کوشش شروع کر دی لیکن اسی لمحے دو افراد نے تیزی سے ملبہ ہٹایا اور اسے کھینچ کر باہر نکالا تو اسے یوں محسوس ہوا کہ اس کا جسم بے حس و حرکت ہو چکا ہے۔ جیسے اس پر فالج گر گیا ہو۔ یہ احساس ہوتے ہی اس کے ذہن میں دھماکے ہونے شروع ہو گئے اور پھر جیسے کوئی آدمی پہاڑ کی چوٹی سے چھلانگ لگائے تو اس کا جسم تیزی سے گہرائی میں اترتا چلا جاتا ہے اس طرح اس کا ذہن بھی لامحدود گہرائی میں ڈوبتا چلا گیا اور اس کے تمام احساسات یکلخت فنا ہو کر رہ گئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی لیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لیری بول رہا ہوں"...... لیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جونز بول رہا ہوں باس۔ میں نے مشن کامیابی سے مکمل کر لیا ہے"۔ دوسری طرف سے ایک مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"تفصیل بتاؤ"...... لیری نے کہا۔

"باس۔ ہم نے زیرو کالونی کی ایک کوٹھی میں وہ کار دوربین کی مدد سے چیک کر لی تھی اور اس کے ساتھ ہی ہمیں کھڑکی کے شفاف شیشے میں سے کمرے میں دو عورتیں اور تین مرد بھی بیٹھے نظر آ گئے۔ چنانچہ ہم سمجھ گئے کہ یہی کوٹھی ہمارا ٹارگٹ ہے۔ چنانچہ ہم نے کوٹھی پر آر گنم میزائل فائر کر دیئے اس طرح پوری کوٹھی مکمل طور پر ملبے کا ڈھیر بن گئی اور وہ لوگ ملبے کے نیچے دب کر ہلاک ہو گئے ہیں"۔ جونز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے آر گنم کی بجائے سیام میزائل کیوں استعمال نہیں کئے۔

آرگنم میزائلوں سے آگ تو نہ لگی ہو گی اور خالی ملبے میں دب کر وہ لوگ بچ بھی تو سکتے ہیں"...... لیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ علاقہ خاصا گنجان آباد ہے اگر ہم سیام میزائل استعمال کرتے تو تباہی بہت دور تک پھیل جاتی اس لئے میں نے آرگنم میزائل استعمال کئے ہیں۔ ویسے ان لوگوں کے بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کے جسموں کے تو ٹکڑے اڑ گئے ہوں گے"...... جونز نے جواب دیا۔

"اب تم کہاں ہو"...... لیری نے پوچھا۔

"میں اپنے گروپ کے ساتھ اپنے پوائنٹ پر ہوں۔ ہم ابھی وہاں سے واپس آئے ہیں"...... جونز نے جواب دیا۔

"تمہیں وہاں رکنا چاہئے تھا تاکہ کنفرمیشن ہو جاتی کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں"...... لیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میزائلوں کی وجہ سے ہمیں وہاں سے فوری فرار ہونا پڑا۔ کیونکہ اردگرد کے لوگ تیزی سے باہر آ رہے تھے اور پھر پولیس کاروں کے سائرن بھی سنائی دینے لگے تھے۔ اس طرح ہم پکڑے جا سکتے تھے"...... جونز نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ لیکن کنفرمیشن انتہائی ضروری ہے تاکہ میں سر چیف کو حتمی اور مصدقہ اطلاع دے سکوں۔ تم خود وہاں جاؤ اور جب تک کنفرمیشن نہ ہو اس وقت تک وہیں رکو اور پھر واپس آ کر مجھے رپورٹ دینا"...... لیری نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لیری نے رسیور رکھ دیا۔ گو اسے سو فیصد یقین تھا کہ آرگنم میزائلوں کی خوفناک فائرنگ کے بعد کوٹھی کے پرخچے اڑ گئے ہوں گے اور ان لوگوں کے بچنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہے لیکن اس کے باوجود وہ چاہتا تھا کہ بحیثیت ایشیائی سیکشن ہیڈ کوارٹر انچارج وہ جم اسکاٹ کو اپنی کامیابی کی حتمی اور مصدقہ اطلاع دے اس لئے اس نے کنفرمیشن کے لئے جونز کو بھیجا تھا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو لیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لیری بول رہا ہوں"...... لیری نے کہا۔

"جونز بول رہا ہوں باس۔ آپ کا خدشہ درست ثابت ہوا ہے۔ وہ لوگ زندہ بچ گئے ہیں اور اس وقت جنرل ہسپتال میں ہیں"۔ دوسری طرف سے جونز نے کہا تو لیری بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کس طرح۔ تفصیل بتاؤ"...... لیری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ لوگ کوٹھی میں موجود نہ تھے بلکہ کسی سرنگ میں پہنچ گئے تھے۔ سرنگ بھی دھماکوں سے ٹوٹ گئی لیکن یہ لوگ سرنگ کی چھت کے فولادی جال کی وجہ سے نیچے دب تو گئے لیکن ملبہ ان پر نہ پڑا تھا کہ یہ مر جاتے۔ فائر بریگیڈ کے عملے نے بہرحال کرینوں سے ملبہ ہٹایا اور انہیں باہر نکال لیا گیا۔ دو عورتیں اور تین مرد سب زندہ تھے جن میں سے تینوں مردوں کی حالت بے حد خراب ہے جبکہ

ایک عورت کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ پولیس نے انہیں ہسپتال پہنچا دیا ہے جہاں اب ان کا علاج ہو رہا ہے"...... جونز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ ہسپتال کے کس وارڈ میں ہیں"...... لیری نے پوچھا۔

"پولیس وارڈ میں جناب"...... جونز نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ اپنے آدمی لے کر وہاں پہنچو اور ان پانچوں کو گولیوں سے اڑا دو"...... لیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ وہ تو پولیس وارڈ ہے۔ وہاں تو ہر جگہ پولیس موجود ہو گی"...... جونز نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تم شیڈاگ کا نام استعمال کر سکتے ہو اور اگر اس کے باوجود بھی کوئی رکاوٹ بنے تو اسے بھی اڑا دینا۔ بعد میں، میں سب سنبھال لوں گا لیکن ان ایجنٹوں کو بہرحال ختم ہونا چاہئے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"...... لیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ مشن ہر صورت میں مکمل ہو گا"۔ جونز نے جواب دیا اور پھر لیری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ موت کی دھمکی سننے کے بعد جونز اور اس کے آدمی ہر صورت میں مشن کو کامیاب کر لیں گے۔ چاہے انہیں پورا پولیس وارڈ ہی کیوں نہ میزائلوں سے اڑانا پڑے۔

ہسپتال کے بڑے کمرے میں جولیا کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ اس کے باقی تمام ساتھی اس کمرے میں موجود بیڈز پر لیٹے ہوئے تھے۔ گو ان سب کو ہوش آ گیا تھا اور ان کی حالت اب خطرے سے باہر ہو چکی تھی لیکن ڈاکٹروں نے انہیں ابھی چوبیس گھنٹوں تک آرام کرنے کا کہا تھا۔ ملبے میں دب جانے کی وجہ سے ان کی حالت انتہائی خراب ہو چکی تھی اور اگر جولیا ہوش میں نہ ہوتی اور ہیلپ۔ ہیلپ۔ پکار کر فائر بریگیڈ اور پولیس کو اپنی طرف متوجہ نہ کرتی تو وہ سب لوگ یقیناً ہلاک ہو جاتے لیکن اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہو چکی تھی اور وہ سب ہوش میں تھے اس لئے جولیا کے چہرے پر اطمینان تھا۔ اس کمرے کے باہر پولیس کا پہرہ تھا اور انہیں بتایا گیا تھا کہ پولیس آفیسران کے بیانات لینے کے لئے آنے والے ہیں تاکہ اس واردات کے بارے میں ان سے تفصیلات معلوم کی جا سکیں اور جولیا نے اپنے ساتھیوں سے اس بارے میں ضروری مشورے بھی کر

لئے تھے جبکہ جولیا نے آفس جا کر فون پر چانگ سے رابطہ کر کے اسے تمام حالات بتا دیئے تھے اور اسے کہہ دیا تھا کہ وہ فوری طور پر طیارہ چارٹرڈ کرا دے کیونکہ ان سب کا پروگرام تھا کہ پولیس کے بیانات لینے کے بعد وہ خاموشی سے یہاں سے نکل جائیں گے۔ ویسے تو وہ ہر لحاظ سے ٹھیک تھے صرف جسمانی کمزوری تھی جو ان کے طیارے میں بیٹھنے میں تو بہرحال حارج نہ ہو سکتی تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دو پولیس آفیسرز اندر داخل ہوئے۔ جولیا ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تشریف رکھیں میڈیم۔ سب سے پہلے تو مبارک باد کہ آپ سب لوگ اس خوفناک تباہی کے باوجود زندہ بچ گئے ہیں"۔ ایک پولیس آفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ میرا نام مارگریٹ ہے"...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مارگ ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے جیری"...... اس پولیس آفیسر نے اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دو کرسیوں پر بیٹھ گئے اور پھر جولیا نے انہیں اپنے اور اپنے ساتھیوں کے متعلق بتانا شروع کر دیا کہ وہ ایکریمی سیاح ہیں اور یہ کوٹھی انہوں نے ایک پراپرٹی ڈیلر سے حاصل کی تھی اور وہ اسے چیک کر رہے تھے کہ اچانک دھماکے ہوئے اور چھتیں بیٹھ گئیں۔

"لیکن آپ تو سرنگ میں تھے۔ یہ سرنگ کیسی تھی اور آپ سب وہاں اکٹھے کیا کر رہے تھے"...... پولیس آفیسر نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور چار مشین گن بردار آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ دونوں پولیس آفیسرز بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے جبکہ جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ بیڈ پر پڑے ہوئے اس کے ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"شیڈاگ۔ ہٹ جاؤ"...... ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا تو پولیس آفیسرز شیڈاگ کا نام سنتے ہی تیزی سے ہٹنے ہی لگے تھے کہ جولیا نے انتہائی برق رفتاری سے پولیس آفیسر مارگ کے ہولسٹر میں موجود بھاری سروس ریوالور جھپٹا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ سے انتہائی برق رفتاری سے پیچھے ہٹتے ہوئے ایک پولیس آفیسر کو زور سے دھکا دیا تو اس کے ساتھ ہی موجود دوسرا پولیس آفیسر بھی اس سے ٹکرا کر چیختا ہوا حملہ آوروں کے سامنے آ گیا۔ اسی لمحے مشین گنوں کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی ریوالور کے خوفناک دھماکے ہوئے اور کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ فائرنگ کرتے ہی جولیا نے یکلخت غوطہ مارا تھا اور وہ اچھل کر اس دیوار کے ساتھ جا لگی تھی جس کے ساتھ وہ حملہ آور موجود تھے تاکہ جب تک حملہ آور مڑ کر اس پر فائر کریں وہ ان پر فائر کھول سکے اور چھلانگ لگاتے ہی ایک بار پھر اس کے بھاری ریوالور نے دھماکوں سے

گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور دوسرے لمحے چاروں حملہ آور فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے جبکہ دونوں پولیس آفیسرز بھی ان کے ساتھ ہی فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا۔ جولیا نے تیزی سے گردن موڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں ابھر آئیں کیونکہ اس کے سارے ساتھی اس دوران بیڈز کے نیچے فرش پر لیٹ چکے تھے۔ اس لئے وہ سب ہی محفوظ تھے اور اب وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ پولیس آفیسرز کے دھکا لگنے سے اچانک سامنے آجانے کی وجہ سے انہیں بچ نکلنے کی مہلت مل گئی تھی ورنہ چار مشین گنوں کی بیک وقت فائرنگ سے ان کا محفوظ رہنا تقریباً ناممکن تھا۔

"آؤ نکلو یہاں سے۔ جلدی کرو"...... جولیا نے چیخ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ادھر سے جولیا۔ ادھر سے۔ اُس طرف باہر پولیس ہو گی"۔ صفدر نے چیختے ہوئے کہا تو جولیا نے بجلی کی تیزی سے بند دروازے کی چٹخنی لگائی اور مڑ کر تیزی سے دوڑتی ہوئی اس دروازے کی طرف بڑھ گئی جسے سروس وے کہا جاتا تھا۔ البتہ اس نے سروس ریوالور وہیں پھینک دیا تھا اور پھر وہ آگے پیچھے دوڑتے ہوئے اس راہداری سے گزرتے ہوئے ایک اور بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں نرسیں موجود تھیں اور ساتھ ہی ادویات کی ٹرالیاں وغیرہ بھی تھیں۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... نرسوں نے انہیں اس انداز میں دوڑ کر

اندر آتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجرموں نے حملہ کر دیا ہے۔ پولیس والوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے"۔ جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے اس بڑے کمرے کے دوسرے دروازے سے نکلے تو وہ ایک اور راہداری میں پہنچ گئے۔ جولیا کے جسم پر تو اس کا اپنا لباس موجود تھا لیکن باقی ساتھیوں کے جسموں پر ہسپتال کا یونیفارم تھا۔ وہ دوڑتے ہوئے آگے بڑھے تو ایک دروازے پر انہیں کلوک روم کی نیم پلیٹ نظر آئی تو جولیا اس طرف مڑی اور بھاری دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کی دیواروں کے ساتھ ریک بنے ہوئے تھے جن میں مریضوں کے لباس اور ان کا سامان وغیرہ موجود تھا۔ کمرے میں چار آدمی کام کر رہے تھے۔

"کیا ہوا۔ کون ہو تم"...... ان چاروں نے حیران ہو کر کہا۔

"انہیں بے ہوش کر دو۔ جلدی کرو"...... جولیا نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے ایک آدمی پر جھپٹ پڑی اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا فرش پر گرا اور چند لمحے حرکت کرنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ باقی تینوں کا بھی یہی حشر ہوا کیونکہ جولیا کے ساتھی ان پر جھپٹ پڑے تھے۔

"صالحہ جلدی سے لباس نکالو اور سٹور میں جا کر لباس بدل لو اور تم سب بھی جلدی کرو"...... جولیا نے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ چونکہ اس ہسپتال کے تمام کمرے ساؤنڈ پروف تھے اس

لئے اسے یقین تھا کہ اندر ہونے والی اس دھما چوکڑی کا علم باہر دوسروں کو نہ ہوا ہوگا اور انہیں اس پہلے کمرے سے بھی نکلنے کا موقع اس لئے مل گیا تھا کہ وہ بھی ساؤنڈ پروف تھا اس لئے اندر ہونے والی فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں باہر موجود پولیس یا مجرموں تک نہ پہنچی ہوں گی البتہ اسے خطرہ تھا کہ نرسیں وہاں نہ پہنچ گئی ہوں لیکن اسے نفسیاتی طور پر قدرے اطمینان تھا کہ نرسیں سیدھی سادھی عورتیں ہونے کی وجہ سے وہاں جانے کی بجائے کہیں ادھر ادھر جا کر چھپ گئی ہوں گی۔ وہ چاہتی تھی کہ جلد از جلد ہسپتال سے نکل جائیں۔ اس کے ساتھیوں نے واقعی حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کیا اور چند لمحوں بعد وہ پتلونوں اور جیکٹوں اور کوٹوں میں ملبوس نظر آ رہے تھے۔ یہ بات دوسری تھی کہ کسی کا لباس پورا تھا اور کسی کا تنگ تھا اور کسی کا ڈھیلا لیکن بہرحال یہ وقت ان باتوں کو چیک کرنے کا نہ تھا۔

"آؤ نکل چلیں"...... صالحہ نے کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکلے اور دوڑتے ہوئے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے لیکن وہاں کسی قسم کی کوئی افراتفری موجود نہ تھی اس لئے وہ اطمینان سے چلتے ہوئے ہسپتال سے باہر آ گئے۔

"ایئرپورٹ چلو۔ چانگ اب تک یقیناً بندوبست کر چکا ہوگا"...... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب دو ٹیکسیوں میں موجود ایئرپورٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے

تھے۔ صفدر نے جس خانے سے لباس اٹھایا تھا وہاں ایک باکس میں ایک بٹوہ بھی موجود تھا جس میں بھاری مالیت کی کرنسی بھری ہوئی تھی۔ باکس پر ہسپتال کی مخصوص سیل لگی ہوئی تھی لیکن صفدر نے سیل توڑی اور بٹوہ نکال کر جیب میں ڈال لیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہاں بغیر رقم کے وہ حقیر کیچوؤں سے بھی بدتر حالت میں پہنچ جائیں گے۔ ایئرپورٹ پہنچ کر صفدر نے ٹیکسی ڈرائیوروں کو ادائیگی کی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے ایئرپورٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

"مسٹر چانگ۔ مسٹر چانگ"...... اچانک صالحہ نے چیخ کر ایک جانب ہاتھ لہراتے ہوئے کہا تو سب اس طرف دیکھنے لگے اور اس کی آواز ایئرپورٹ کے برآمدے سے نکل کر کار پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے چانگ تک پہنچ گئی۔ وہ بھی ٹھٹھک کر رکا اور ادھر دیکھنے لگا اور پھر اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید اسے خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ جولیا اور اس کے ساتھی اس طرح اچانک خود ہی ایئرپورٹ پہنچ جائیں گے۔

"آپ اور یہاں۔ کیا مطلب"...... چانگ نے ان کے قریب پہنچتے ہی کہا۔

"وہاں ہم پر حملہ ہوا تھا۔ اس لئے ہم حملہ آوروں کو ہلاک کر کے وہاں سے نکل آئے ہیں۔ کیا طیارہ چارٹرڈ ہو گیا ہے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں میں اب ہسپتال ہی جا رہا تھا تاکہ آپ کو اطلاع کر سکوں۔

آیئے میرے ساتھ "۔چانگ نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہمارے پاس اب کاغذات نہیں ہیں"...... جولیا نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

" فکر مت کریں ۔یہ جزیرہ اور کارکا کا جزیرہ دونوں اوپن جزیرے ہیں ۔یہاں کوئی کاغذات وغیرہ نہیں دیکھتا"...... چانگ نے کہا اور جولیا نے اطمینان بھرے انداز میں کندھے اچکائے اور پھر تھوڑی دیر بعد طیارہ انہیں لئے ہوئے فضا میں بلند ہو چکا تھا جبکہ چانگ وہیں ایئرپورٹ پر ہی رہ گیا تھا۔

"آپ لوگوں کی طبیعت اس اچانک بھاگ دوڑ کی وجہ سے خراب تو نہیں ہو رہی"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مس جولیا۔ہم ٹھیک ہیں ۔ویسے آج آپ نے ہماری زندگیاں بچا لی ہیں ۔اس قدر تیزی اور پھرتی کا مظاہرہ میں نے بہت کم دیکھا ہے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں جولیا۔ صفدر صاحب درست کہہ رہے ہیں ۔آج تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے ۔اگر تم ان پولیس آفیسروں کو اچانک سامنے نہ دھکیل دیتیں تو ہمارے بچ جانے کا ایک فیصد بھی چانس نہ ہوتا"...... صالحہ نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ۔آخری لمحے تک جدوجہد کرنا ہمارا فرض ہوتا ہے ۔ تنویر تم خاموش ہو کیا بات ہے ۔ طبیعت تو ٹھیک ہے

تمہاری "...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" میں بالکل ٹھیک ہوں ۔مجھے تو اس بات پر افسوس ہو رہا ہے کہ میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکا۔ہمارے پاس اسلحہ بھی نہ تھا اور یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا کہ سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا تھا"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔جولیا کے لہجے میں اس کی طبیعت کے بارے میں تشویش کی جھلک نے اس کے دل کی بیک وقت کئی کلیاں کھول دی تھیں۔

" مس جولیا۔ مجھے اعتراف ہے کہ اگر آپ بروقت اور حیرت انگیز انداز میں حرکت میں نہ آتیں تو آج پاکیشیا سیکرٹ سروس کو واقعی بہت بڑا سانحہ پیش آ جاتا۔آپ کی کارکردگی میں آج میں نے عمران صاحب کی جھلک دیکھی ہے۔ ویل ڈن"۔ کیپٹن شکیل نے بھی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ بھی بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ کیپٹن شکیل کی طبیعت سے وہ واقف تھی۔وہ نہ صرف انتہائی کم گو تھا بلکہ وہ کسی کی تعریف کرنے کے معاملے میں بھی بخیل واقع ہوا تھا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ۔ بہرحال جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا لیکن شیڈاگ نے جس انداز میں وہاں بھرپور کارروائی کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ انتہائی تیز اور فعال ہیں"۔جولیا نے کہا۔

"ابھی شکر کریں کہ انہوں نے کوٹھی کی طرح پورے ہسپتال کو

میزائلوں سے نہیں اڑا دیا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انہیں دراصل یہ معلوم ہو گا کہ ہم بیمار ہیں اور بیڈ پر پڑے ہیں اس لئے ان کے لئے ہمیں گولیاں مارنا کوئی مسئلہ نہ تھا۔یہی سوچ کر انہوں نے بڑی کارروائی نہ کی ہو گی اور پھر اگر وہ اندر کمرے میں داخل ہوتے ہی فائر کھول دیتے تو تب بھی ہمارا خاتمہ یقینی ہو جاتا۔ وہ پولیس آفیسرز کو بچانے کے چکر میں پڑ گئے اور مس جولیا کو کارکردگی دکھانے کا موقع مل گیا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اسی لمحے طیارے کا کاک پٹ کھلا اور سیکنڈ پائلٹ ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"آپ کی کال ہے جناب یوگان سے"...... سیکنڈ پائلٹ نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا لیکن جولیا نے ہاتھ بڑھا کر اس سے رسیور لے لیا اور سیکنڈ پائلٹ خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"یوگان سے تو چانگ کی ہی کال ہو سکتی ہے"...... صالحہ نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن پریس کر دیا۔

"یس مارگریٹ بول رہی ہوں"...... جولیا نے کوڈ نام استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"چانگ بول رہا ہوں مس مارگریٹ۔ شیڈاگ کو آپ کے اس طیارے سے کارکا جانے کا علم ہو گیا ہے اور وہ کارکا ایئر پورٹ پر آپ کو ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کر چکے ہیں۔ اس لئے آپ کارکا کی

بجائے نزدیکی جزیرے ارستان چلے جائیں۔ پائلٹ کو کہہ دیں وہ لے جائے گا آپ کو۔ سیاح اکثر ایسا کرتے رہتے ہیں اس لئے انہیں اس پر کوئی حیرت نہ ہو گی"...... چانگ نے کہا۔جولیا کے ساتھ ساتھ لاؤڈر پر چانگ کی بات سن کر سب ساتھی حیرت سے اچھل پڑے۔ اس کے ساتھ ہی صفدر تیزی سے اٹھا اور کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کارکا جزیرے پر طیارہ پہنچنے ہی والا ہو گا زیادہ دیر ہو گئی تو پھر وہ اس کا رخ نہ موڑ سکیں گے۔

"تمہیں کیسے علم ہوا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں ایئر پورٹ پر ہی تھا کہ شیڈاگ کے آدمی دو ٹیکسیوں میں وہاں پہنچ گئے اور پھر آپ کے حلیئے بتا کر انہوں نے معلوم کر لیا کہ آپ اس طیارے پر کارکا جا رہے ہیں۔ان کا لیڈر جس کا نام جوتز تھا میرے سامنے اپنے باس لیری کو کال کر کے بتایا تو اس نے کہا کہ وہ کارکا ایئر پورٹ پر بندوبست کرے گا چنانچہ انکے جانے کے بعد میں اب کو کال کر رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے چانگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس اطلاع کا شکریہ"...... جولیا نے کہا اور فون آف کر دیا۔اسی لمحے صفدر کاک پٹ سے واپس آ گیا۔

"میں نے کہہ دیا ہے اور اپنے سامنے طیارے کا رخ بھی آستان کی طرف مڑوا دیا ہے"۔ صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اتنی جلدی یہ لوگ ایئر پورٹ بھی پہنچ گئے۔ حیرت ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ خاصے تیز لوگ ہیں"۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی پائلٹ نے طیارہ آسنان ایئرپورٹ پر اتارنے کا اعلان کیا تو انہوں نے تیزی سے بیلٹس باندھنا شروع کر دیں۔

ٹیکسی فلاڈیفیا کلب کے گیٹ پر رکی تو عقبی نشست پر بیٹھا ہوا عمران نیچے اترا اور اس نے ایک بڑا نوٹ ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ پر رکھا اور تیزی سے مڑ کر گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے بڑی بھاگ دوڑ کے بعد فلاڈیفیا کلب کے ایک سپروائزر کے بارے میں معلوم کیا تھا کہ اس کا تعلق شیڈاگ سے ہے۔ چنانچہ وہ اس وقت اس سے ملنے جا رہا تھا تاکہ اس سے کسی نہ کسی انداز میں ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کے بارے میں معلوم کر سکے۔ اسے یہ تو لارڈ لارجنٹ سے معلوم ہو گیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کارکا میں ہے لیکن ظاہر ہے کارکا خاصا بڑا جزیرہ تھا اور شیڈاگ جیسی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اب کسی عام سی عمارت میں تو نہیں ہو سکتا اس لئے اس کے بارے میں معلومات تو حاصل کرنا ہی تھیں۔ چونکہ اس نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کو کارکا بلوایا تھا اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ان کی آمد سے پہلے ہی کم از کم

ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کرلے کیونکہ یہ بات طے تھی کہ لارڈ لارجنٹ کی موت کی اطلاع ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی ہو گی اس لئے لامحالہ وہ بے حد چوکنا ہو گئے ہوں گے۔

"سپر وائزر آسٹن سے ملنا ہے"۔۔۔ عمران نے ہال میں داخل ہو کر ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جس کے سینے پر بھی سپر وائزر کا بیج موجود تھا۔

"آسٹن۔ لیکن وہ تو چھٹی پر ہے"۔۔۔ سپر وائزر نے چونک کر جواب دیا۔

"کہاں مل سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"وہ اس کلب میں ہی رہتا ہے۔ اگر کہیں باہر نہیں گیا تو کلب کی دوسری منزل پر چار نمبر کمرہ اس کا ہے"۔۔۔ سپر وائزر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دوسری منزل میں چار نمبر کمرے کے سامنے موجود تھا۔ دروازہ بند تھا عمران نے اس پر دستک دی۔

"کون ہے"۔۔۔ اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مجھے سپر وائزر آسٹن سے ملنا ہے۔ میرا نام مائیکل ہے"۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک نوجوان موجود تھا جس کے جسم پر عام سی شرٹ اور پینٹ تھی۔

"آئیے"۔۔۔ اس نے ایک لمحے غور سے عمران کو دیکھ کر ایک

طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نوجوان نے دروازہ بند کر دیا۔

"تشریف رکھیئے۔ آپ سے پہلے تو تعارف نہیں ہے"۔۔۔ اس نوجوان نے واپس آکر ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیسے نہیں ہے۔ میں نے تو کمرے سے باہر سے ہی اپنا تعارف کرا دیا تھا"۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا نام آسٹن ہے۔ فرمائیے"۔۔۔ آسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کے اس مذاق کی وجہ سے اس کے تنے ہوئے اعصاب خود بخود ڈھیلے پڑ گئے تھے۔

"جناب آسٹن صاحب آپ میرے لئے جوس منگوائیے کیونکہ ظاہر ہے آپ نے مجھ سے پوچھنا ہے اس لئے میں پہلے ہی بتا دوں"۔ عمران نے کہا تو آسٹن اس بار بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"گڈ۔ آپ سے مل کر واقعی خوشی ہوئی ہے"۔۔۔ آسٹن نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر سائیڈ میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے چند بٹن پریس کئے اور دو ڈبے جوس اپنے کمرے میں پہنچانے کا آرڈر دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ہاں اب فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔۔۔ آسٹن نے کہا۔

"جوس پی لیجئے ۔ پھر دوسری خدمت کے بارے میں بتاؤں گا"...... عمران نے کہا تو آسٹن ایک بار پھر ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو آسٹن اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر موجود ویٹر کے ہاتھ سے جوس کے دو ڈبے لئے ۔ لات مار کر دروازہ بند کیا اور واپس آ کر اس نے ایک ڈبہ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا اسی طرح ہاتھ میں پکڑے وہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں ڈبہ کھولا اور سٹرا کی مدد سے جوس سپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ یہاں آیا ہی جوس پینے کے لئے ہو۔

"اچھا لذیذ جوس تھا۔ شکریہ"...... عمران نے جوس کا خالی ڈبہ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... آسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب اجازت دیجئے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ مطلب"...... آسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں قدرے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"آپ کی مرضی ۔ آپ نے اجازت نہیں دی ۔ پھر آپ گلہ نہ کیجئے گا کہ میں نے اس کمرے میں مستقل ڈیرہ جما لیا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا مطلب ۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا"۔ آسٹن کے

چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ بوکھلاہٹ کا عنصر بھی ابھر آیا تھا۔

"میں نے آپ سے اجازت مانگی ۔ آپ نے نہیں دی اس لئے میں بیٹھ گیا ہوں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا آپ یہاں صرف جوس پینے آئے تھے"...... آسٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ۔ سوری ۔ دراصل میری یادداشت بے حد کمزور ہے ۔ گو میں نے باداموں کی بوریاں کھا ڈالی ہیں لیکن شاید یہ بادام میری یادداشت پر اثر ہی نہیں کرتے ۔ بادام پروف قسم کی یادداشت ہے شاید ۔ بہرحال اب آپ کے یاد دلانے پر مجھے یاد آ گیا ہے کہ میں تو ایک کام کے لئے یہاں آیا تھا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے مقامی کرنسی کے سب سے بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکالی اور اسے میز پر رکھ دیا۔ آسٹن کے چہرے پر پہلے سے زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔ عمران نے دوسری جیب سے اسی طرح کی ایک اور گڈی نکالی اور اسے بھی میز پر رکھ دیا اور پھر وہ اس طرح اطمینان سے بیٹھ گیا جیسے وہ اپنے کسی فرض کو ادا کر کے اب مطمئن ہو گیا ہو۔

"کیا مطلب ۔ یہ گڈیاں"...... آسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دونوں گڈیاں میں آپ کو دینے آیا تھا لیکن یادداشت کی کمزوری کی وجہ سے بھول گیا تھا۔ بہرحال اب یہ حاضر ہیں"۔ عمران

نے کہا تو آسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیوں۔ کیا مطلب ۔ اس قدر بھاری رقم آپ مجھے کیوں دے رہے ہیں ۔ کیا مطلب"..... آسٹن نے حقیقتاً بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں ۔ پھر وہی یادداشت کی کمزوری ۔ مجھے تو یاد ہی نہ رہا تھا کہ میں نے یہ گڈیاں تمہیں کیوں دی ہیں ۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے یاد دلایا ۔ ورنہ واقعی میں یہ گڈیاں دے کر چلا جاتا اور پھر مجھے یہ گڈیاں واپس لینے آنا پڑتا۔ تم شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرتے رہے ہو"...... عمران نے کہا تو آسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"ن ۔ ن ۔ نہیں ۔ میں تو ۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"..... آسٹن نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے آسٹن اور نہ ہی پریشان ہونے کی ضرورت ہے ۔ اگر تم نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتاؤ"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گڈیاں اٹھا کر جیبوں میں ڈالنا شروع کر دیں۔

"آپ ۔ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں ۔ لیکن پہلے بتا دیں کہ آپ کون ہیں"..... آسٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوال کا دوسرا حصہ فالتو ہے آسٹن ۔ تم میرے متعلق جتنا کم جانتے ہو گے اتنا ہی فائدے میں رہو گے ۔ بہرحال میں اتنا بتا دیتا

ہوں کہ میرا تعلق شیڈاگ کی ایک مخالف تنظیم ہارٹ فیور سے ہے۔ ہارٹ فیور بھی انتہائی خاص اسلحے کا کام کرتی ہے جبکہ شیڈاگ بھی یہی کام کرتی ہے ۔ شیڈاگ نے ہارٹ فیور کی ایک سپلائی اڑا لی ہے اور یہ سپلائی یہاں کارکاس میں ان کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچائی گئی ہے۔ اور ہم نے اپنا مال ان سے واپس لینا ہے"...... عمران نے ایک کہانی سناتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی سپلائی ہے ۔ سپلائی وغیرہ تو ہیڈ کوارٹر میں نہیں رکھی جاتی"..... آسٹن نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ آسٹن کا یہ فقرہ بتا رہا تھا کہ عمران کو غلط نہیں بتایا گیا تھا۔ آسٹن واقعی شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر سے اچھی طرح واقف تھا۔

"یہ سپلائی ایک خاص قسم کی گن ہے ۔ تم اسے ایٹمی گن کہہ سکتے ہو ۔ بظاہر یہ عام سی گن ہے لیکن اس کے اندر جو میگزین استعمال ہوتا ہے وہ ایٹم بم سے بھی زیادہ تباہ کن ہوتا ہے ۔ اس گن کے ایک ہی فائر سے بڑے بڑے ڈیم اڑائے جا سکتے ہیں اور یہ بات حتمی ہے کہ یہ گن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے اور ہم نے اسے ہر قیمت پر واپس لینا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تمہارا نام درمیان میں کسی صورت بھی نہیں آئے گا ۔ میں اس کا حلف دیتا ہوں"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھے تو واقعی معلوم نہیں ہے"..... آسٹن نے کہا۔

"اوکے ۔ تمہاری مرضی ۔ کام تو بہرحال ہو ہی جانا ہے لیکن یہ

بھاری رقم تمہارے نصیب میں نہیں ہے"..... عمران نے ایک بار پھر اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اس رقم کو دوگنا کر دیں تو تب بات ہو سکتی ہے۔ یہ بھی اس لئے کہ میں ایک سنڈیکیٹ میں پھنس چکا ہوں ورنہ شاید پوری دنیا کے خزانے لے کر بھی میں آپ کو کچھ نہ بتاتا"..... آسٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور چند لمحوں بعد میز پر چار گڈیاں موجود تھیں۔

"ایک بات سن لو آسٹن کہ غلط بیانی کا نتیجہ انتہائی عبرتناک نکلے گا۔ میں نے تمہیں مجبور نہیں کیا۔ ورنہ میں چاہتا تو تمہاری روح سے بھی ساری معلومات اگلوا لیتا لیکن میں جبر کا قائل نہیں ہوں۔ اس لئے تم بھی کوئی غلط بیانی نہ کرنا"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کوئی غلط بیانی نہیں ہوگی۔ ویسے بھی میں یہ رقم لے کر فوری طور پر ایکریمیا چلا جاؤں گا اور وہاں میرا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ اس لئے مجھے غلط بیانی کی ضرورت نہیں ہے"..... آسٹن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر جو کچھ تم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتے ہو بتا دو"..... عمران نے کہا۔

"پہلے مجھے گڈیاں دو۔ میں انہیں سیف میں رکھ آؤں تاکہ مجھے اطمینان ہو جائے"..... آسٹن نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے گڈیاں اس کی طرف بڑھا دیں۔ آسٹن نے گڈیاں جھپٹیں اور انہیں

اٹھائے وہ تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"آپ بھی اندر والے کمرے میں آجائیں۔ ایسا نہ ہو کہ آواز باہر سنائی دے جائے"..... آسٹن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں اندرونی کمرے میں پہنچ گئے۔

"اب آپ پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں"..... آسٹن نے اندرونی کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو کچھ تم جانتے ہو۔ وہ بتا دو"..... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر براہ راست کارکا میں نہیں ہے البتہ کارکا سے وہاں تک پہنچا جا سکتا ہے"..... آسٹن نے کہا۔

"کھل کر بات کرو۔ سسپنس پیدا کرنے کی کوشش مت کرو"۔ عمران نے کہا۔

"شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کارکا جزیرے سے بیس بحری میل دور شمال کی طرف ویران ٹاپو کے نیچے بنایا گیا ہے۔ یہ ٹاپو اوپر سے عام سا ٹاپو ہے جہاں نہ پانی ہے اور نہ کوئی پھلدار درخت ہیں۔ جھاڑیاں ہی جھاڑیاں ہیں۔ اس ٹاپو کو ٹامونا کہا جاتا ہے لیکن اس ٹاپو کے نچلے حصے میں سمندر کی تہہ میں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ہے"..... آسٹن نے کہا۔

"اس انداز میں کسی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر تو نہیں بنائے جاتے۔ البتہ لیبارٹریاں بنائی جاتی ہیں"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن یہ ہے ہی ہیڈ کوارٹر۔ اور اسے بنایا بھی اسی طرح گیا ہے لیکن اس میں کوئی لیبارٹری وغیرہ نہیں ہے البتہ انتہائی قیمتی اور جدید ترین مشینری نصب ہے"..... آسٹن نے جواب دیا۔

"پھر تو یہ سٹور ہوا۔ اسے ہیڈ کوارٹر کیوں کہا جاتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اسے ہیڈ کوارٹر اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہاں ایسی فائلیں موجود ہیں جن میں شیڈاگ کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ایجنٹوں، تنظیموں اور ان کے ہیڈ کوارٹرز کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ شیڈاگ کی دولت جہاں جہاں موجود ہے اس کی تفصیلات بھی یہیں موجود ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں شیڈاگ نے خفیہ طور پر جو اثاثے بنائے ہوئے ہیں ان کی تفصیلات بھی یہیں رکھی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں ایک ایسی مشین موجود ہے جس کے ذریعے شیڈاگ کا چیئرمین جو کوئی لارڈ ہے پوری دنیا میں شیڈاگ کی سرگرمیوں کو نہ صرف چیک کرتا ہے بلکہ انہیں کنٹرول بھی کرتا ہے اور انہیں ہدایات بھی دیتا ہے"..... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایشیائی ہیڈ کوارٹر کہاں ہے جس کا انچارج جم اسکاٹ ہے"۔ عمران نے کہا تو آسٹن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کو اس کے بارے میں کیسے علم ہے"..... آسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ میری بات کا جواب دو"..... عمران نے کہا۔

"جم اسکاٹ یوگان میں رہتا ہے لیکن ایشیائی ہیڈ کوارٹر یوگان میں نہیں ہے بلکہ کسی اور جزیرے میں ہے۔ وہاں بھی یہی سسٹم ہے۔ یوگان سے جم اسکاٹ پورے ایشیا میں شیڈاگ کو کنٹرول کرتا ہے۔ ویسے شیڈاگ کا اصل آدمی جم اسکاٹ ہی ہے لارڈ صرف چیئرمین ہے۔ تمام ہدایات، کاروائیاں اور کام جم اسکاٹ ہی کرتا ہے۔ وہ نام کے لحاظ سے ایشیائی ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے لیکن وہ دراصل پوری دنیا میں پھیلی ہوئی شیڈاگ کا انچارج ہے"..... آسٹن نے جواب دیا۔

"اس مین ہیڈ کوارٹر تک آنے جانے کے لئے کیا ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"ان کے پاس انتہائی جدید ترین اور محفوظ آبدوز ہے۔ بہت بڑی آبدوز ہے جس میں ایسے آلات نصب ہیں کہ نہ اسے چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے ہٹ کیا جا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ ایکریمیا کی نیوی بھی ایسا نہیں کر سکتی۔ تمام سپلائی بھی اسی آبدوز کے ذریعے ہوتی ہے

اور تمام آمد ورفت بھی اسی آبدوز کے ذریعے ہی ہوتی ہے۔ کارکا کے شمال مغربی ساحل پر یہ آبدوز آتی ہے اور پھر وہیں سے ہیڈ کوارٹر جاتی ہے۔ وہاں ساحل کے بالکل اوپر ایک بہت بڑا کلب ہے جسے لارڈز کلب کہا جاتا ہے۔ اس لارڈز کلب کے نیچے نہ صرف تہہ خانوں کا جال پھیلا ہوا ہے بلکہ وہاں ایسے انتظامات ہیں کہ آبدوز سمندر سے براہ راست اس کے نیچے پہنچ جاتی ہے اور پھر وہیں سے سمندر میں اور پھر ہیڈ کوارٹر جاتی ہے"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"اس لارڈز کلب پر بھی حفاظتی انتظامات سخت کئے گئے ہوں گے"...... عمران نے کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی بات حیرت انگیز ہے لارڈز کلب میں کسی قسم کا کوئی حفاظتی انتظام نہیں ہے۔ میرا مطلب سائنسی یا مشینی حفاظتی انتظام سے ہے البتہ وہاں ہر وقت انتہائی تربیت یافتہ افراد موجود رہتے ہیں۔ یہ افراد جن کی تعداد آٹھ ہے لڑائی بھڑائی میں دنیا بھر کے ماہر ترین لوگ ہیں۔ حد درجہ بہترین نشانہ باز اور بے حد ظالم اور سفاک ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ انسان ان کی نظروں میں انسان ہوتا ہی نہیں۔ یہ معمولی سا شبہ ہونے پر انسان کو اس طرح غائب کر دیتے ہیں کہ پھر اس کا کبھی نام ونشان تک نہیں ملتا۔ انہیں لارڈز کلب میں کوڈ کے طور پر ٹارگٹس کہا جاتا ہے۔ ان کا انچارج چیف ٹارگٹ کہلاتا ہے۔ ویسے وہ کلب میں سپروائزر اور ویٹرز وغیرہ کے طور پر رہتے ہیں لیکن وہ عملی طور پر کام نہیں کرتے۔ صرف نگرانی کرتے ہیں اور

مشکوک آدمی کو پلک جھپکنے میں غائب کر دیتے ہیں"...... آسٹن نے کہا۔

"اس کلب کا مینجر کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مینجر عام سا آدمی ہے۔ اس کا کام صرف کلب چلانا ہوتا ہے۔ اصل آدمی وہی چیف ٹارگٹ ہوتا ہے جو سامنے نہیں آتا۔ نیچے تہہ خانوں میں بھی صرف یہ ٹارگٹس ہی جا سکتے ہیں اور کسی کو راستوں کا علم ہی نہیں ہوتا"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ تمہیں یہ سب معلومات کیسے ہیں"...... عمران نے کہا تو آسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں لارڈز کلب میں کام کرتا رہا ہوں اور ہیڈ کوارٹر میں بھی۔ میری بہن جم اسکاٹ کی بیوی تھی اور جم اسکاٹ اسے بے حد چاہتا تھا اور میری بہن مجھے بے حد چاہتی تھی۔ میں اس سے چھوٹا تھا۔ چنانچہ میں کام کرتا رہا۔ آج سے ایک سال پہلے مارتھا ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی جم اسکاٹ نے بھی نظریں بدل لیں البتہ اس نے مجھ سے حلف لیا کہ میں شیڈاگ کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا اور اگر میں نے کچھ بتایا تو مجھے ہلاک کر دیا جائے گا اور ہے بھی ایسا ہی۔ اگر اسے ذرا سا بھی معلوم ہوا کہ میں نے کچھ بتایا ہے تو میں یہاں دوسرا سانس نہ لے سکوں گا آپ کو بھی شاید میں نہ بتاتا لیکن آپ نے مجھے رقم ہی اتنی دے دی ہے کہ سنڈیکیٹ کو ادائیگی کرنے کے بعد بھی میرے پاس اتنی رقم بچ جائے

گی کہ میں ایکریمیا جا کر سیٹل ہو سکتا ہوں اور پھر آپ نے حلف دیا ہے اور نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل مطمئن ہے کہ آپ حلف کی خلاف ورزی نہیں کریں گے لیکن آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں شیڈاگ کے بارے میں کچھ جانتا ہوں"۔ آسٹن نے جواب دیا۔

"جس طرح میں نے تمہیں حلف دیا ہے۔ اسی طرح اس آدمی کو بھی میں نے حلف دیا ہے۔ جس نے تمہارے متعلق بتایا ہے۔ اس لئے میں تمہیں بھی نہیں بتا سکتا"...... عمران نے جواب دیا اور آسٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ لیکن یہ تو تم نے بتایا ہی نہیں کہ ٹارگٹس کی کوئی خاص نشانی کیا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہر ٹارگٹ کے ایک کان میں سونے کی بالی ہوتی ہے جبکہ چیف ٹارگٹ کے دونوں کانوں میں بالیاں ہوتی ہیں"...... آسٹن نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا واپس ہوٹل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کیونکہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب جولیا اور اس کے ساتھی آ جائیں گے تو پھر وہ سب مل کر لارڈز کلب پر حملہ کریں گے اور یہاں سے آبدوز حاصل کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچیں گے۔

چارٹرڈ طیارہ کارکا کی بجائے آسٹان پر اتر گیا تھا اور جولیا اپنے ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ سے باہر آ گئی۔

"ہمیں میک اپ اور لباس تبدیل کرنے ہوں گے مس جولیا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر مارکیٹ جا کر انہوں نے مختلف دکانوں سے ضروری سامان خرید کیا اور اس کے بعد وہ ایک ہوٹل میں پہنچ گئے۔ صفدر نے وہاں سیاحوں کے طور پر کمرے بک کرا لئے۔ اس کے بعد وہ سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تاکہ اپنے میک اپ کر سکیں اور مارکیٹ سے خریدے ہوئے لباس بھی تبدیل کر لیں۔ جولیا نے سب سے پہلے لباس تبدیل کیا اور پھر اس نے پہلا میک اپ صاف کر کے نیا میک اپ کیا اور جب وہ فارغ ہو گئی تو اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے

اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر کے اس نے کارکا کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور ایک بار پھر اس نے کارکا انکوائری کو کال کر کے اس نے اس ہوٹل کا نمبر معلوم کیا جہاں عمران موجود تھا لیکن چند لمحوں بعد جب اس نے وہاں عمران کا کمرہ نمبر بتا کر اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو اسے بتایا گیا کہ کمرہ لاک ہے اور مسٹر مائیکل کہیں گئے ہوئے ہیں تو اس نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"۔۔۔ جولیا نے کہا تو دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔ گو اس نے نیا میک اپ اور نیا لباس پہن رکھا تھا لیکن مخصوص قدوقامت کی وجہ سے جولیا پہچان گئی کہ یہ صفدر ہے۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب سے بات کر لی ہو گی آپ نے۔ وہ وہاں ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران اپنے کمرے میں موجود نہیں ہے۔ کمرہ لاکڈ ہے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر اب کیا پروگرام ہے۔ بہرحال ہمیں جانا تو کارکا ہی ہے"۔۔ صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب یہ معلوم کرنا ہو گا کہ ہم کس ذریعے سے کارکا جائیں گے۔ ہوائی جہاز سے یا کسی اسٹیمر سے جانا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں"۔۔ صفدر نے کہا اور اس نے اٹھ کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس پلیز"۔۔۔ رسیور اٹھتے ہی دوسری طرف سے ہوٹل کی استقبالیہ لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے کارکا فلائٹس جاتی ہیں یا کسی اور ذریعے سے جایا جاتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کارکا چونکہ یہاں سے بے حد قریب ہے اس لئے فلائٹس وہاں نہیں جاتیں البتہ اسٹیمر سروس موجود ہے۔ ہر دو گھنٹے بعد اسٹیمر جاتا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یہ اسٹیمر کتنی دیر بعد وہاں پہنچا دیتا ہے"۔ صفدر نے پوچھا۔

"صرف دو گھنٹوں کا سفر ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"۔۔ صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر ایک ایک کر کے باقی ممبرز بھی وہاں پہنچ گئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ساحل پر پہنچ جانا چاہئے اور جو اسٹیمر بھی روانگی کے لئے تیار ہو اس میں سوار ہو جانا چاہئے تاکہ ہم جلد از جلد کارکا پہنچ سکیں۔ یہاں وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"۔ جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اوکے۔ پھر ایک ایک کر کے ہوٹل سے باہر نکلو اور علیحدہ علیحدہ گھاٹ پر پہنچ جاؤ"۔۔ جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب گھاٹ پر پہنچ چکے تھے۔ وہاں پہنچ کر

انہیں معلوم ہوا کہ ایک اسٹیمر روانگی کے لئے تیار ہے اور اس میں سیٹیں بھی موجود ہیں تو صفدر نے سیٹیں بک کرا لیں اور سب اسٹیمر میں سوار ہو گئے۔ اسٹیمر کافی بڑا تھا اور اس میں انتہائی آرام دہ سیٹیں تھیں اس لئے انہیں یقین تھا کہ دو گھنٹوں کے اس بحری سفر میں انہیں کوئی تکلیف نہ ہو گی اور پھر ہوا بھی ایسے ہی۔ دو گھنٹے کے سفر کے بعد اسٹیمر کارکا پہنچ چکا تھا۔ اسٹیمر میں تقریباً ہر ملک کے سیاح موجود تھے اس لئے وہ سب سیاحوں کے ساتھ ہی اسٹیمر سے اتر کر گھاٹ پر پہنچے اور تھوڑی دیر بعد وہ گھاٹ کی دوسری طرف موجود سڑک پر پہنچ چکے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھتے اچانک پولیس کی دو گاڑیاں ان کے قریب آ کر رکیں اور دوسرے لمحے اس میں سے آٹھ مسلح پولیس آفیسروں نے نکل کر انہیں گھیر لیا۔

"آپ کو ہمارے ساتھ پولیس ہیڈ کوارٹر جانا ہو گا"۔۔۔ ایک پولیس آفیسر نے آگے بڑھ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ وجہ"۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وجہ آپ کو وہیں جا کر بتائی جائے گی اور اگر آپ نے انکار کیا تو آپ کو گرفتار کر کے بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ چلیں بیٹھیں گاڑیوں میں"۔۔۔۔ آفیسر کا لہجہ اور تلخ ہو گیا تھا۔

"آؤ ساتھیو۔ پولیس والوں کو شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"۔ جولیا نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ بڑی سی پولیس ویگن میں بیٹھ گئی

اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ اس پولیس ویگن میں دو مسلح افراد بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے جبکہ آفیسر آگے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گیا۔ باقی پولیس والے دوسری گاڑی میں سوار ہو گئے اور دونوں گاڑیاں خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگیں۔

"آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ تو پتہ چلے"۔۔۔۔ اس بار صفدر نے اندر بیٹھے ہوئے پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش بیٹھو"۔۔۔۔ اس پولیس آفیسر نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو جارج۔ خود ہی پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ کر سب کچھ معلوم ہو جائے گا"۔۔۔۔ جولیا نے صفدر سے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان سب کے ذہنوں میں بہرحال یہ سوال موجود تھا کہ پولیس انہیں ہیڈ کوارٹر کیوں لے جا رہی ہے۔ ان پر کیا شک ہوا ہے جبکہ یہاں کاغذات وغیرہ کی چیکنگ کا بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے اور پھر وہ یہاں پہنچے بھی ابھی تھے۔ یہ بھی نہ کہا جا سکتا تھا کہ شیڈاگ والوں نے پولیس کے ذریعے یہ کارروائی کی ہے کیونکہ وہ نئے میک اپ اور نئے لباس میں تھے اور پھر یوگان سے نہیں بلکہ آستان سے آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دونوں گاڑیاں واقعی ایک بڑی عمارت میں داخل ہو گئیں جس کے باہر پولیس ہیڈ کوارٹر کا بورڈ موجود تھا اور ساتھ ہی جگہ جگہ پولیس والے نظر آ رہے تھے۔ گاڑیوں سے نکال کر انہیں ایک بڑے ہال نما کمرے میں لے جایا گیا اور پھر ان کی بڑے

ماہرانہ انداز میں تلاشی لی گئی لیکن ظاہر ہے ان کے پاس اسلحہ نہ تھا۔ اسی لمحے ہال کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر پولیس آفیسر اندر داخل ہوا اس کے کاندھوں پر موجود سٹارز بتا رہے تھے کہ وہ پولیس کمشنر ہے یا اس کا اسسٹنٹ ہے۔ ویسے بھی اسے دیکھ کر ہال کمرے میں موجود پولیس آفیسر اٹین شن ہو گئے تھے۔

"ان کی تلاشی لی تھی مارٹن"...... آنے والے نے ایک پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ کچھ برآمد نہیں ہوا"...... مارٹن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ان کے میک چیک کرو"...... پولیس آفیسر نے کہا۔

"کیا ہم پوچھ سکتے ہیں آفیسر کہ ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے"۔ جولیا نے اس پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی نہیں۔ لیکن بعد میں آپ کو سب کچھ بتا دیا جائے گا"۔ اس پولیس آفیسر نے کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"کیا یہاں سیاحوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوتا ہے"...... تنویر نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"پلیز آپ غصے میں نہ آئیں ورنہ نقصان آپ کا ہی ہو گا۔ یہاں پولیس کے پاس اس قدر وسیع اختیارات ہیں کہ آپ کو اگر گولی بھی مار دی جائے تب بھی کسی نے ہم سے کچھ نہیں پوچھنا۔ میرا وعدہ کہ اگر آپ لوگ ہمارے مطلوبہ آدمی ثابت نہ ہوئے تو ہم آپ سے

معافی بھی مانگیں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو آپ کو اس کا ہرجانہ بھی ادا کر دیا جائے گا"...... پولیس آفیسر نے سرد لہجے میں کہا۔ مارٹن اس دوران باہر چلا گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے دو پولیس آفیسرز ایک ٹرالی دھکیلتے ہوئے لے آئے جس پر ایک انتہائی جدید ساخت کا میک اپ واشر موجود تھا۔

"اگر آپ لوگ غلط نہیں ہیں تو آپ یقیناً ہم سے تعاون کریں گے"...... پولیس آفیسر نے جولیا اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ جس طرح چاہیں اطمینان کر لیں"...... جولیا نے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ انہوں نے میک اپ کے لئے جو میٹریل استعمال کیا ہے وہ کسی بھی میک اپ واشر سے صاف نہیں ہو سکتا۔ اسے صرف سادہ پانی ہی صاف کر سکتا ہے اور پھر واقعی ایسا ہی ہوا اور ایک ایک کر کے ان سب کے چہرے چیک کئے گئے لیکن کسی کے چہرے پر بھی میک اپ ظاہر نہ ہوا۔

"کیا آپ لوگ آسٹان سے آئے ہیں"...... پولیس آفیسر نے جولیا سے پوچھا۔

"جی ہاں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم معذرت خواہ ہیں۔ ہمیں غلط فہمی ہو گئی تھی۔ دراصل آپ لوگوں کے قدوقامت ہمیں بتائے گئے تھے اور تعداد بتائی گئی تھی اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ آپ انتہائی خطرناک لوگ ہیں

اور آستان میں آپ نے کوئی بڑی واردات کی ہے اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ آپ چونکہ میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے آپ کسی بھی حلیئے میں ہو سکتے ہیں"...... اس بڑے آفیسر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس نے آپ کو یہ اطلاع دی ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آستان کے پولیس کمشنر نے۔ میں یہاں نارکا کا پولیس کمشنر ہوں۔ میرا نام رابرٹ ہے"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

"ہمارے قدوقامت اور تعداد کے مطابق تو اور بھی گروپ آتے جاتے رہتے ہوں گے کیا آپ سب کو اسی طرح چیک کریں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ جس اسٹیمر سے آپ آئے ہیں اس اسٹیمر کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ بہرحال آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ اس تکلیف کے لیے میں معذرت خواہ ہوں۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو آپ کلیم داخل کرا دیں آپ کو باقاعدہ ہرجانہ ادا کر دیا جائے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"شکریہ۔ ہمیں کوئی ہرجانہ نہیں چاہئے۔ آپ کی معذرت ہی کافی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"آپ نے کہاں جانا ہے۔ میں آپ کو وہاں پہنچا دیتا ہوں"۔ پولیس آفیسر نے کہا۔

"ظاہر ہے ہم کسی ہوٹل میں ہی ٹھہریں گے۔ آپ یہ بتا دیں کہ

یہاں کا سب سے اچھا ہوٹل کون سا ہے"...... جولیا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل گرانڈ یہاں کا سب سے مشہور اور اچھا ہوٹل ہے۔ لیکن مہنگا ہے"...... پولیس آفیسر نے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہوٹل اچھا ہونا چاہئے۔ بس"...... جولیا نے کہا۔

"تو آئیے۔ پہلے ایک پیگ پی لیجئے پھر میں آپ کو کاروں میں وہاں پہنچا دیتا ہوں بلکہ میں ہوٹل گرانڈ کے مینجر کو بھی کہہ دوں گا کہ وہ آپ سے رعایت کر دے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"شکریہ۔ ہم بہرحال فوری یہاں سے جانا چاہتے ہیں۔ آپ تکلیف نہ کریں۔ ہم ٹیکسیوں میں چلے جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ جیسے آپ کی مرضی"...... رابرٹ نے کہا اور پھر مارٹن کی طرف مڑ گیا۔

"انہیں ہیڈ کوارٹر سے باہر چھوڑ آؤ"...... رابرٹ نے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... مارٹن نے کہا۔

"آئیے سر"...... مارٹن نے اس بار بڑے نرم لہجے میں جولیا اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پولیس ہیڈ کوارٹر سے باہر پہنچ چکے تھے۔

"ہمارے متعلق اطلاع کس نے دی ہو گی"...... تنویر نے باہر آ

کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بڑی سیدھی سی بات ہے کہ ہمارا طیارہ کارکا نہیں پہنچا ہو گا تو انہوں نے معلوم کیا ہو گا تو انہیں پتہ چل گیا ہو گا کہ ہم کارکا کی بجائے آستان میں اتر گئے ہیں تو وہاں ہماری تلاش کی گئی ہو گی اور انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم ہوٹل میں گئے ہیں وہاں چیکنگ ہوئی ہو گی تو ہم غائب ہوں گے۔ چونکہ اسٹیمر سے ہی وہاں سے کارکا آیا جا سکتا تھا اس لئے وہ گھاٹ پر پہنچ گئے لیکن ان کے وہاں پہنچنے تک اسٹیمر روانہ ہو چکا تھا۔ وہاں انہوں نے ہمارے حلیئے بتا کر معلومات حاصل کی ہوں گی لیکن انہیں بتایا گیا ہو گا کہ ایسے حلیوں اور لباسوں والے افراد اسٹیمر پر روانہ نہیں ہوئے تو وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ ہم نے میک اپ کر لئے ہیں اور لباس بھی تبدیل کر لئے ہیں اس لئے انہوں نے وہاں سے یہاں پولیس کو ہمارے قدوقامت اور تعداد کے بارے میں اطلاع دی ہو گی"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہاں کی اور آستان کی پولیس ان کے انڈر کام کر رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ ظاہر ہے۔ ویسے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے پولیس کو اس لئے استعمال کیا ہو کہ ہم کوئی حرکت نہ کریں۔ یہ تو ہمارے میک اپ چیک نہیں ہو سکے ورنہ تو لامحالہ ہم پکڑے گئے تھے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

" مس جولیا ہماری نگرانی اب بھی ہو رہی ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ سب پولیس ہیڈ کوارٹر سے نکل کر پیدل ہی چل رہے تھے کیونکہ انہیں ابھی تک کوئی خالی ٹیکسی نہ ملی تھی۔

" کون۔ پولیس والے کر رہے ہیں"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" نہیں چار عام سے آدمی ہیں لیکن ان کا انداز بے حد ماہرانہ ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمیں براہ راست عمران کے پاس نہیں جانا چاہئے"...... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑا سا آگے جانے کے بعد جب انہیں ایک چار منزلہ ہوٹل نظر آیا جس کے باہر لگی ہوٹل کا بورڈ موجود تھا تو وہ اس ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک کمرے میں اکٹھے موجود تھے۔

" یہاں سے فون کیا جائے"...... جولیا نے کہا اور ابھی اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے کمرے میں ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند ہو گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے ان کے ذہن اس طرح بند ہو گئے جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح جولیا کے ذہن میں بھی روشنی چمکی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی

پھیلتی چلی گئی۔ جولیا کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور پھر جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ہوٹل کے کمرے کی بجائے ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں کرسی پر رسی سے بندھی ہوئی بیٹھی ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے اور وہ سب ہوش میں آنے کے عمل سے گزر رہے تھے۔ ہال کمرے میں کوئی آدمی موجود نہیں تھا اور ہال کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"۔۔۔ صفدر نے ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"شیڈاگ کی قید میں ہی ہوں گے اور کہاں ہو سکتے ہیں"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن اس کے ہاتھ علیحدہ رسی سے بندھے ہوئے تھے اور جسم کے گرد علیحدہ رسی بندھی ہوئی تھی جس کی گانٹھ ظاہر ہے کہ کرسی کی پشت کی دوسری طرف ہو گی جبکہ ہاتھ اندر تھے۔ اس لئے سوائے پیروں کے جن کا زور لگا کر وہ رسی ڈھیلی کرے اور کوئی طریقہ ان سے آزادی کا نہ تھا۔

"عمران صاحب نے جس طرح بلیڈز اپنے ناخنوں میں فٹ کرائے ہوئے ہیں اگر ہم بھی کرا لیتے تو اس وقت کام آتے"۔ اچانک صالحہ کی آواز سنائی دی۔

"پوری ٹیم نے بلیڈز لگوائے تھے لیکن ہم ان کے عادی نہیں ہو

سکے اس لئے اتروا دیئے"۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"مس جولیا۔ میں نے ہاتھ تو کھول لئے ہیں"۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کس طرح"۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"گانٹھ میری انگلیوں میں آ گئی تھی"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تم نے وہ کڑا کیوں اتار دیا ہے جس میں بلیڈ تھے"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"ایک بار ایک آدمی غلطی سے مارا گیا تھا حالانکہ اسے زندہ پکڑنا ضروری تھا لیکن بازو کے جھٹکے سے غلط وقت پر بلیڈز نکل آئے تھے اور میں نے اس آدمی کی گردن پر وار کیا تھا کہ وہ بے ہوش ہو جائے لیکن اس کی گردن ہی کٹ گئی تھی اور اس کے مر جانے سے خاصا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا اس لئے میں نے اسے اتار دیا تھا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا البتہ اس دوران وہ بازو رسیوں کی سائیڈوں سے نکال کر انہیں کرسی کی پشت پر لے گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے جسم کے گرد رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں لیکن اس لمحے دروازے کے باہر قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے بازو اٹھا کر واپس اپنی سائیڈوں میں رکھ لئے۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو لحیم شحیم آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کے دونوں کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں جبکہ

دوسرے کے صرف ایک کان میں بالی تھی۔ البتہ جولیا اور اس کے ساتھی انہیں دیکھ کر حیرت سے چونک پڑے کیونکہ وہ دونوں ایسی یونیفارم پہنے ہوئے تھے جیسے ہوٹل کے ویٹر اور سپروائزر پہنتے ہیں اور ان دونوں کے سینوں پر سپروائزر کے بیج بھی تھے لیکن ان کا جسمانی ڈیل ڈول اور ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ ان کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔

"تمہیں ہوش آگیا ہے دوستو۔ اب اپنے متعلق تفصیل بتا دو"۔ آنے والے نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ویسے ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا۔ وہ خالی ہاتھ تھے۔

"ہم سیاح ہیں لیکن تم لوگ کون ہو اور ہمیں یہاں کیوں باندھا گیا ہے"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم یہاں شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے آئے ہو اور اس وقت تم شیڈاگ کے ہی ایک اڈے میں موجود ہو اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام ٹرنر ہے اور میں اس اڈے کا انچارج ہوں"...... اس آدمی نے اسی طرح مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔ شاید وہ بولتا ہی اس انداز میں تھا جیسے مقابل اس کے سامنے سرے سے کوئی اہمیت ہی نہ رکھتا ہو یا وہ اسے کسی قسم کی کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار ہی نہ ہو۔

"کیا یہ شیڈاگ کسی ہوٹل یا کلب کا نام ہے"۔ اس بار صفدر

نے کہا تو ٹرنر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم لوگوں نے اب چونکہ زندہ واپس نہیں جانا۔ اس لئے تمہیں بتا دینے میں اب کوئی ہرج نہیں ہے۔ تم اس وقت لارڈ کلب کے نیچے ایک تہہ خانے میں ہو اور لارڈ کلب شیڈاگ کا اڈہ ہے۔ اوپر کلب ہے اور ہم آٹھ آدمی اوپر سپروائزرز کے روپ میں رہتے ہیں لیکن لارڈ کلب کی حفاظت ہم آٹھ افراد کے ذمے ہے اور ہم آٹھ افراد ہزار آدمیوں کو بھی ختم کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ ہمیں ٹارگٹس کہا جاتا ہے اور میں چیف ٹارگٹ ہوں۔ تمہارے بارے میں اطلاعات ملی تھیں کہ تم کارکا آرہے ہو لیکن پھر تمہارا طیارہ آستان اتر گیا۔ پھر تم اسٹیمر سے یہاں پہنچے۔ ہم نے پولیس کے ذریعے چیکنگ کرائی لیکن تم اوکے ثابت ہوئے لیکن تمہارے قدوقامت اور تمہاری تعداد وہی تھی۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ تمہیں یہاں لایا جائے اور پھر تماری ہڈیاں توڑ کر تم سے اصلیت اگلوائی جائے۔ چنانچہ لکی ہوٹل میں تمہیں بے ہوش کیا گیا اور پھر یہاں پہنچا دیا گیا اور میں اپنے ساتھی نمبر ٹو ٹارگٹ کے ساتھ یہاں آگیا ہوں۔ اب تم بتاؤ گے کہ تمہارے اور ساتھی کہاں ہیں"...... ٹرنر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اور ساتھی سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ ہم پانچ ہی آستان سے آئے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ ہمارا کوئی تعلق کسی پاکیشیا وغیرہ سے نہیں ہے۔ پولیس نے ہمارے میک اپ چیک کر لئے ہیں۔ ہم

واقعی سیاح ہیں تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر ہمیں غلط فہمی ہوئی ہے تو پھر تمہیں زندہ رکھنا حماقت ہے۔ اوکے"...... ٹرنر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ جیکب۔ ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔ اب صرف گن برداروں کا کام رہ گیا ہے"...... ٹرنر نے دروازے کے قریب رک کر اپنے ساتھی سے کہا اور پھر اس طرح جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے توقع ہو کہ یہ لوگ ابھی بول پڑیں گے لیکن جولیا سمیت سب خاموش رہے تو ٹرنر ایک جھٹکے سے مڑا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے جیکب بھی باہر چلا گیا۔ پھر دروازہ بند ہوتے ہی کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے دونوں بازو دوبارہ رسیوں سے باہر نکالے اور پھر برق رفتاری سے اس نے اپنے جسم کے گرد موجود رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ رسیوں سے آزاد ہوتے ہی وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے دروازے کو اندر سے بند کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور پھر اس نے سب سے پہلے جولیا کی کرسی کے عقب میں پہنچ کر رسی کی گانٹھ کھولی اور رسیاں ہٹانا شروع کر دیں پھر جب جولیا اٹھ کھڑی ہوئی تو اس نے اس کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ بھی کھول دیئے۔ اس کے بعد جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں نے مل کر باقی تینوں کو بھی انتہائی برق رفتاری سے رسیوں کی گرفت سے آزاد کرا لیا۔

عمران آسٹن سے ملاقات کر کے جیسے ہی ہوٹل میں اپنے کمرے میں واپس پہنچا کمرے کا دروازہ کھلا اور جوانا اندر آ گیا۔

"کیا ہوا۔ کیا کسی نے مارا ہے اور تم اچھے شریف بچوں کی طرح روتے ہوئے شکایت لگانے آئے ہو"...... عمران نے جوانا کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ جوانا کا چہرہ واقعی رونے والا ہو رہا تھا۔

"ماسٹر۔ میں واقعی آپ سے شکایت لگانے ہی آیا ہوں اور شکایت بھی آپ کی ہی ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں انصاف کی تلاش کہ جس کے خلاف شکایت ہو اسے ہی جا کر شکایت کی جائے تاکہ وہ واقعی انصاف کر سکے۔ نہ کسی گواہ کی ضرورت اور نہ کسی وکیل کی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر۔ شکایت یہ ہے کہ آپ نے یہاں آ کر مجھے کمرے میں بند

کر دیا ہے اور یہ میرے لئے زندگی کی سب سے بڑی سزا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارے کمرے کو باہر سے تالا لگا دیا گیا تھا"۔ عمران نے اسی طرح چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے واقعی بے پناہ حیرت ہو رہی ہو۔

"آپ کے کمرے کو تالا لگا ہوا تھا اس لئے ظاہر ہے میرے کمرے کو بھی تالا تھا"۔۔۔ جوانا نے بڑے لطیف انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب یہ کہ تم یہاں کی سیر کرنا چاہتے ہو تو جاؤ کرو۔ یہاں نائٹ کلب بھی ہیں اور ڈے کلب بھی۔ جوئے خانے بھی ہیں اور نیم عریاں لوگوں کے خصوصی پارک بھی"۔۔۔ عمران نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ جوانا اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"چانگ بول رہا ہوں جناب۔ یوگان سے"۔۔۔ دوسری طرف سے سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ چانگ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے ٹیم کے بارے میں"۔۔۔ عمران نے پوچھا تو چانگ نے کوٹھی کے ملبے کے نیچے ٹیم کے ممبران کے دب جانے، پھر ہسپتال پہنچنے اور وہاں سے ایئرپورٹ جانے اور چارٹرڈ

طیارے سے کارکا روانہ ہونے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"یعنی اب ہنگاموں نے کارکا کا رخ کر لیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن اب میں نے ان کا رخ موڑ دیا ہے"۔۔۔ چانگ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور چانگ نے جواب میں ایئرپورٹ پر شیڈاگ کے آدمیوں کے پہنچنے اور چارٹرڈ طیارے کے کارکا روانہ ہونے اور پھر کارکا میں اپنے آدمیوں کو ایئرپورٹ پر جانے کی کال تک کی تمام تفصیلی رپورٹ بتا دی۔

"چنانچہ میں نے طیارے میں فون کر کے انہیں بتا دیا اور انہیں کہہ دیا کہ وہ کارکا کی بجائے آستان چلے جائیں۔ چنانچہ طیارہ آستان چلا گیا۔ اب وہ آستان سے کارکا آئیں گے"۔ چانگ نے کہا۔

"وہ کب آستان پہنچے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"تقریباً پانچ گھنٹے پہلے کی بات ہے"۔۔۔ چانگ نے جواب دیا۔

"لیکن تم فون اب کر رہے ہو"۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"میں نے بار بار فون کیا لیکن آپ کا کمرہ لاکڈ بتایا جاتا رہا"۔ چانگ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ آستان سے کارکا کا فاصلہ کتنا ہے"۔۔۔ عمران نے اس

بار قدرے نرم لہجے میں پوچھا۔

"اسٹیمر سے سفر ممکن ہے اور اسٹیمر وہاں سے ہر ایک گھنٹے بعد چلتا ہے۔ اسٹیمر کا دو گھنٹوں کا فاصلہ ہے"...... چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہاں آستان پہنچ کر انہوں نے تم سے کوئی رابطہ کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں اور نہ میں وہاں رابطہ کر سکتا ہوں۔ بہرحال وہ کارکا ہی پہنچیں گے اور جناب ایک اور بات کا مجھے ابھی ابھی علم ہوا ہے کہ کارکا کا پولیس چیف کمشنر رابرٹ بھی شیڈاگ کا خاص آدمی ہے اور ایئرپورٹ پر بھی انہوں نے پولیس کے آدمی تعینات کئے تھے جو ٹیم کے ممبران کو اپنے ہیڈ کوارٹر لے جاتے اور پھر وہاں ان کی چیکنگ ہوتی اس لئے ہو سکتا ہے کہ اب بھی پولیس ہی انہیں چیک کرے"...... چانگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فکر مت کرو۔ یہ لوگ پولیس کے بس کے نہیں ہیں۔ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہاں تو تم پھر کہاں سیر کرنے جا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ پھر چاہے کسی قبرستان میں ہی کیوں نہ پہنچ جائیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا"...... جوانا نے جواب

دیا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اوکے۔ پھر تیار ہو جاؤ ٹارگٹس ہٹ کرنے کے لئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ مجھے یہ ٹارگٹس بتا دیں پھر دیکھیں یہ کیسے ہٹ ہوتے ہیں"۔ جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹارگٹس کی تعداد آٹھ ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ انسان ہیں"۔ عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہی پیشہ ور قاتلوں جیسا کام کرنا ہو گا"۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تفصیل سن لو۔ میں نے ایک آدمی سے شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور مجھے بتایا گیا ہے کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر یہاں سے کچھ فاصلے پر سمندر میں موجود ایک ٹاپو کے نیچے بنایا گیا ہے اور اس کی حفاظت انتہائی سختی سے کی جاتی ہے البتہ ایک آبدوز آنے جانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور اس آبدوز کے بغیر کوئی بھی اس ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتا اور یہاں کارکا کے شمال مغرب میں ایک کلب ہے جس کا نام لارڈ کلب ہے یہ کلب شیڈاگ کا سب سے اہم اڈا ہے۔ اوپر تو عام سے بدمعاشوں کا اور زیر زمین دنیا کے افراد کا کلب ہے جبکہ اس کلب کے نیچے تہہ خانوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ یہ آبدوز سمندر کے اندر سے ہی

اس کلب کے نیچے پہنچتی ہے اور وہیں سے ہی واپس چلی جاتی ہے جبکہ ان تہہ خانوں میں جانے کا راستہ اس کلب میں صرف آٹھ آدمی جانتے ہیں جنہیں ٹارگٹس کہا جاتا ہے۔ یہ ٹارگٹس بظاہر سپروائزروں کے روپ میں کلب میں گھومتے رہتے ہیں لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ مارشل آرٹ کے بہترین ماہر، بہترین نشانہ باز، انتہائی جی دار لڑاکے اور انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے اس کلب میں حفاظت کا کام صرف یہ لوگ کرتے ہیں ان کی پہچان یہ ہے کہ ان کے چیف ٹارگٹ کے دونوں کانوں میں سونے کی بالیاں ہیں اور باقی سات ٹارگٹس کے ایک ایک کان میں سونے کی بالی ہوتی ہے۔ یہ ہر مشکوک آدمی کو ایک لمحے میں غائب کر دیتے ہیں اور پھر اس کی لاش تک نہیں ملتی۔ میں نے تو یہ سوچا تھا کہ ٹیم کے ممبران آ جائیں تو پھر سب مل کر وہاں ریڈ کریں اور وہاں سے آبدوز حاصل کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں لیکن اب چانگ کی کال آنے کے بعد ان کا فوری یہاں پہنچنے کا سکوپ ختم ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے انہیں بتا دیا گیا ہو گا کہ کارکا میں ان کی نگرانی کا انتظام کیا گیا ہے اس لئے وہ اب ایک دو روز وہاں رہ کر ہی آئیں گے تاکہ نگرانی ختم ہو سکے اور یقیناً جولیا نے مجھے کال کیا ہو گا لیکن چونکہ میں اس آدمی سے معلومات حاصل کرنے گیا ہوا تھا اس لئے بات نہ ہو سکی ہو گی۔ اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ان کے آنے سے پہلے ہی ہم دونوں مشن مکمل کر لیں"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن ماسٹر۔ کیا یہ ضروری ہے کہ آبدوز اس وقت بھی وہاں موجود ہو گی"...... جوانا نے کہا۔

" نہیں ہو گی تو اسے منگوایا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھے لارڈ کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" جناب۔ آپ سیاح ہیں"...... اچانک ٹیکسی ڈرائیور نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو جناب۔ لارڈ کلب میں آپ کو انتہائی محتاط رہنا ہو گا میں آپ کی ہمدردی میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ وہاں کے اصول و ضوابط انتہائی سخت ہیں۔ اگر وہاں آپ سے کوئی بھی لڑ پڑے تو آپ نے اس سے نہیں لڑنا کیونکہ لڑنے والے پھر دوبارہ نظر نہیں آتے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

" ظاہر ہے مار کھانے کے بعد وہ دوبارہ وہاں کیوں جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس کی لاش بھی غائب کر دی جاتی ہے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا۔

" اوہ۔ لیکن ایسا کون کرتا ہے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ٹیکسی ڈرائیور کی باتوں میں پوری دلچسپی لے رہا ہو۔

"جناب۔ وہاں کی حفاظت چند ایسے لوگ کرتے ہیں جن کے سامنے کوئی ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور پولیس تو ان کی اپنی زرخرید ہے اس لئے سرے سے پولیس وہاں داخل ہی نہیں ہوتی چاہے سینکڑوں لاشیں کیوں نہ گر جائیں"۔ ٹیکسی ڈرائیور اپنی کلاس کے مطابق خاصا باتونی ثابت ہو رہا تھا۔

"پھر تو وہاں کوئی بھی نہ جاتا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہاں تو زیادہ لوگ جاتے ہیں کیونکہ ایک تو وہاں ہر چیز ملتی ہے دوسرا وہاں کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہیں ہوتا"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی لارڈ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ عمران اور جوانا نیچے اترے۔ جوانا نے ٹیکسی ڈرائیور کو پیمنٹ کی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ ہوٹل کا رقبہ بے حد وسیع و عریض تھا لیکن عمارت ایک منزلہ تھی البتہ اس کا ہال کسی بڑے سے ہوٹل سے بھی بڑا تھا اور عمران نے دیکھا کہ اتنا بڑا وسیع ہال عورتوں اور مردوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جس میں زیادہ تعداد سیاحوں کی تھی البتہ وہاں زیرزمین دنیا کے افراد بھی خاصی تعداد میں نظر آ رہے تھے۔ ہال کے چاروں کونوں میں کاؤنٹر بنے ہوئے تھے اور ہر کاؤنٹر پر چار چار لڑکیاں تقریباً نہ ہونے کے برابر لباس پہنے موجود تھیں اور انتہائی تیزی سے سروس میں مصروف تھیں۔ ویٹرز بھی نیم عریاں

اور جوان لڑکیاں تھیں۔ ہال میں موجود افراد کھلے عام ان ویٹرسوں سے چھیڑ خانی کر رہے تھے لیکن ویٹرس کسی بات کا برا نہ منا رہی تھیں۔ وسیع و عریض ہال منشیات کے انتہائی غلیظ دھوئیں سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ وہاں ہر وہ حرکت انتہائی آزادی سے کی جا رہی تھی جس کا تصور شاید مشرقی ممالک میں کیا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ عمران کی تیز نظریں ہال میں گھومتے پھرتے سپروائزروں کو چیک کرنے میں مصروف تھیں لیکن وہاں موجود کسی بھی سپروائزر کے کان میں کوئی بالی نظر نہ آ رہی تھی۔

"آیئے جناب۔ میں آپ کی خالی میز تک رہنمائی کرتا ہوں"۔ اچانک ایک سپروائزر نے قریب آ کر کہا۔

"کیا اس ہال کے علاوہ اور ہال بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ادھر سپیشل ہال ہے"...... سپروائزر نے جواب دیا۔

"تو پھر وہاں چلو"...... عمران نے کہا تو سپروائزر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ انہیں ایک راہداری سے گزار کر ایک اور بڑے ہال میں لے آیا۔ یہ ہال گو خاصا بڑا تھا لیکن اس پہلے ہال سے بہرحال چھوٹا ہی تھا۔ یہاں زیر زمین افراد کی تعداد زیادہ تھی۔ سیاح عورتوں اور مردوں کی تعداد تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔ شاید یہاں کے ریٹس پہلے والے ہال سے بہت زیادہ تھے اس لئے سیاح ادھر کا رخ نہ کرتے تھے البتہ یہاں داخل ہوتے ہی عمران نے ایک بالی پہنے ہوئے آدمی کو دیکھ لیا تھا وہ انتہائی لحیم شحیم اور انتہائی ٹھوس جسم کا مالک تھا۔

اس نے بھی کلب کی یونیفارم پہن رکھی تھی جو جینز کی پتلون اور سرخ شرٹ پر مبنی تھی۔ اس کے سینے پر بھی سپروائزر کا بیج تھا اور وہ ایک بڑے کاؤنٹر کے ساتھ سینے پر ہاتھ باندھے خاموش کھڑا ہوا تھا لیکن عمران اور جوانا جیسے ہی اندر داخل ہوئے وہ انہیں دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران ایک خالی میز کی طرف بڑھنے لگا۔ جوانا بھی اس کے پیچھے تھا اور پھر یہ دونوں وہاں جا کر بیٹھے ہی تھے کہ وہی لحیم شحیم آدمی تیزی سے چلتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔

"میں مداخلت کی معافی چاہتا ہوں۔ کیا آپ ماسٹر کلرز کے جوانا ہیں"...... اس آدمی نے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم نے مجھے کیسے پہچان لیا"...... جوانا نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو اس وقت سے جانتا ہوں جب آپ ماسٹرز کلرز میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ میں زرشاک ہوں گریٹ جونی کا بیٹا"۔ اس آدمی نے کہا تو جوانا بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم گریٹ جونی کے بیٹے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ تو میرا استاد تھا۔ تم شاید چھوٹے تھے اس وقت۔ ویری گڈ۔ آؤ میں تمہیں اپنے ماسٹر سے ملواتا ہوں"...... جوانا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر۔ کیا مطلب"...... زرشاک نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ ماسٹر ہیں مائیکل۔ اب میں ان کا باڈی گارڈ ہوں"۔ جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ جوانا نے واقعی عقلمندی کا ثبوت دیا تھا کہ عمران کا اصل نام نہ لیا تھا ورنہ عمران کو خطرہ تھا کہ کہیں جذبات میں آ کر وہ اس کا اصل نام ہی نہ بتا دے۔

"آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ آئیے ادھر ایک ویری سپیشل ہال میں آ جائیے"...... زرشاک نے کہا۔

"تو کیا ایک ویری سپیشل ہال بھی ہے"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ آئیے"...... زرشاک نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر وہ زرشاک کی رہنمائی میں چلتے ہوئے ایک تیسرے ہال میں پہنچے۔ یہ پہلے دونوں ہالوں سے گو چھوٹا تھا لیکن اسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا اور یہاں البتہ بیٹھنے والوں میں ایسے سیاح تھے جو انتہائی معزز آدمی تھے۔ ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ لیکن یہاں کسی قسم کا کوئی ہنگامہ نہ تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس کے پیچھے دو نیم عریاں لڑکیاں موجود تھیں البتہ کاؤنٹر کے قریب ایک اور لحیم شحیم آدمی موجود تھا جس کے کان میں بھی بالی تھی۔ اس کے جسم پر یونیفارم تھی اور اس کے سینے پر بھی سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

"آپ بیٹھیں۔ میں یونیفارم اتار کر آ رہا ہوں"...... زرشاک نے کہا اور پھر مڑ کر وہ اس سپروائزر کے پاس گیا۔ اس سے کچھ کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ایک راہداری میں گھستا چلا گیا۔ عمران جوانا کے

ساتھ ایک کونے میں بیٹھ گیا۔

"ماسٹر۔ یہ زرشاک بھی شاید ٹارگٹس میں شامل ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کی تمہارے ساتھ واقفیت سے میں فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ آبدوز یہاں موجود ہے یا نہیں اور اگر موجود نہیں ہے تو کب آئے گی"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ویٹرس نے انتہائی قیمتی شراب کی بوتلیں ان کی میز پر رکھیں۔

"سوری۔ ہم دونوں نے ڈاکٹر کے سامنے حلف اٹھایا ہوا ہے کہ ہم شراب نہیں پئیں گے کیونکہ شراب پیتے ہی ہمارے اندر وحشت جاگ اٹھتی ہے اس لئے جوس لے آؤ"...... عمران نے ویٹرس سے کہا تو ویٹرس انہیں اس طرح حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی شراب بھی چھوڑی جا سکتی ہے لیکن بہرحال وہ بوتلیں ٹرے میں رکھے واپس چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد زرشاک عام لباس میں وہاں آیا۔ اس دوران ویٹرس انہیں جوس کے بڑے ڈبے دے گئی تھی۔

"ارے کیا مطلب۔ جوس"...... زرشاک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اور ماسٹر دونوں نے شراب چھوڑ دی ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو زرشاک اس طرح آنکھیں پھاڑ کر جوانا کو

دیکھنے لگا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"شراب چھوڑ دی اور تم نے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"۔ زرشاک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زرشاک یہ بتاؤ کہ تم نے کان میں بالی کیوں پہن رکھی ہے۔ کاؤنٹر کے قریب سپروائزر کے کان میں بھی بالی موجود ہے کیا یہ بھی یونیفارم کا حصہ ہے"...... عمران نے اچانک مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں"...... یہ ہمارے ایک خاص گروپ کی نشانی ہے"۔ زرشاک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ تو تم ٹارگٹس میں شامل ہو"۔ عمران نے کہا تو زرشاک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آپ کو کیسے یہ بات معلوم ہوئی۔ کس نے بتایا ہے آپ کو"...... زرشاک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارا تعلق شیڈاگ سے ہے اور لارڈ کلب شیڈاگ کا سب سے اہم اڈا ہے اور اس کے نیچے تہہ خانوں کا جال پھیلا ہوا ہے اور شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر جو ایک ٹاپو کے نیچے ہے وہاں سے آبدوز یہاں نیچے براہ راست آتی ہے"...... عمران نے کہا تو زرشاک بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے کے عضلات

اس طرح لرز رہے تھے جیسے وہ کسی خوفناک زلزلے کی زد میں آیا ہوا ہو۔ اس کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو رہی تھیں۔

"ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ جوانا آئی ایم سوری۔ اب تمہارا ماسٹر یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکتا البتہ تم جا سکتے ہو"۔ زرشاک نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کاؤنٹر کے قریب موجود ٹارگٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"ماسٹر"...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ اپنے استاد کے بیٹے پر رحم آ رہا ہے کیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ماسٹر۔ آپ کے مقابل گریٹ جونی خود بھی ہوتا تو میں اسے زندہ نہ چھوڑتا۔ یہ تو بہرحال اس کا بیٹا ہے"...... جوانا نے جواب دیا اور اسی لمحے زرشاک اس دوسرے سپروائزر کے ساتھ ان کے قریب پہنچ گئے۔

"چلو اٹھو اور ہمارے ساتھ آؤ۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں اپنے چیف کے سامنے پیش کریں۔ یہ فیصلہ چیف کرے گا"۔ ساتھ آنے والے سپروائزر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں مجبور ہوں جوانا۔ تمہارا ماسٹر ایسے راز سے واقف ہے جس کی سزا انتہائی بھیانک ہے"...... زرشاک نے معذرت آمیز لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم فکر مت کرو زرشاک۔ جو بھی ہو گا تمہارے سامنے ہی ہو گا۔

آؤ چلیں"...... جوانا نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کے ساتھ چلتے ہوئے اس ہال سے نکلے اور ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ انتہائی شاندار انداز میں آفس کے طور پر سجایا ہوا تھا اور ایک بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک لحیم شحیم آدمی بیٹھا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے مندمل شدہ بے شمار نشانات تھے اور جسمانی طور پر وہ بے حد جاندار اور پھرتیلا نظر آ رہا تھا۔ اس کے دونوں کانوں میں بالیاں تھیں۔

"کیا ہوا۔ کون ہیں یہ"...... اس نے حیرت بھرے انداز میں عمران اور جوانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"چیف۔ یہ جوانا ایکریمیا کی سب سے خوفناک اور پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن اور میرے باپ گریٹ جونی کا شاگرد ہے اور یہ اس کا ماسٹر ہے۔ جوانا اس ماسٹر کا باڈی گارڈ ہے۔ یہ دونوں کلب میں آئے تو میں نے جوانا کو پہچان لیا اور پھر میں ان دونوں کو سپیشل ہال میں لے آیا۔ پھر میں نے یونیفارم اتاری اور ان کے ساتھ جا بیٹھا تو اس ماسٹر نے جس کا نام مائیکل بتایا گیا ہے انتہائی حیرت انگیز باتیں شروع کر دیں"...... زرشاک نے تیز لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔

"کیسی باتیں"...... اس چیف ٹارگٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو زرشاک نے وہ ساری باتیں بتا دیں جو عمران نے اس سے

کی تھیں۔ یہ سنتے ہی وہ چیف بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا مطلب۔ کون ہے یہ۔ اسے کیسے پتہ چل گیا"...... اس چیف کی آنکھوں میں غصے کی شدت سے جیسے شعلے بھڑکنے لگے۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ چیف ٹارگٹ صاحب۔ بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اطمینان سے خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ تمہیں جرأت کیسے ہوئی بغیر اجازت بیٹھنے کی"...... چیف نے یکلخت چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جوانا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چیف بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"ماسٹر کے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے والا دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ سمجھے۔ اس بار زرشاک کی وجہ سے میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ آئندہ ایسا کیا تو ریشہ ریشہ علیحدہ کر دوں گا"۔ جوانا نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ مجھ پر ٹرنر پر۔ چیف ٹارگٹ پر۔ اوہ۔ اوہ"...... اس چیف نے جس کا نام ٹرنر تھا ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ابھی تک اس بات پر یقین نہ آرہا ہو کہ اس پر بھی کوئی ہاتھ اٹھا سکتا ہے۔

"سنو ٹرنر۔ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تم سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے وہ ہو جائیں پھر اس کے بعد تمہارا جو جی

چاہے کرتے رہنا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"زرشاک"...... ٹرنر نے عمران کی بات پر توجہ دینے کی بجائے کھولتے ہوئے لہجے میں زرشاک سے مخاطب ہو کر کہا

"یس چیف"...... زرشاک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کی بوٹیاں اڑا دو۔ یہ میرا حکم ہے"...... ٹرنر نے کہا۔

"ارے لڑنا ہے تو تم خود لڑو۔ اس بچے کو کیوں سامنے لا رہے ہو۔ تھوڑا تم نے کھایا ہے اور مرا اس بچے کو رہے ہو۔ یہ بھینس جیسا جسم کیا کھانے کے لئے پال رکھا ہے تم نے"...... جوانا نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا تو ٹرنر اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم میں لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ آ گیا ہو۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم ٹرنر کا مذاق اڑاؤ۔ ٹرنر کو چیلنج کرو۔ اب تمہاری ہڈیاں میں ہی توڑوں گا"...... ٹرنر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا دایاں ہاتھ جھٹکا تو عمران اور جوانا ان دونوں کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے ان کی ناک سے کوئی چیز ٹکرائی ہو اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے ذہن یکلخت گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

جولیا اور اس کے ساتھی ابھی رسیوں سے آزاد ہوئے ہی تھے کہ اچانک کمرے کے دروازے کے باہر قدموں کی آواز سنائی دی تو صفدر نے تیزی سے آگے بڑھ کر دروازے کی چٹخنی آہستہ سے اتار دی اور پھر وہ سب دروازے کی سائیڈوں میں دیواروں کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہوگئے۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ صفدر اور تنویر ان پر بھوکے چیتوں کی طرح جھپٹ پڑے۔ دوسرے لمحے ان دونوں کے حلق سے چیخیں نکلیں اور وہ چیختے ہوئے اچھل کر سامنے کرسیوں سے ٹکرا کر نیچے گرے ان دونوں کی مشین گنیں اب صفدر اور تنویر کے ہاتھوں میں تھیں اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ تنویر نے مشین گن ہاتھ میں آتے ہی ٹریگر دبا دیا تھا۔

"اوہ۔ یہ کیا کیا تم نے۔ ہم ان سے پوچھ گچھ کرتے"۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھوڑو اس پوچھ گچھ کو۔ آؤ"...... تنویر نے کہا اور پھر مشین گن پکڑے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے سے باہر نکل گیا۔ ظاہر ہے اب اس کے ساتھیوں کو بھی اس کی پیروی کرنی تھی۔ صفدر بھی مشین گن پکڑے اس کے ساتھ تھا جبکہ باقی ساتھی ان کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ وہ سب خالی ہاتھ تھے اور پھر اس راہداری کا اختتام ایک بڑے کمرے میں ہوا جہاں چھ مسلح افراد موجود تھے۔ وہ حیرت بھری نظروں سے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے اور انہیں سمجھ نہ آرہی تھی کہ آنے والے کون ہیں کیونکہ یہ بات تو ان کے تصور میں بھی نہ ہو سکتی تھی کہ بندھے ہوئے بھی رہا ہو سکتے ہیں اور ان کی اسی حیرت سے تنویر نے فائدہ اٹھایا۔ دروازے میں داخل ہوتے ہی اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرے میں موجود چھ کے چھ مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ تنویر نے اس وقت تک ٹریگر سے ہاتھ نہ ہٹایا تھا جب تک کہ تڑپنے والے ساکت نہ ہوگئے۔

"آؤ"...... ان سب کے ساکت ہوتے ہی تنویر نے ٹریگر سے انگلی ہٹاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ان لاشوں کو پھلانگتے ہوئے کمرے کی دوسری دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اب باقی ساتھیوں نے لاشوں کے ساتھ پڑی ہوئی مشین گنیں اٹھائی تھیں۔

دروازے کی دوسری طرف ایک بار پھر راہداری تھی ابھی وہ راہداری کے درمیان پہنچے ہی تھے کہ یکلخت سرر کی آواز کے ساتھ ان کے سامنے زمین سے چھت تک ٹھوس دیوار آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی ان کے عقب میں بھی ایسا ہی ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی سنبھلتا اچانک چھت سے دودھیا رنگ کا دھواں بند جگہ میں پھیلتا چلا گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار اپنے سانس روک لئے لیکن یہ گیس اس قدر تیز اور طاقتور تھی کہ ان کی یہ کوشش رائیگاں چلی گئی اور وہ سب ٹیڑھے میڑھے ہو کر زمین پر گرتے چلے گئے اور ان کے ذہن تاریک پڑتے چلے گئے۔

ٹرنر اپنے آفس کی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے دو ٹارگٹ مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے۔ ٹرنر نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹرنر کالنگ۔ اوور"...... ٹرنر نے تیز لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"سر چیف سے بات کرائیں۔ اوور"...... ٹرنر نے کہا۔

"یس جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں لارڈز کلب سے چیف ٹارگٹ بول رہا ہوں۔ ہمیں یوگان سے اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایک چارٹرڈ طیارے سے کارکا پہنچ رہے ہیں۔ میں نے پولیس چیف کو حکم دے دیا ہے کہ وہ ایئرپورٹ پر پولیس کارروائی کے تحت ان لوگوں کو لے جائے اور پھر انہیں ہلاک کر دے لیکن ان کا طیارہ کارکا کی بجائے آستان جزیرے پر اتر گیا جس پر میں نے پولیس چیف کو گھاٹ پر تعینات کر دیا۔ وہاں مطلوبہ تعداد اور قدوقامت کے حامل پانچ افراد کا گروپ چیک کیا گیا ہے جن میں دو عورتیں تھیں۔ پولیس انہیں پولیس ہیڈکوارٹر لے گئی۔ وہاں ان کی تلاشی لی گئی۔ ان کے میک اپ چیک کئے گئے لیکن ان کے میک اپ صاف نہ ہو سکے اور مجبوراً انہیں رہا کر دیا گیا۔ مجھے اطلاع ملی تو میں نے حکم دے دیا کہ انہیں اغوا کر کے لارڈ کلب کے بلیک روم میں پہنچا دیا جائے۔ میں خود ان کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ انہیں وہاں پہنچا دیا گیا اور کرسیوں پر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ میں وہاں گیا اور ان سے بات چیت کی لیکن مجھے احساس ہوا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو ہمیں مطلوب تھے اس لئے میں واپس آفس آ گیا اور میں نے کلنگ سیکشن کو حکم دے دیا کہ انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے اور ان کی لاشیں گٹروں میں پھینک دی جائیں لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ وہ سب انتہائی حیرت انگیز طور پر رہا ہو گئے ہیں اور انہوں نے کلنگ سیکشن کے تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے تو میں چونک پڑا۔ میں نے ان کو سپیشل راہداری

میں پابند کر کے بے ہوش کر دیا اور پھر انہیں زیرو روم میں دیوار کے ساتھ فولادی راڈز میں جکڑ دیا گیا ہے۔ میں ابھی ان سے پوچھ گچھ کے لئے جانے ہی والا تھا کہ میرے دو ٹارگٹس دو آدمیوں سمیت میرے آفس میں آئے۔ ان میں سے ایک ایکریمی نیگرو تھا جس کا نام جوانا بتایا گیا تھا اور وہ ایکریمیا کی مشہور زمانہ پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن تھا۔ اس کے ساتھ ایک ایکریمی نوجوان تھا جسے وہ ماسٹر کہہ رہا تھا۔ انہوں نے میرے ایک ٹارگٹ سے شیڈاگ کے بارے میں اور شیڈاگ کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں ایسی باتیں کیں جیسے وہ اس بارے میں سب کچھ جانتے ہوں۔ چنانچہ انہیں میرے آفس لایا گیا۔ میں نے ان سے باتیں کیں تو مجھے بھی وہ مشکوک لگے چنانچہ میں نے انہیں بے ہوش کر دیا اور انہیں زیرو روم میں پہنچا دیا۔ اس ماسٹر کلرز والے نیگرو کے سلسلے میں جب میں نے عالمی سطح کی ایک معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی سے معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ آدمی جس کا نام جوانا ہے۔ پاکیشیا کے ایک انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کا ساتھی ہے اور یہ علی عمران کو ماسٹر کہتا ہے جس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ یہ دونوں بھی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ اب یہ سب زیرو روم میں راڈز میں جکڑے ہوئے اور بے ہوش موجود ہیں۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کی ہے کہ کیا آپ ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہیں گے یا انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ اوور"۔ ٹرنر نے مؤدبانہ لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"علی عمران تمہارے قابو میں آ چکا ہے۔ اوور"...... جم اسکاٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یس چیف۔ اوور"...... ٹرنر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ سنو۔ یہ سب انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں اور یہ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے مشن پر نکلے ہوئے ہیں۔ تم ایک لمحہ ضائع کئے بغیر انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ یہ میرا حکم ہے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... ٹرنر نے کہا۔

"ان کی ہلاکت کے بعد تم نے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دینی ہیں اور سنو۔ ان سے لڑنے کی حماقت نہ کرنا۔ یہ انتہائی خطرناک لڑاکے ہیں ایسا نہ ہو کہ تم اور تمہارے ٹار گٹس ان سے شکست کھا جائیں۔ تم بس بندھے ہوئے اور بے ہوشی کی حالت میں ہی ان کا خاتمہ کر دو۔ اٹ از مائی آرڈر۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ لیکن جم اسکاٹ کی بات سن کر ٹرنر اور سامنے کھڑے ہوئے دونوں ٹار گٹس کے چہرے غصے کی شدت سے پھڑکنے لگ گئے تھے کیونکہ جم اسکاٹ نے لڑائی میں ان کی شکست کی بات کی تھی۔ حالانکہ ان ٹار گٹس کے متعلق پوری دنیا جانتی تھی کہ لڑائی میں ٹار گٹس اور خاص طور پر چیف ٹار گٹ ناقابل تسخیر ہے۔ آج تک دنیا کا بڑے سے بڑا لڑاکا بھی ان کے سامنے چند لمحے نہیں ٹھہر سکا تھا۔ اس کے باوجود سر چیف انہیں کہہ رہا تھا کہ وہ انہیں

شکست دے دیں گے لیکن ظاہر ہے کہ وہ سر چیف کو کچھ نہ کہہ سکتے تھے اس لئے غصہ آ جانے کے باوجود وہ صرف ہونٹ بھینچ کر ہی رہ گئے۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... ٹرنر نے کہا۔

"یہ کام فوری ہونا چاہئے کیونکہ آج ہی سب میرین کلب پہنچنے والی ہے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ ان کا سب میرین سے کیا تعلق۔ اوور"...... ٹرنر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ان لوگوں کو نہیں جانتے۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ ایشیائی سیکشن کی مادام شیری اور اس کا گروپ اور ایشیائی سیکشن کا ایکشن گروپ پاکیشیا میں ان کے ہاتھوں ہی ہلاک ہو چکا ہے۔ انہوں نے ہی کارمن میں سابقہ سر چیف لارڈ لارجنٹ کو بھی ہلاک کیا ہے اور پھر یوگان میں بھی انہوں نے لیری اور اس کے گروپ کو پے در پے شکست دے دی ہے اس لئے اگر انہیں بے ہوش اور بندھی ہوئی حالت میں گولیوں سے نہ اڑایا گیا تو یہ لوگ تم سب کو ہلاک کر کے سب میرین پر قبضہ کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا تو ایک بار پھر ٹرنر اور اس کے سامنے کھڑے دونوں ٹار گٹس کے چہرے غصے سے بگڑ گئے۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

اوور"۔ ٹرنر نے بڑی مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

" ان کو ہلاک کر کے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلانے کے بعد مجھے فوراً اطلاع دینی ہے تاکہ مجھے اطمینان ہو سکے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... ٹرنر نے جواب دیا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" نانسنس۔ چیف ہمیں نکما اور بزدل سمجھ رہا ہے اس کا خیال ہے کہ یہ مچھر ہمیں لڑائی میں شکست دے سکتے ہیں ویری سیڈ"...... ٹرنر نے ہونٹ چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس۔ یہ ہم سب کی توہین ہے کہ ہم بے ہوش اور بندھے ہوئے آدمیوں کو خوف کے مارے ہلاک کر دیں۔ یہ بزدلی ہے"۔ ایک ٹارگٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ ایسا نہیں ہو گا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ چیف کو کچھ دیر بعد ہی اطلاع دے دوں گا کہ ہم نے انہیں بے ہوش اور بندھے ہوئے عالم میں ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلا دی ہیں اور اس طرح چیف مطمئن ہو جائے گا اور اس کے بعد ہم اپنے ہاتھوں سے ان کی ہڈیاں توڑنے میں آزاد ہو جائیں گے اور ان میں دو لڑکیاں ہیں وہ خاصی جاندار ہیں اس لئے انہیں ہلاک نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ ہمارے لئے ریزرو رہیں

گی"...... ٹرنر نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو دونوں ٹارگٹس کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ٹرنر نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ فریکونسی اس پر پہلے ہی ایڈجسٹ تھی۔

" ہیلو ہیلو۔ ٹرنر کالنگ۔ اوور"...... ٹرنر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ شیڈاگ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" سر چیف سے بات کرائیں۔ اوور"...... ٹرنر نے کہا۔

" یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جم اسکاٹ کی تیز اور اشتیاق بھری آواز سنائی دی۔

" چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ ان سات افراد کو بے ہوشی اور بندھی ہوئی حالت میں ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشوں کو برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے۔ اوور"۔ ٹرنر نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

" کیا وہ علی عمران بھی ہلاک ہو گیا ہے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

" یس چیف۔ وہ بھی اور اس کا ساتھی نیگرو بھی۔ دو عورتیں اور ان کے تین ساتھی مرد بھی۔ سب راڈز میں جکڑے ہوئے اور بے

ہوش تھے۔ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے ان پر مشین گن کا برسٹ مارا اور پھر میرے سامنے ان کی لاشوں کو جلا کر راکھ بنا دیا گیا۔ اوور"۔ ٹرنر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹرنر نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر اس نے میز کی دراز میں رکھا اور دراز بند کر کے خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ ساتھیو!۔ اب اپنے ہاتھوں سے ان کی ہڈیاں توڑیں"۔ ٹرنر نے کہا اور اس کے دونوں ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگ گئیں۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو چند لمحوں تک اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں وہ منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا جب وہ جوانا کے ساتھ ٹرنر کے آفس میں تھا اور جوانا نے ٹرنر کے چہرے پر تھپڑ مار دیا تھا اور پھر ٹرنر نے ہاتھ جھٹکا تھا اور اسے یوں محسوس ہوا تھا کہ اس کی ناک سے کوئی چیز ٹکرائی تھی۔ اب ہوش میں آنے کے بعد اسے احساس ہو گیا تھا کہ ٹرنر نے کیا کیا تھا کیونکہ اس کی ناک میں ابھی تک گلے سڑے پیاز جیسی ناگوار بو کا احساس موجود تھا اور یہ بو بتا رہی تھی کہ ٹرنر کی آستین میں ٹاسک رکھے ہوئے تھے یہ مخصوص ربڑ کے بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے غبارے سے ہوتے ہیں جن میں ٹاسکورم گیس بھری ہوئی تھی۔ یہ ربڑ معمولی سے ٹکراؤ سے پھٹ جاتا ہے اور گیس نکل پڑتی ہے البتہ انہیں نشانے پر پھینکنا خاصا مہارت طلب ہوتا ہے اور یہ مہارت بہرحال ٹرنر کو حاصل تھی کیونکہ اس

نے جیسے ہی بازو جھٹکا تھا عمران اور جوانا دونوں کی ناک سے ٹائسک ٹکرائے تھے۔ ٹرنر کا نشانہ غلط ثابت نہ ہوا تھا اور یہ اس کی مہارت کا ثبوت تھا۔ عمران نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے ساتھ ہی نہ صرف جوانا بلکہ جولیا اور اس کے ساتھی بھی سنگی دیوار سے نکلنے والے فولادی راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ گو جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر میک اپ تھے لیکن بہرحال عمران کے لئے ان کو پہچاننا مشکل نہ تھا۔ راڈز گردن کے گرد، پیٹ کے گرد اور پنڈلیوں کے گرد تھے اور ان کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ سوائے سر ہلانے کے عمران اپنے جسم کے کسی اور حصے کو حرکت نہ دے سکتا تھا۔

"یہ جولیا اور اس کے ساتھی بجائے میرے پاس ہوٹل پہنچنے کے یہاں پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی نظریں ماحول کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ یہ ایک کافی بڑا ہال تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ وہ لوگ موجود تھے جبکہ سائیڈ کی دیوار کے ساتھ دس کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ باقی پورا ہال خالی تھا۔ عمران نے راڈز کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ راڈز دیوار سے نکل کر اس کے جسم کے گرد گھوم کر واپس دیوار میں غائب ہو رہے تھے۔ عمران نے اپنے جسم کو زور سے آگے کی طرف سے جھٹکا دیا لیکن اسے فوراً ہی احساس ہو گیا کہ راڈز نہ صرف بے حد مضبوط ہیں

بلکہ وہ انتہائی مضبوطی سے دیوار میں نصب بھی ہیں۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ ان راڈز کو کھولنے کا کیا طریقہ کار ہو سکتا ہے کہ یکلخت ہال کے سامنے کی دیوار میں موجود فولادی دروازہ کھلا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ دروازے سے اندر داخل ہونے والا ٹرنر تھا۔ چیف ٹارگٹ۔ لیکن اب اس کے جسم پر ہاف آستین کی بنیان اور نیچے جینز کی تنگ پتلون تھی اور پیروں میں فل بوٹ تھے۔ اس کے پیچھے سات لحیم شحیم آدمی اندر داخل ہوئے جن میں زرشاک بھی تھا اور ان سب کے کانوں میں بالیاں تھیں اور وہ سب کلب کی یونیفارم کی بجائے ہاف شرٹ کی بنیانوں اور تنگ پتلونوں میں ملبوس تھے۔

"اوہ۔ تمہیں ہوش آ گیا علی عمران۔ خود بخود کیسے"...... ٹرنر نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران۔ کیا مطلب۔ بے ہوش میں ہوا تھا اور یادداشت تمہاری غائب ہو گئی ہے۔ میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹرنر بے اختیار کھل کر ہنس پڑا۔

"جوانا کی وجہ سے تم پہچان لئے گئے ہو۔ کیونکہ جوانا تمہیں ماسٹر کہتا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ جوانا آج کل پاکیشیا کے مشہور سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کا ساتھی ہے اور اسے ماسٹر کہتا ہے اس لئے تمہارا اصل نام علی عمران ہے اور تم پاکیشیائی ہو اور اب یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ یہ دوسرا گروپ بھی پاکیشیائی ہے اور یہ بھی

تمہارے ساتھی ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ شیڈاگ ہیڈ کوارٹر کے مطابق تم ہلاک ہو چکے ہو اور تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں جل کر راکھ ہو چکی ہیں"...... ٹرنر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹرنر نے بڑے صاف انداز میں جم اسکاٹ کو کال کر کے اسے علی عمران اور اس کے ساتھیوں کے متعلق بتانے اور پھر ٹارگٹس کی توہین کرنے کی تمام تفصیل بتا دی۔

"پھر میں نے فیصلہ کر لیا کہ ہم تمہیں گولی مار کر ہلاک کرنے کی بجائے تمہاری ہڈیاں اپنے ہاتھوں سے توڑ کر تمہیں ہلاک کریں گے۔ ہیڈ کوارٹر کو تمہاری ہلاکت چاہئے اور وہ ہو جائے گی اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دے دی ہے کہ تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دی گئی ہیں"...... ٹرنر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جم اسکاٹ تو ایشیائی ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے۔ کیا تمہارا تعلق ایشیائی ہیڈ کوارٹر سے ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہمارا تعلق شیڈاگ کے مین ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ مین ہیڈ کوارٹر کا سر چیف لارڈ لارجنٹ ہلاک ہو گیا ہے اس لئے اب جم اسکاٹ نے اس کی جگہ لے لی ہے۔ ایشیائی ہیڈ کوارٹر کا انچارج اب لیری ہے جس کے آدمیوں سے بھی تمہارے ساتھی زندہ بچ کر نکل

آنے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... ٹرنر نے جواب دیا۔ وہ ہال کے درمیان میں کھڑا عمران سے باتیں کر رہا تھا جبکہ باقی سات ٹارگٹس اس کے پیچھے قطار بنائے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

"یہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گئے ہیں"...... عمران نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف سر کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہاں کا پولیس چیف بھی شیڈاگ کا آدمی ہے اس لئے جب ان کا طیارہ کارکا میں اترنے کی بجائے آشان چلا گیا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ اب اسٹیمر سے یہاں پہنچیں گے اس لئے پولیس نے گھاٹ کی ناکہ بندی کر دی اور پھر تعداد اور قدوقامت کی بنا پر پولیس ان سے مشکوک ہو کر انہیں پولیس ہیڈ کوارٹر لے گئی لیکن ان کے میک اپ صاف نہ ہو سکے تو انہیں چھوڑ دیا گیا لیکن مجھے جب اطلاع ملی تو میں نے انہیں خود چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ میرے آدمی انہیں بے ہوش کر کے یہاں لے آئے اور پھر انہیں رسیوں سے باندھ دیا گیا میں نے ان سے بات چیت کی اور بات چیت سے مجھے احساس ہوا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں۔ اس لئے میں اپنے آفس میں آ گیا اور میں نے کلنگ سیکشن کو انہیں گولیوں سے ہلاک کرنے کا حکم دے دیا کیونکہ ٹارگٹس نے عہد کر رکھا ہے کہ وہ انسانوں کو اسلحہ سے نہیں بلکہ ہاتھوں سے ہی ہلاک کریں گے لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ یہ لوگ کسی پراسرار طریقے سے رسیوں کی گرفت سے نہ صرف آزاد ہو چکے ہیں بلکہ انہوں

نے کلنگ سیکشن کے سب افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہے جس پر ایک مخصوص راہداری میں انہیں گھیر کر بے ہوش کیا گیا اور پھر یہاں لا کر باندھ دیا گیا اور میں ان کے بندھنے کی اطلاع سن کر اٹھنے ہی والا تھا کہ زرشاک اور اس کا ساتھی تمہیں اور اس نیگرو کو ساتھ لے کر آفس میں آگئے اور پھر وہاں تمہارے ساتھی نے مجھے تھپڑ مار کر اور تم نے توہین آمیز لہجے میں بات کر کے اپنی موت مقدر کر دی۔ چنانچہ میں نے ٹاسک کے ذریعے تم دونوں کو بے ہوش کیا اور پھر میرے حکم پر تم دونوں کو یہاں پہنچا دیا گیا۔ اس کے بعد میں نے معلومات حاصل کیں اور اس طرح تمہارے متعلق معلوم ہوا۔ سر چیف سے بات ہوئی جس کی تفصیل میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں"۔ ٹرنر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارا سر چیف ہمیں آخر فوری طور پر ہلاک کرنے پر کیوں بضد تھا"...... عمران نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"یہاں سے ہیڈ کوارٹر کو اسلحہ ایک مخصوص سب میرین کے ذریعے جاتا ہے اور یہ سب میرین ہفتے میں دو مرتبہ ہیڈ کوارٹر سے یہاں کلب میں آتی ہے اور آج اس کی آمد کا دن ہے اس لئے سر چیف تمہیں ہر صورت میں ہلاک کرانا چاہتا تھا۔ اسے خطرہ تھا کہ تم اس سب میرین پر قبضہ کر کے کہیں ہیڈ کوارٹر نہ پہنچ جاؤ۔ حالانکہ ٹارگٹس کی موجودگی میں ایسا ناممکن ہے لیکن بہرحال سر چیف واقعی تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے بے حد خوفزدہ ہے"۔ ٹرنر

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ آبدوز کیا اس ہال میں پہنچتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس ہال سے متعلقہ ایک اور ہال ہے۔ وہاں سمندر کے اندر تک دیوار ہے سب میرین اس ہال میں پہنچتی ہے۔ اس لئے اسے سب میرین ہال کہا جاتا ہے"...... ٹرنر نے جواب دیا۔

"کس وقت پہنچتی ہے"۔ عمران نے کہا تو ٹرنر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اس لئے پوچھ رہے ہو کہ تم چاہتے ہو کہ اس پر قبضہ کر لو۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس وقت یہاں ہم آٹھ ٹارگٹس موجود ہیں اگر ہم میں سے ایک بھی یہاں ہوتا تو بھی ایسا ممکن نہ ہو سکتا تھا۔ بہرحال اس کے آنے میں ابھی چار گھنٹے دیر ہے"...... ٹرنر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسے آبدوز کی آمد کا سن کر بے حد اطمینان ہوا تھا کہ وہ صحیح وقت پر یہاں پہنچ گیا ہے۔

"چاہنا کیا ہے۔ تمہارے اس نیگرو ساتھی نے میرے چہرے پر تھپڑ مارا ہے اور تمہیں چیف خطرناک کہتا ہے اس لئے تمہاری اور تمہارے اس ساتھی کی موت تو میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے باقی رہے تمہارے دوسرے ساتھی۔ تو ان میں سے دونوں عورتیں زندہ رہیں گی۔ یہ ہم ٹارگٹس کے لئے ریزرو ہو جائیں گی اور باقی تینوں ساتھیوں کو میرے تین ٹارگٹس ختم کر دیں گے اور اس کے بعد تم

سب کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی جائیں گی"..... ٹرنر نے بڑے ٹھنڈے اور اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"عورتوں کی بات آخر میں۔ اس لئے کہ تم نے اب تک جس طرح کا رویہ اپنایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم واقعی بہادر اور جی دار لڑاکا ہو اس لئے اگر ہم سب ختم ہو گئے تو پھر تم ان عورتوں کے ساتھ جو چاہے سلوک کرنا۔ لیکن فی الحال ان کے بارے میں بات نہ کرو۔ کیونکہ اس بات کے بعد تمہارا زیادہ دیر زندہ رہنا ناممکن ہو جائے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی اچھے لڑاکا ہو"..... ٹرنر نے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے میں تو انتہائی مرنجاں مرنج سا آدمی ہوں البتہ یہ دونوں عورتیں بڑی لڑاکی ہیں۔ ہر وقت لڑتی رہتی ہیں اس لئے تم ایسا کرو کہ میرے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ اور پھر پہلے ان دونوں عورتوں سے ہی لڑ لو"..... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ بزدل کہیں کا۔ اپنی بجائے عورتوں کو آگے کر رہا ہے"۔ ٹرنر نے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرش پر اس طرح تھوک دیا جیسے فرش کی بجائے عمران کے چہرے پر تھوک رہا ہو۔ اس کے اس انداز سے عمران کا خون بے اختیار کھول اٹھا۔ حالانکہ عمران بے حد ٹھنڈے دل و دماغ کا مالک تھا لیکن ٹرنر کا یہ انداز ایسا تھا کہ اسے بھی غصہ آگیا تھا۔

"اوکے۔ تم نے اس انداز میں بات کر کے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی موت مقدر کر لی ہے۔ میرے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ اور پھر مجھے کھول دو اور پھر تم اور تمہارے سات ٹارگٹس سامنے آ جاؤ"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ٹرنر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے عمران نے انتہائی بچکانہ بات کی ہو۔

"تم سب سے لڑو گے۔ تم۔ ہونہہ۔ تم واقعی چھوٹے سے بچے ہو۔ بہرحال تمہاری خواہش پوری ہو جائے گی۔ میں تمہیں اور تمہارے اس نیگرو ساتھی کو کھول دیتا ہوں اور پھر میں تم دونوں سے بیک وقت لڑوں گا"..... ٹرنر نے کہا۔

"باس۔ اس جوانا سے مجھے لڑنے کی اجازت دیں"..... اچانک پیچھے کھڑے ہوئے زرشاک نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔ اس لئے اسکی موت میرے ہی ہاتھوں ہو گی۔ تم البتہ اس نیگرو اور باقی لوگوں کو ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ بھی اس جوانا اور علی عمران کی ہڈیاں ٹوٹنے کا نظارہ کر سکیں"۔ ٹرنر نے مڑ کر جواب دیا اور زرشاک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے پتلون کی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ راڈز میں جکڑے ہوئے جوانا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور پھر وہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سب کی

ناک سے شیشی لگانے کے بعد اس نے شیشی کا ڈھکن بند کیا اور اسے ایک طرف کونے میں اچھال دیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے جوانا اور جولیا سمیت سب ساتھی ہوش میں آگئے۔

"یہ ہم کہاں ہیں"...... جولیا نے ہوش میں آتے ہی ایکریمی لہجے میں کہا۔

"اب یہ ثبوت مل گیا ہے کہ تم سب پاکیشیائی ایجنٹ ہو اور تمہیں اس لئے ہوش میں لایا گیا ہے کہ تم اس علی عمران اور جوانا دونوں کو مرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو"...... ٹرنر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور جوانا کا نام سن کر سب نے گردنیں گھمائیں۔

"میں تم سب کا ہوٹل میں انتظار کرتا رہا اور تم یہاں پہنچ گئے"۔ عمران ان سے مخاطب ہو کر ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اچانک راہ جاتے آپس میں مل گئے ہوں۔

"زرشاک۔ اس نیگرو جوانا اور علی عمران کو کھول دو اور تم سب ادھر کرسیوں پر بیٹھ کر تماشہ دیکھو"...... اس سے پہلے کہ جولیا اور اس کے ساتھی عمران کی بات کا جواب دیتے ٹرنر نے زرشاک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... زرشاک نے کہا اور تیزی سے دروازے کے ساتھ دیوار پر لگے ہوئے سوئچ پینل کی طرف بڑھ گیا جبکہ باقی ٹارگٹس سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسیوں کی طرف بڑھ گئے۔

"ماسٹر۔ اس سے مجھے لڑنے دیں"...... جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوچ لو۔ یہ چیف ٹارگٹ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ماسٹر۔ اسی لئے تو میں بھی اسے چیف ٹارگٹ بنانا چاہتا ہوں کہ بڑا عرصہ ہو گیا ہے مجھے لڑائی لڑے ہوئے"۔ جوانا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اکیلے مجھ سے لڑو گے۔ ہونہہ۔ نانسنس۔ تم پیشہ ور قاتل ہو۔ بس ٹریگر دبایا اور آدمی مار دیا۔ تمہیں کیا معلوم کہ لڑائی کیا ہوتی ہے"...... ٹرنر نے جوانا کی بات سن کر منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے زرشاک نے سوئچ بورڈ پر موجود دو بٹن پریس کئے تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی عمران اور جوانا کے جسموں کے گرد فولادی راڈز کھل کر دیوار میں غائب ہو گئے اور وہ دونوں ہی تیزی سے دو قدم آگے بڑھ کر کھڑے ہو گئے۔

"اپنے آپ کو اچھی طرح سیٹ کر لو تاکہ تمہیں بعد میں یہ شکایت نہ ہو کہ تم بندھے رہے ہو اور بے ہوش رہے ہو اس لئے پوری طرح سنبھل نہ سکے تھے"...... ٹرنر نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم نے بتایا ہے کہ آپدوز چار گھنٹوں بعد یہاں پہنچے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس چار گھنٹے موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تمہارے پاس چند منٹ ہیں کیونکہ چند منٹوں بعد تمہاری

گردنیں ٹوٹ چکی ہوں گی"...... ٹرنر نے جواب دیا۔

"ماسٹر۔ اس بڑبولے کی زبان بند کرنے کی مجھے اجازت دیں"۔ جوانا نے کہا۔

"او کے۔ چلو تم ہی اس کی زبان بند کر دو۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے دیر لگائی تو تمہاری زبان مجھے بند کرنا ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا اور ٹرنر کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا جبکہ عمران تیزی سے سائیڈ پر ہو گیا۔

"تم مجھ سے لڑو گے۔ تم"...... ٹرنر نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ پہلے وار تم کرو۔ آؤ تاکہ زرشاک بھی دیکھ لے کہ اس کے باپ کا شاگرد آج بھی اسی طرح ہے جس طرح اس کی زندگی میں تھا"...... جوانا نے کہا۔

"مجھے تمہاری موت پر ہمیشہ افسوس رہے گا جوانا کیونکہ چیف سے لڑنا تمہارا تو کیا کسی کے بس کا روگ نہیں ہے"...... سوئچ بورڈ کے قریب کھڑے زرشاک نے کہا۔

"تم مجھ سے لڑنے سے گریز کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے میں نے کہا تھا کہ تم بزدل ہو"۔ ٹرنر نے ایک بار پھر پہلے کی طرح تحقیر آمیز لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ اسکا فقرہ مکمل ہوتا جوانا دھاڑا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم ماسٹر کو بزدل کہو"...... جوانا نے یکلخت دھاڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ٹرنر پر چھلانگ

لگا دی لیکن ٹرنر بجلی کی سی تیزی سے نہ صرف ہٹ گیا بلکہ اس کی گھومتی ہوئی لات حملہ کرتے ہوئے جوانا کے پہلو پر پڑی اور جوانا بے اختیار دوڑتا ہوا کئی قدم آگے چلا گیا۔ جہاں زرشاک سوئچ بورڈ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ جوانا چند قدم آگے بڑھ کر رکا اور پھر ابھی وہ تیزی سے پلٹنے ہی لگا تھا کہ ٹرنر نے اس پر چھلانگ لگا دی اور عمران کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ٹرنر کے جسم میں واقعی بجلیاں بھری ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے مڑتا ہوا جوانا ٹرنر کی زور دار لک کھا کر گھومتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گرا تو ٹرنر ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے دونوں پیر جوانا کے سر کے دونوں اطراف کو انتہائی خطرناک انداز میں رگڑتے ہوئے گزر گئے۔ یہ رگڑ اس قدر خوفناک تھی کہ دونوں اطراف کی کھال پھٹ گئی تھی اور خون رسنے لگا تھا۔

"اٹھو۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... ٹرنر نے تیزی سے سائیڈ پر ہو کر رکتے ہوئے طنزیہ لہجے میں فرش پر پڑے ہوئے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جوانا بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر اٹھا لیکن اٹھتے ہوئے اس کا بھاری بھرکم جسم واقعی اس قدر تیزی سے ہوا میں ہی گھوما کہ ٹرنر بھی اس کا اندازہ نہ لگا سکا اور جوانا کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے ٹرنر کے پہلو میں پڑیں اور ٹرنر یکلخت چیختا ہوا اچھل کر اس دیوار سے جا ٹکرایا جس پر سوئچ بورڈ تھا لیکن دیوار سے ٹکرا کر وہ کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح واپس آیا اور ضرب لگا

کر لڑکھڑاتا ہوا جوانا ابھی پوری طرح سنبھل ہی نہ سکا تھا کہ ٹرزر کا واپس آتا ہوا جسم پوری قوت سے جوانا سے ٹکرایا اور جوانا بھی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ جوانا کے نیچے گرتے ہی ٹرزر نے اس پر چھلانگ لگائی اور جوانا کے دونوں گھٹنے بے اختیار اوپر کو اٹھے لیکن ٹرزر جو اس پر چھلانگ لگا چکا تھا یکلخت ہوا میں ہی اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور پھر اس کا جسم جوانا کے مڑے ہوئے گھٹنوں کو کراس کر کے پلک جھپکنے میں اس کے سینے اور پیٹ پر گرا اور اس کے ساتھ ہی ٹرزر قلابازی کھا کر جوانا کے سر کے عقب میں کھڑا ہو چکا تھا جبکہ جوانا کا جسم ٹرزر کے جڑے ہوئے گھٹنوں کی خوفناک ضرب کھا کر یکلخت اس طرح تڑنے مڑنے لگا جیسے مومی کاغذ کے بنے ہوئے انسان کو حدت دی جائے تو بری طرح تڑنے مڑنے لگ جاتا ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ جوانا سنبھلتا ٹرزر یکلخت ایک بار پھر اچھلا اور اس کے دونوں پیر فل اور بھاری بوٹوں سمیت پوری قوت سے جوانا کے چہرے پر پڑے اور ٹرزر ایک بار پھر چھلانگ لگا کر سائیڈ پر جا کھڑا ہوا۔ جوانا کی ناک اور منہ سے بے اختیار خون نکلنے لگا اس کے چہرے کی کھال پھٹ گئی تھی۔

"جوانا۔ کافی اٹھک بیٹھک کر لی ہے اس ٹرزر نے ...... اچانک عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے جوانا واقعی اب تک ٹرزر کو اٹھک بیٹھک کرنے کا خود موقع دے رہا تھا۔ عمران نے یہ بات اس لئے کی تھی کہ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے اس وقت جوانا پر طنز نہ کیا تو

جوانا نفسیاتی طور پر مزید ڈیپریس ہو جائے گا اور اس کے مار کھانے کے یقینی چانس سامنے آ جائیں گے کیونکہ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ ٹرزر واقعی بے حد پھرتیلا بھی تھا اور مارشل آرٹ میں بھی ماہر تھا اور عمران کی اس بات کا اثر واقعی جوانا پر بے حد مثبت ہوا۔ اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ٹرزر یکلخت چیختا ہوا اچھل کر اس دیوار سے سر کے بل جا ٹکرایا جس کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھی جکڑے ہوئے تھے۔ اس بار بھی ٹرزر کا جسم کسی گیند کی طرح واپس آیا لیکن اس بار جوانا سنبھلا ہوا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہاتھ کھول کر پوری قوت سے چلائے اور ٹرزر کے حلق سے پہلی بار انتہائی کربناک چیخ نکلی کیونکہ جس طرح جوانا کے سر کی دونوں سائیڈوں پر بوٹوں کی رگڑ سے زخم آئے تھے اس طرح ٹرزر کے سر کی دونوں سائیڈوں پر جوانا کے خوفناک تھپڑ پڑے تھے۔ لیکن ٹرزر نے دونوں ٹانگیں آگے کو چلائیں اور جوانا کی ناف پر زوردار ضرب لگائی اور جوانا بے اختیار پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اسی لمحے ٹرزر کا جسم کسی لٹو کی طرح گھوما اور اس کی گھومتی ہوئی لات جوانا کی ٹانگوں پر پڑی اور جوانا اچھل کر نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی ٹرزر نے یکلخت قلابازی کھائی اور اس کا جسم گھوم کر نیچے گر کر اٹھتے ہوئے جوانا کے جسم سے پوری قوت سے ٹکرایا اور جوانا کا جسم ایک دھماکے سے واپس نیچے گرا اور ٹرزر نے اچھل کر کروٹ بدلنی چاہی لیکن اس بار ٹرزر کی شامت آ گئی۔ جوانا کے دونوں ہاتھ ایک بار پھر گھومے اور ٹرزر کا

کروٹ بدلتا ہوا جسم اس کے بازوؤں میں جکڑا گیا۔ ٹرنر نے پوری قوت سے سر کی ٹکر جوانا کو مارنا چاہی لیکن جوانا کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پھر اس کا جسم ٹرنر کی ٹانگوں اور کولہے پر آ پڑا جبکہ ٹرنر کا اوپر والا جسم جوانا کے بازوؤں میں جکڑا ہوا اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور پلک جھپکنے میں جوانا کا جسم تیزی سے گھومتا ہوا پیچھے کی طرف ہٹا اور ٹرنر کا اوپر والا جسم اس کے اس طرح گھومنے سے اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ جوانا نے واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں ٹرنر کو بیک کراس میں پھنسا دیا تھا اور اب اس ٹرنر کا اس ٹریپ سے نکل جانا تقریباً ناممکن تھا کہ اچانک ٹرنر کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور وہ جوانا سمیت گھوم گیا۔ اس طرح گھومنے سے جوانا کا اس کی ٹانگوں پر موجود دباؤ یکلخت نرم ہوا تو ٹرنر کا اوپر کو اٹھتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے مزید اوپر کو اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم سائیڈ سے ہوتا ہوا دوسری طرف نکل گیا اور دوسرے لمحے ٹرنر اچھل کر نہ صرف کھڑا ہو گیا بلکہ گھومتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ جبکہ جوانا اوندھے منہ نیچے گرا لیکن دوسرے لمحے جوانا نے الٹی قلابازی کھائی اور اس کا بھاری جسم قوس کی طرح گھومتا ہوا پوری قوت سے ٹرنر کے جسم سے جا ٹکرایا اور ٹرنر ایک بار پھر چیختا ہوا دھماکے سے فرش پر گرا تو جوانا اچھل کر سائیڈ پر جا کھڑا ہوا۔ عمران اور ٹرنر کے ساتھی انتہائی حیرت سے یہ خوفناک لڑائی دیکھ رہے تھے۔ خاص طور پر ٹرنر کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات موجود تھے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق تو ٹرنر

ناقابل تسخیر تھا لیکن جوانا اس کا مقابلہ کر رہا تھا۔ ٹرنر نے بھی نیچے گرتے ہی الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب ان دونوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔

"تم تو واقعی اچھے لڑاکا ہو۔ بہرحال اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ ٹرنر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح جوانا کی طرف دوڑنے لگا جیسے جنگلی بھینسا ٹکر مارنے کے لئے مقابل کی طرف دوڑتا ہے اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ ٹرنر کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ زیبرا کراکس استعمال کرنا چاہتا ہے جبکہ جوانا جس انداز میں کھڑا تھا اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ ٹرنر اچانک قریب آ کر گھوم جائے گا اور ٹاپ کراس مارنے کی کوشش کرے گا۔ اگر جوانا کا آئیڈیا غلط نکلا تو جوانا مار کھا جائے گا اور پھر وہی ہوا۔ دوڑتا ہوا ٹرنر یکلخت بجلی کی سی تیزی سے اس طرح زمین کی طرف جھکا جیسے اچانک ٹھوکر لگنے سے آدمی نیچے گرتا ہے اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کچھ سمجھتا ٹرنر کا جسم ہوا میں گھوما اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں جوانا کی گردن کے گرد قینچی کی طرح پڑیں اور اس کے ساتھ ہی ٹرنر کا جسم ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھا اور جوانا کی عقبی طرف مڑ جانے لگا ہی تھی کہ جوانا کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس کے ساتھ ہی ٹرنر کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ جوانا نے اس کے دونوں پہلوؤں پر انتہائی خوفناک کراٹے کا وار کیا تھا جس سے ٹرنر کی کئی پسلیاں دب

گئی تھیں لیکن اس کے باوجود ٹرنر نے اپنا داؤ نہ چھوڑا اور جیسے ہی ضرب لگا کر جوانا کے ہاتھ واپس ہوئے ٹرنر کا جسم ایک بار پھر انتہائی تیزی سے اوپر کو اٹھا۔ اگر اس کا جسم جوانا کے عقب میں پہنچ جاتا تو جوانا کی گردن کو ٹوٹنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہ بچا سکتی تھی اور شاید جوانا کو بھی اس بات کا علم تھا اس لئے جیسے ہی ٹرنر کا جسم اوپر کو اٹھا جوانا یکلخت ہتھیلیوں کے بل نہ صرف زمین پر بیٹھا بلکہ اس نے اپنے جسم کو انتہائی زوردار انداز میں آگے کی طرف جھٹکا اور اس کے بیک وقت ان دونوں حرکتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ ٹرنر کو اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے بے اختیار دونوں ہاتھ جوانا کے کاندھوں پر رکھنے پڑے اور پھر یہیں ٹرنر مار کھا گیا۔ جیسے ہی اس کے دونوں ہاتھ جوانا کے کاندھوں پر پڑے جوانا کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے وہ کسی توپ کے گولے کی طرح سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا۔
جوانا نے یہ ایکشن اس قدر پھرتی اور تیز رفتاری سے کیا تھا کہ ٹرنر سنبھل نہ سکا۔ اس کی دونوں ٹانگیں جوانا کی گردن کے گرد تھیں اور اس کا پورا جسم گھوم کر جوانا کے سر کے اوپر کمان کی طرح ٹیڑھا ہو گیا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ جوانا کے کاندھوں پر موجود تھے کہ جوانا نے دیوار سے ٹکر ماردی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ٹرنر کی کمان کی طرح گھومی ہوئی ریڑھ کی ہڈی ایک خوفناک دھماکے سے دیوار سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی کٹک کٹک کی آوازیں ابھریں اور ساتھ ہی ٹرنر کے حلق سے چیخیں نکلیں اور اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا اور جوانا

نے دونوں ہاتھوں سے اس کی گردن پکڑ کر اسے اس طرح گھما کر ایک طرف اچھال دیا جیسے کوئی انتہائی قابل نفرت چیز کو پکڑ کر دور پھینکتا ہے اور ٹرنر ایک دھماکے سے زمین پر گر کر چند لمحوں کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

"گڈ شو جوانا۔ تم نے واقعی ہمت کی ہے کہ اس خوفناک لڑاکا کو شکست دے دی ہے"۔۔۔ عمران نے آگے بڑھ کر جوانا کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو جوانا کا پھولا ہوا سینہ کئی انچ تک مزید پھولتا چلا گیا۔ ٹرنر کے ساتھی حیرت بھری نظروں سے فرش پر مردہ پڑے ہوئے ٹرنر کو دیکھ رہے تھے۔ جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اسی لمحے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر سوئچ بورڈ پر موجود تمام بٹن پریس کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی آوازیں ابھریں اور عمران کے سارے ساتھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گئے۔

"اب تم بتاؤ ٹارگٹس۔ تمہارا کیا ارادہ ہے۔ تمہارا چیف تو بے کار ہو چکا ہے"۔۔۔ عمران نے ان سات ٹارگٹس سے مخاطب ہو کر کہا جو حیرت کی شدت سے ابھی تک بت بنے ٹکر ٹکر اپنے چیف ٹرنر کو دیکھ رہے تھے۔ ٹرنر کی اس طرح شکست اور موت نے شاید ان کے ذہنوں کو مفلوج کر دیا تھا۔ عمران کی آواز سنتے ہی یکلخت وہ جیسے ہوش میں آ گئے اور دوسرے لمحے یکلخت وہ چیختے ہوئے اچھل کر کھڑے ہوئے۔ ان کے چہرے غصے اور انتقام کی شدت سے اس قدر تیزی

سے بگڑے کہ شاید اس قدر تیزی سے گرگٹ بھی رنگ نہ بدل سکتا ہو گا لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کرتے اچانک تنویر کے ہاتھ میں نظر آنے والے مشین پسٹل کے دھماکوں سے ہال گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساتوں ٹارگٹس جو ایک قطار میں کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے چیختے ہوئے پہلو کے بل کرسیوں پر گرے اور کرسیوں سمیت نیچے فرش پر جا گرے۔ تنویر نے اس وقت تک ٹریگر سے انگلی نہیں ہٹائی تھی جب تک کہ وہ ساتوں ختم نہیں ہو گئے تھے۔

"یہ تمہارے پاس موجود تھا"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ان احمقوں نے اچھی طرح تلاشی ہی نہ لی تھی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ اب مزید اٹھک بیٹھک ہو۔ پہلے ہی کافی ہو گئی ہے"۔ تنویر نے مشین پسٹل کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

ختم شد

شیڈاگ ہیڈکوارٹر
حصہ دوم
شائع ہو گیا ہے

عمران سیریز
مظہر کلیم
ایم اے
شیڈاگ
ہیڈ کوارٹر

عمران سیریز

شیڈاگ ہیڈ کوارٹر

حصّہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

اس لئے عمران کی پیچیدہ منصوبہ بندی اور جاسوسی مسائل کے کاموں سے چڑتا ہے اور دوسری بات جولیا کی ہے جس طرح جولیا کے لئے عمران مجبوری بنا ہوا ہے اسی طرح تنویر کے لئے جولیا مجبوری بن چکی ہے اور عمران کو چونکہ تنویر کی اس مجبوری کا علم ہے اس لئے وہ جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتا ہے کہ تنویر خاموش نہیں رہ سکتا۔ میرا یہ سب لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ تنویر کو برا نہ سمجھیں۔ تنویر حقیقتاً برا نہیں ہے بلکہ جس طرح عمران تنویر کی باتوں کو انجوائے کرتا ہے اسی طرح آپ بھی اسے انجوائے کیا کریں۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

جم اسکاٹ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے خاص کمرے میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ میز کی سائیڈ پر موجود ٹرے میں چار پانچ مزید فائلیں بھی موجود تھیں۔ جن فائلوں میں شیڈاگ کے معاہدوں اور اس پر عملدرآمد کی رپورٹیں تھیں۔ یہ فائلیں ایشیائی ہیڈ کوارٹر کی طرف سے بھیجی جاتی تھیں تاکہ سر چیف شیڈاگ کے مشنز سے ساتھ ساتھ آگاہ ہوتا رہے۔ پہلے یہ فائلیں جم اسکاٹ تیار کر کے لارڈ لارجنٹ کے خفیہ ہیڈ کوارٹر بھجوایا کرتا تھا۔ وہاں سے ایک خصوصی مشین کے ذریعے ان فائلوں کے اندراجات کارمن میں لارڈ لارجنٹ کے محل میں پہنچتے تھے لیکن اب یہ فائلیں ایشیائی ہیڈ کوارٹر کے انچارج لیری کی طرف سے تیار ہو کر آتی تھیں اور اب جم اسکاٹ انہیں بطور چیف چیک کرتا تھا۔ جم اسکاٹ فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جم اسکاٹ

نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... جم اسکاٹ نے سرد لہجے میں کہا لیکن اس کی نظریں فائل پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"لارڈ کلب کے مینجر سمتھ کی کال ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جم اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"مینجر سمتھ کی کال اور ہیڈ کوارٹر میں۔ کیا مطلب۔ اس سے تو ہمارا رابطہ ہی نہیں ہے۔ ہمارا رابطہ تو ٹرنر سے ہے"..... جم اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ بات اس سے کی ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ انتہائی اہم ترین مسئلہ ہے اور وہ براہ راست آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا بات کراؤ"..... جم اسکاٹ نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر دی۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ مینجر سمتھ کے اس طرح براہ راست کال کرنے کی اسے کوئی وجہ سمجھ نہ آ رہی تھی۔

"ہیلو چیف۔ میں لارڈ کلب کا مینجر سمتھ بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں تم نے کال کی ہے"..... جم اسکاٹ نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"چیف ٹارگٹ اور اس کے ساتھی ٹارگٹس سب کو ہلاک کر دیا

گیا ہے چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جم اسکاٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے مینجر نے بات کرنے کی بجائے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ کیا بکواس کر رہے ہو"..... اچانک جم اسکاٹ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ یہ بات کسی طرح بھی اس کے حلق سے نیچے نہ اتر رہی تھی کہ چیف ٹارگٹ ٹرنر اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف اور اسی لئے میں نے آپ کو براہ راست کال کی ہے"..... سمتھ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ کس نے ہلاک کیا ہے انہیں۔ کس طرح اور کب"..... جم اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ یہ سب کس طرح ہوا۔ مجھے اچانک چیف ٹارگٹ ٹرنر سے ایک اہم بات پوچھنے کی ضرورت پڑی تو مجھے بتایا گیا کہ چیف ٹارگٹ سمیت تمام ٹارگٹس تہہ خانوں میں ہیں اور وہاں کسی اہم مشن میں مصروف ہیں۔ چنانچہ میں نے چیف ٹارگٹ کے آفس میں کال کی لیکن کسی نے کال اٹنڈ نہ کی۔ پھر میں نے ٹرانسمیٹر کال کی لیکن جب کوئی جواب نہ ملا تو میں پریشان ہو گیا۔ میں نے ہارڈی کو بلایا کیونکہ ہم میں سے صرف ہارڈی ہی نیچے جا سکتا تھا۔ میں نے اسے نیچے چیف ٹارگٹ کے پاس جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہارڈی نیچے گیا اور پھر ہارڈی کی کال آ گئی کہ تہہ خانے تو مقتل

بنے ہوئے ہیں وہاں موجود تمام افراد لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں جبکہ ان کے ساتھ ہی چیف ٹارگٹ اور باقی تمام ٹارگٹس کی لاشیں بھی زیرو ہال میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہاں کوئی آدمی بھی زندہ نہیں ہے جس سے میں پریشان ہو گیا اور پھر میں اپنے خاص آدمیوں کو ساتھ لے کر ہارڈی کی رہنمائی میں نیچے گیا تو وہاں واقعی یہی صورت حال تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے نیچے تہہ خانوں میں خون کی ہولی کھیلی گئی ہو۔ چیف ٹارگٹ اور دوسرے تمام ٹارگٹس سمیت وہاں سب افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور ان کی لاشیں بتا رہی ہیں کہ انہیں مرے ہوئے چار پانچ گھنٹے گزر چکے ہیں۔ ویسے چیف ٹارگٹ ٹرنر کی ریڑھ کی ہڈی کے دو مہرے بھی ٹوٹے ہوئے ہیں"۔ سمتھ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سب میرین تو وہاں ایک گھنٹہ پہلے پہنچی ہو گی۔ اس کے کیپٹن کی طرف سے تو کوئی کال نہیں آئی"..... جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں چیف۔ کیونکہ سب میرین کے کیپٹن یا اس کے عملے سے تو میرا کوئی رابطہ ہی نہیں ہے"..... سمتھ نے جواب دیا۔

"وہاں کسی اجنبی کی کوئی لاش بھی ہے"..... جم اسکاٹ نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"نہیں جناب۔ سب لاشیں کلنگ سیکشن کے افراد کی ہیں یا عملے

یا ٹارگٹس کی ہیں۔ اجنبی آدمی کی کوئی لاش وہاں نہیں ہے"۔ سمتھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فوراً وہاں صفائی کراؤ۔ سب لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دو اب وہاں کا نیا بندوبست ہو گا۔ فی الحال تمام تہہ خانے صاف کرا کے سیل کر دو"..... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر جیسے ہی اس نے ہاتھ اٹھایا۔

"یس چیف"..... دوسری طرف سے اس کے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"راجر۔ فوراً معلوم کرو کہ سب میرین کہاں ہے اور کس پوزیشن میں ہے اور پھر مجھے بتاؤ"..... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب کس نے کیا ہو گا۔ وہ ایشیائی گروپ اور علی عمران تو ہلاک ہو چکے تھے۔ پھر یہ سب کیا ہوا۔ کس نے کیا ہے"..... جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ سب میرین کارکا سے واپس ہو کر اب آپریشنل سیکشن میں پہنچنے والی ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپریشنل سیکشن کے انچارج سے میری بات کراؤ۔ جلدی"۔ جم

اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف" ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں آپریشنل سیکشن سے" ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں انتھونی۔ سب میرین کہاں ہے اس وقت" ...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"سب میرین اسٹیشن پر پہنچ چکی ہے جناب" ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس سے عملہ وغیرہ باہر آیا ہے یا نہیں" ..... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"ابھی تو سب میرین پہنچی ہے چیف۔ ابھی تو ان لوڈنگ نہیں ہوئی۔ لیکن کیا بات ہے۔ آپ کیوں اس انداز میں پوچھ رہے ہیں"۔ انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فوری طور پر سب میرین کو سیل کر دو اور جب تک میں نہ کہوں سب میرین سے کسی کو باہر نہ آنے دینا۔ فوری عمل کرو میرے حکم پر" ...... جم اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گو اسے چیف ٹارگٹ نے رپورٹ دے دی تھی

کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بندھی ہوئی حالت میں ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دی گئی تھیں لیکن اب سمتھ نے جو رپورٹ دی تھی اس سے اس کے خدشات ایک بار پھر جاگ اٹھے تھے کیونکہ ٹارگٹس اور کلنگ سیکشن کی ہلاکت کوئی معمولی بات نہ تھی۔ یہ یقیناً ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہی کام ہو سکتا تھا اور پھر سب میرین ایک گھنٹہ پہلے وہاں سے واپس روانہ ہوئی ہو گی لیکن سب میرین کے کیپٹن نے ابھی تک کسی قسم کی کوئی رپورٹ نہیں دی تھی۔ اسی سے اسے شک پڑا تھا کہ کہیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے سب میرین کے عملے کو ہلاک کر کے سب میرین پر قبضہ نہ کر لیا ہو۔ گو سمتھ نے جو رپورٹ دی تھی اس میں کسی اجنبی لاش کی موجودگی سے انکار کیا تھا اس طرح اگر عمران اور اس کے ساتھی سب میرین کے عملے کو ہلاک کر دیتے تو ان کی لاشیں بھی وہاں موجود ہوتیں اور چونکہ سمتھ انہیں نہیں جانتا تھا اس لئے لامحالہ وہ اس کے لئے اجنبی ہوتے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے عملے کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں وہاں نہ پھینکی ہوں تاکہ کسی کو پتہ نہ چل سکے اور یہ لاشیں سب میرین میں ہی موجود ہوں اس لئے وہ خود اپنی آنکھوں کے سامنے چیکنگ کرنا چاہتا تھا ورنہ تو وہ انتھونی کو بھی حکم دے سکتا تھا اور یہاں ہیڈ کوارٹر میں ایسے انتظامات بہرحال موجود تھے کہ سب میرین کو نہ صرف سیل کیا جا سکتا تھا بلکہ آپریشنل سیکشن کی مشینری بھی سیل کی جا سکتی تھی اور

سب میرین کے اندر موجود افراد کی ہر طرح سے چیکنگ بھی کی جا سکتی تھی اور انہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے جم اسکاٹ پوری طرح مطمئن تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی سب میرین میں موجود بھی ہوئے تب بھی وہ کسی طرح بچ نہ سکیں گے۔

آبدوز خاصی تیز رفتاری سے سمندر کے اندر سفر کرتی ہوئی شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران اس وقت کیپٹن روم میں موجود تھا۔ سب میرین لارڈ کلب کے نیچے اپنے مخصوص اسٹیشن پر پہنچی تو وہاں عمران اور اس کے ساتھی اس کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے چیف ٹارگٹ ٹرنر اور دوسرے ٹارگٹس کی ہلاکت کے بعد وہاں موجود تمام افراد کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ اس لئے جب سب میرین وہاں پہنچی تھی تو وہاں سوائے عمران اور اس کے ساتھیوں کے اور کوئی موجود نہیں تھا۔ سب میرین کا عملہ آٹھ افراد پر مشتمل تھا اور عمران کے حکم پر سوائے کیپٹن کے باقی تمام عملے کو ہلاک کر دیا گیا تھا البتہ کیپٹن جس کا نام جرنر تھا سے عمران نے نہ صرف سب میرین کے آپریشن بلکہ اس کے اندر موجود تمام مشینری کے بارے میں بھی معلومات

حاصل کر لی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی تمام تفصیلات معلوم کر لی تھیں۔ گو اس سے پہلے وہ آسٹن سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھاری رقم کے عوض معلومات حاصل کر چکا تھا لیکن ظاہر ہے اس کی معلومات پہلے کی تھیں جبکہ کیپٹن جرنر سے حاصل ہونے والی معلومات تازہ ترین تھیں اور پھر عمران نے کیپٹن جرنر کو ہلاک کر دیا تھا اور عملے کی سب لاشیں بھی اس نے سب میرین میں ہی رکھوا دی تھیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سب میرین کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں کافی وقت لگ جانا ہے اور اگر اس دوران لارڈ کلب کے تہہ خانوں میں کوئی آ گیا تو پھر عملے کی لاشیں بھی اسے مل جاتیں اور اس طرح وہ سب شدید خطرے کی زد میں آ سکتے تھے۔ گو یہ سب میرین انتہائی جدید ترین مشینری سے لیس تھی لیکن یہ مشینری سمندر میں تو کام آ سکتی تھی لیکن ہیڈ کوارٹر کے اندر اس مشینری سے کوئی کام نہ لیا جا سکتا تھا۔ اس وقت کیپٹن روم میں عمران کے ساتھ کیپٹن شکیل موجود تھا۔ جبکہ باقی ساتھی دوسرے حصے میں تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ اور ہم سب ایکریمین میک اپ میں ہیں۔ اس لئے ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی جیسے ہی ہم سب میرین سے باہر آئیں گے ہمیں شناخت کر لیا جائے گا۔ اس بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"فی الحال تو مسئلہ شیڈاک کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا

ہے۔ وہاں کیا ہوتا ہے بعد میں دیکھا جائے گا۔ اگر ہمارے پاس میک اپ باکس ہوتے یا لارڈ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ایسا سامان ہوتا تو پھر ہم سب میرین کے عملے کا میک اپ کر لیتے۔ لیکن اب مجبوری ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن جرنر کے مطابق تو ہیڈ کوارٹر میں آدمیوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے اس لئے اگر ہم وہاں پہنچتے ہی انتہائی تیز ایکشن کریں تو ہم آسانی سے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اصل مسئلہ وہاں موجود افراد نہیں ہیں۔ بلکہ اصل مسئلہ وہاں موجود انتہائی جدید ترین مشینری ہے جس کا تباہ ہونا ضروری ہے لیکن ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے۔ تہہ خانوں میں بھی سوائے مشین گنوں کے اور کوئی اسلحہ موجود نہیں تھا اور نہ ہی اسلحہ اس سب میرین میں ہے۔ اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم مشین گنیں پکڑے باہر جائیں اور پھر جس قدر تیز رفتاری سے ممکن ہو سکتا ہے وہاں موجود تمام مشینری کو تباہ کر دیں۔ اس کے علاوہ اور تو کوئی صورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد ہیڈ کوارٹر آ گیا اور عمران نے مشینری کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کیپٹن جرنر سے اسے تمام تفصیلات مل گئی تھیں اس لئے اسے معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں داخلے کے لئے اسے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیڈ کوارٹر کا مخصوص راستہ کھل گیا جس میں سمندر کا پانی بھرا ہوا تھا

اور سب میرین آہستہ آہستہ اس راستے پر آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر ایک مخصوص جگہ پہنچ کر رک گئی اور پھر اس نے خود بخود اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سامنے موجود سکرین پر ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ نظر آنے لگا جس کی ایک سائیڈ پر بڑا سا پلیٹ فارم تھا۔ جبکہ باقی حصے میں پانی بھرا ہوا تھا اور سب میرین پانی سے نکل کر اس پلیٹ فارم کے قریب موجود تھی۔ عمران نے مشینری آف کی اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ کیپٹن۔ اب اصل ہنگامے شروع ہوں گے"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کیپٹن روم سے باہر آئے تو ان کے ساتھی سب میرین کے آؤٹ گیٹ کے پاس جمع ہو چکے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔ عمران نے آؤٹ گیٹ کی سائیڈ پر لگا ہوا سرخ رنگ کا ہینڈل کھینچا تاکہ گیٹ کھل جائے اور وہ باہر جا سکیں لیکن باوجود ہینڈل کھینچنے کے آؤٹ گیٹ نہ کھل سکا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ یہ گیٹ کیوں نہیں کھل رہا"...... عمران نے ایک بار پھر کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"سسٹم میں تو کوئی خرابی پیدا نہیں ہو گئی"...... صفدر نے کہا لیکن اسی لمحے کیپٹن روم کی طرف سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ہمیں کال کیا جا رہا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی کوڈ

دوہرانے پڑتے ہیں۔ لیکن کیپٹن جرنر نے تو یہ بات نہیں بتائی تھی"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا کیپٹن روم کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی پریشانی کے عالم میں اس کے پیچھے تھے۔ عمران جیسے ہی کیپٹن روم میں داخل ہوا سامنے ایک سکرین روشن تھی جس پر ایک آدمی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ سیٹی کی آواز اس سکرین کے نچلے حصے سے نکل رہی تھی۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔

"کون ہو تم اور کیپٹن جرنر کہاں ہے"...... اچانک اس چہرے کے ہونٹ ہلے۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور عمران سمجھ گیا کہ جس طرح عمران کو اس آدمی کا چہرہ سکرین پر نظر آ رہا ہے اسی طرح عمران کا چہرہ بھی اس آدمی کو سکرین پر نظر آ رہا ہو گا اور چونکہ عمران ایکریمی میک اپ میں ہی تھا اس لئے ظاہر ہے اس نے یہ بات کرنی تھی۔

"میں کیپٹن جرنر ہی ہوں البتہ میک اپ میں ہوں"...... عمران نے کیپٹن جرنر کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور چہرہ سکرین پر نظر آنے لگا۔

"تم علی عمران ہو۔ تمہارا اصل چہرہ یہاں سکرین پر مجھے نظر آ رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے سب میرین کے عملے کو اسی طرح ہلاک کر دیا ہے جس طرح تم نے چیف ٹرنر اور اس کے ساتھی

ٹارگٹس کو ہلاک کیا ہے اور اب تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت یقینی ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم کون ہو"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"میں جم اسکاٹ ہوں۔ شیڈاگ کا چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو سنو جم اسکاٹ۔ میں یہاں تمہارا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے نہیں آیا بلکہ میں تم سے صرف شیڈاگ کے سلسلے میں مذاکرات کرنے آیا ہوں۔ میں نے پہلے تمہارے سر چیف لارڈ لارجنٹ سے بھی بات کی تھی۔ میں نے اسے آفر کی تھی کہ اگر وہ یہ یقین دہانی کرا دے کہ شیڈاگ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کام نہیں کرے گی تو میں شیڈاگ کو بھول جاؤں ورنہ اس کا خاتمہ میرے لئے انتہائی ضروری ہو جائے گا کیونکہ پاکیشیا ایک چھوٹا ملک ہے اور وہ اپنے ایٹمی اسلحے کی چوری برداشت نہیں کر سکتا لیکن تمہارے لارڈ لارجنٹ نے انکار کر دیا جس کے نتیجے میں وہ ہلاک ہو گیا اور ہم یہاں پہنچ گئے اور یہ بھی سن لو کہ ہم یہاں تک پہنچ سکتے ہیں تو تمہارا یہ ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ کی زحمت میں پھنسوں"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے شیڈاگ کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اس لئے تمہاری اور

تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت شیڈاگ کی بقا کے لئے انتہائی ضروری ہے اور شیڈاگ بین الاقوامی تنظیم ہے۔ تمہارے جیسے چند ایجنٹ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم یہاں تک پہنچ گئے ہو لیکن میں جس وقت چاہوں صرف ایک بٹن دبا کر سب میرین کے اندر ہی تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتا ہوں اور میں ایسا ہی کروں گا"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت سکرین تاریک ہو گئی تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا کیپٹن روم سے باہر آ گیا۔

"سانس روک لو۔ یہ یقیناً یہاں کوئی گیس فائر کریں گے"۔ عمران نے کمرے کے کھلے حصے میں آتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے سانس روک لئے اور پھر واقعی چند لمحوں بعد اس بڑے حصے کی ایک سائیڈ میں کھٹاک کی آواز سے ایک خانہ کھلا اور اس خانے میں سے تیز نیلے رنگ کا دھواں تیزی سے نکل کر پھیلنے لگا۔ تیز نیلے رنگ کے دھوئیں کو دیکھتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ساتھ کھڑے صفدر کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹی اور دوسرے لمحے مڑ کر اس نے آؤٹ گیٹ کی سائیڈوں پر فائر کھول دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ گولیاں اس ہینڈل اور اس کے ارد گرد کے حصوں پر پڑنے لگیں اور چند لمحوں بعد جب کھٹاک کی تیز آواز کے ساتھ ہی آؤٹ گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا تو عمران نے فائرنگ بند کی اور تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اس کے ساتھی

کھڑے اس طرح لہرا رہے تھے جیسے انہوں نے بیک وقت دس بارہ شراب کی بوتلیں چڑھا لی ہوں۔ عمران نے مشین گن پھینکی اور دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر صفدر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور دوسرے لمحے صفدر جھٹکا کھا کر تیزی سے دوڑتا ہوا باہر پلیٹ فارم پر پہنچا اور وہیں گر پڑا۔ عمران کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چل رہے تھے۔ اس نے سانس روک رکھا تھا کیونکہ تیز نیلے رنگ کا دھواں ابھی تک اس حصے میں موجود تھا البتہ آؤٹ گیٹ کھل جانے کی وجہ سے تازہ ہوا اندر آنا شروع ہو گئی تھی اس لئے دھواں اب تیزی سے غائب ہونے لگا تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اپنے ساتھیوں کو پکڑ پکڑ کر دھکیلتا چلا جا رہا تھا اور سب سے آخر میں اس نے تنویر کو باہر دھکیلا اور پھر جھک کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی ایک مشین گن اٹھائی اور آؤٹ گیٹ سے باہر فرش پر چھلانگ لگا دی۔ اس کا چہرہ مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ لیکن باہر آکر اس نے تیزی سے سانس لینا شروع کر دیا اور اس کے ذہن پر جھپٹنے والے دھبے غائب ہونا شروع ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی فرش سے اٹھنا شروع کر دیا۔ تازہ ہوا نے ان کے ڈوبتے ہوئے ذہنوں پر اثر کیا تھا اور وہ سب بے ہوشی اور موت کے چنگل سے بچ نکلے تھے۔ عمران نے یہ سب کچھ اس لئے کیا تھا کہ تیز نیلے رنگ کا دھواں بتا رہا تھا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے ساتھ سائنائیڈ بھی شامل ہے۔ اس لئے اگر فوری طور پر تازہ ہوا

انہیں نہ ملی تو پھر ان کی موت یقینی ہو جاتی۔ اب عمران کی آنکھیں اس کے حلقوں پر سرچ لائٹ کی طرح گھوم رہی تھیں کیونکہ اس کے ساتھی آہستہ آہستہ حرکت میں آرہے تھے اور ان کے پاس کوئی اسلحہ بھی نہ تھا جبکہ اکیلا عمران ہی وہاں ایسا آدمی تھا جو سنبھلا ہوا بھی تھا اور اس کے پاس مشین گن بھی تھی اور ظاہر ہے وہ اس وقت شیڈاگ جیسی تنظیم کے ہیڈکوارٹر میں تھے اور پھر دوسرے لمحے اچانک ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور عمران بے اختیار اچھل پڑا لیکن دوسرا لمحہ اس کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا کیونکہ اس دھماکے کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن کے اندر کوئی بم پھٹا ہو اور اس کا ذہن پرزوں میں تقسیم ہوتا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کے تمام احساسات انتہائی تیزی سے گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے اور شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

جم اسکاٹ جیسے ہی آپریشنل سیکشن میں داخل ہوا وہاں ایک طرف بنے ہوئے شفاف شیشے کے کمرے میں موجود ایک لمبے قد اور درمیانی جسم کا آدمی تیزی سے نکل کر باہر آگیا۔ یہ انتھونی تھا۔

"آئیے چیف"...... اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"سب میرین کو سیل کر دیا ہے یا نہیں"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ لیکن مجھے اس حکم کی وجہ سمجھ نہیں آئی"۔ انتھونی نے جم اسکاٹ کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔ جم اسکاٹ اس شیشے کے کیبن میں داخل ہو گیا تھا۔ یہاں کنٹرولنگ مشین تھی جو باہر سیکشن میں موجود تمام مشینری کو کنٹرول کرتی تھی جبکہ چند کرسیاں بھی وہاں موجود تھیں۔ جم اسکاٹ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیپٹن جرنر سے بات کراؤ"...... جم اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے کرسی پر بیٹھ کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور پھر تھوڑی دیر بعد سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سامنے موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور سکرین پر ایک ایکریمن کا چہرہ نظر آنے لگ گیا اور یہ چہرہ دیکھتے ہی جم اسکاٹ کے ساتھ ساتھ انتھونی بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کون ہو تم اور کیپٹن جرنر کہاں ہے"...... انتھونی نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"میں کیپٹن جرنر ہی ہوں البتہ میک اپ میں ہوں"۔ کیپٹن جرنر کی آواز سنائی دی۔

"کی آئی آن کرو تاکہ اس کی اصل شکل نظر آئے"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا تو انتھونی نے تیزی سے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور دوسرے لمحے سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایکریمین کی بجائے ایک ایشیائی چہرہ نظر آنے لگ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو علی عمران ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ہٹو۔ میں اس سے بات کرتا ہوں"...... جم اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور انتھونی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا چھوٹا سا مائیک جم اسکاٹ کے ہاتھ میں دے دیا۔

"تم علی عمران ہو۔ تمہارا اصل چہرہ یہاں سکرین پر نظر آ رہا ہے"...... جم اسکاٹ نے چیخ چیخ کر بولنا شروع کر دیا اور عمران نے اپنے اصل لہجے میں اس سے مذاکرات کی بات شروع کر دی لیکن جم اسکاٹ نے اس کی کوئی بات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

"ڈرام گیس فائر کر دو انتھونی۔ جلدی کرو تاکہ یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں"...... جم اسکاٹ نے مائیک آف کرتے ہوئے چیخ کر انتھونی سے کہا تو انتھونی نے تیزی سے ایک بار پھر مختلف بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس پر نظر آنے والا منظر بدل گیا۔ اب سکرین پر سب میرین کے آؤٹ گیٹ والے حصے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ وہاں اس عمران کے ساتھ تین ایشیائی مرد ایک دیو ہیکل نیگرو۔ ایک ایشیائی عورت اور ایک سوئس نژاد عورت کھڑی نظر آ رہی تھی۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ عمران خالی ہاتھ تھا۔ اسی لمحے اس حصے کے ایک کونے میں سے تیز نیلے رنگ کا دھواں نکلنے لگا اور جم اسکاٹ کا چہرہ اس دھوئیں کو دیکھ کر بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ اب ان لوگوں کی موت یقینی ہو چکی تھی لیکن اسی لمحے عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹی اور گھوم کر اس نے سب میرین کے آؤٹ گیٹ کے آپریشنل سسٹم پر فائر کھول دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سسٹم ناکارہ کر کے نکلنا چاہتا ہے"...... جم اسکاٹ

نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ یہ ایسا نہیں کر سکیں گے"...... انتھونی نے کہا مگر دوسرے لمحے جب آؤٹ گیٹ خود بخود سکرین پر کھلتا نظر آیا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ یہ تو باہر آ جائیں گے"...... جم اسکاٹ نے پاگلوں کے سے انداز میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ ان پر ڈرام گیس کا اچھا خاصا اثر ہو چکا ہے اس لئے اب ان کی موت یقینی ہے"۔ انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ کو بھی یہ دیکھ کر حوصلہ سا ہو گیا کہ عمران کے سارے ساتھی لڑکھڑا رہے تھے اور ڈرام گیس کے اثرات کے بارے میں بہرحال جم اسکاٹ بھی جانتا تھا کہ اس میں سائنائیڈ کے اثرات موجود ہوتے ہیں اس لئے ان کی موت یقینی ہے لیکن دوسرے لمحے عمران نے مشین گن پھینکی اور اپنے ساتھیوں کو پکڑ پکڑ کر باہر پلیٹ فارم پر دھکیلنے لگا۔

"اوہ۔ یہ کیسا آدمی ہے۔ اس پر گیس کا اثر ہی نہیں ہو رہا"۔ جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ شخص واقعی انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اس نے سختی سے اپنا سانس روک رکھا ہے"...... انتھونی نے کہا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اپنے ساتھیوں کو سب میرین سے باہر نکال لینے میں کامیاب ہو چکا تھا البتہ اس کے ساتھی پلیٹ فارم پر پہنچ کر گر پڑے تھے اور پھر عمران سب سے آخر میں مشین گن اٹھائے خود

بھی باہر آ گیا۔ اس کی تیز نظریں چاروں طرف کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ تو بچ گئے ہیں۔ دیکھو۔ اس کے ساتھی بھی اٹھنے لگ گئے ہیں انہیں ہلاک کر دو۔ جلدی کرو"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور انتھونی کرسی سے اٹھ کر تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ باہر ایک سائیڈ پر ایک مشین سرخ رنگ کے کور سے ڈھکی ہوئی موجود تھی۔ انتھونی نے قریب جا کر کور ہٹایا اور پھر اس مشین کو انتہائی برق رفتاری سے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک ہینڈل کو کھینچا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے مشین کو آف کرنا شروع کر دیا جبکہ شیشے کے کیبن میں موجود جم اسکاٹ نے دیکھا کہ اچانک عمران لہراتا ہوا نیچے گرنے لگا اور چند لمحوں بعد وہ نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اسی طرح اس کے دوسرے ساتھی جو اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے وہ بھی واپس فرش پر گرے اور ساکت ہو گئے تو جم اسکاٹ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"چیف۔ میں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے۔ یہاں سے بس اتنا ہی ہو سکتا تھا۔ اب باہر جا کر انہیں گولیاں مارنا پڑیں گی تب ہی یہ ہلاک ہوں گے"...... انتھونی نے کمرے میں واپس داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہلاک کیوں نہیں کیا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ تم نے

دیکھا نہیں کہ وہ ڈرام گیس سے بھی بچ نکلے ہیں"...... جم اسکاٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ یہاں ایسا کوئی سسٹم نہیں ہے۔ صرف یہ خصوصی سسٹم موجود تھا جو میں نے ایمرجنسی میں استعمال کیا ہے۔ ویسے وہ لوگ بے ہوش ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو میں خود جا کر ان کو گولیوں سے اڑا دیتا ہوں"...... انتھونی نے کہا۔

"نہیں۔ میں تمہیں کسی رسک میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس پر موجود بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو۔ ماسٹر بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ماسٹر۔ اپنے ساتھ چار آدمی لے کر سب میرین آؤٹ روم میں پہنچو۔ وہاں دو عورتیں اور پانچ مرد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں گولیوں سے اڑا دو"...... جم اسکاٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بے ہوش پڑے افراد کو گولیوں سے اڑانے کے لئے چار آدمیوں کی کیا ضرورت ہے چیف۔ میں اکیلا ہی کافی ہوں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ اس لئے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ اچھا تم ایسا کرو کہ آٹھ افراد کو لے آؤ۔ میں انہیں بے ہوشی کے عالم میں یہاں سے اٹھوا کر اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ

کروں گا"۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے بٹن آف کر کے اس آلے کو واپس جیب میں ڈال لیا۔

"آپ نے اچانک ارادہ کیوں بدل دیا ہے چیف۔ یہاں انہیں گولی مار دی جاتی پھر ان کی لاشیں اٹھائی جا سکتی تھیں"۔ انتھونی نے کہا۔

"میں نے اس طرح دوطرفہ رسک کور کیا ہے۔ آٹھ آدمی منگوائے ہیں تاکہ اگر یہ لوگ بے ہوش نہ بھی ہوں یا ہوش میں آ جائیں تو ان کا مقابلہ آسانی سے کیا جا سکے اور دوسرا یہ کہ یہ بہرحال آپریشنل سیکشن سے باہر چلے جائیں گے کیونکہ ہیڈ کوارٹر کو اصل خطرہ آپریشنل سیکشن میں ان کی موجودگی سے ہی ہو سکتا ہے اور اگر واقعی یہ بے ہوش ہیں تو انہیں جب راڈز میں جکڑ دیا جائے گا تو پھر یہ ہر لحاظ سے بے بس ہو جائیں گے پھر میں انہیں ہوش میں لا کر اپنی مرضی سے انہیں عبرتناک موت بھی ماروں گا اور ان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بھی تفصیلات معلوم کر کے اس سروس کا مکمل طور پر خاتمہ کر دوں گا"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو درد کی ایک تیز لہر سی اس کے بدن میں دوڑتی چلی گئی لیکن پوری طرح شعور میں آتے ہی اسے معلوم ہو گیا کہ وہ سب میرین والے ہال کے پلیٹ فارم کی بجائے کسی بڑے سے کمرے میں کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی اسی طرح کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور ایک آدمی عمران کے ساتھ کرسی میں جکڑے ہوئے صفدر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ اسے ابھی انجکشن لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑی تھی اور پھر اسے ہوش آ گیا۔ پھر وہ آدمی آگے بڑھ گیا۔ عمران نے اپنے دونوں پیر اندر کی طرف کئے لیکن کرسی کے دونوں پایوں کے درمیان لوہے کی پلیٹ موجود تھی۔ عمران نے ٹانگ موڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا منہ بن گیا کیونکہ کرسی کی پشت

خاصی اونچی تھی اس لئے ٹانگ موڑنے کے باوجود وہ اپنی ٹانگ کسی طرح بھی کرسی کے عقبی پائے کی طرف نہ لے جا سکتا تھا۔ اس کے دونوں بازو بھی اس کے جسم کے ساتھ ہی راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ عمران نے اپنے بازو کو اوپر اٹھانے کی کوشش کی اور ساتھ ہی سانس زور سے اندر کی طرف کھینچ کر اس نے اپنے جسم کو خاصی حد تک سکیڑ لیا۔ اس طرح اس کے بازوؤں کو کافی خلا حاصل ہو گیا۔ اس نے بازو اوپر کئے اور ساتھ ہی وہ خود بھی کوشش کر کے اوپر کو اٹھنے لگا۔ سانس اندر سکیڑنے کی وجہ سے اس کا جسم خاصا سکڑ گیا تھا اس لئے وہ اوپر کو اٹھ رہا تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ اپنے دونوں بازو آسانی سے باہر نکال سکتا ہے کیونکہ اس کے جسم کے گرد درمیانی راڈ اس کے پیٹ کے سامنے تھا اور اس سے بازو نکال کر وہ آسانی سے اپنے بازو سائیڈ میں کر کے عقبی پائے کا بٹن پریس کر سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اطمینان سے بیٹھ گیا۔ وہ دراصل اس آدمی کے باہر جانے کا انتظار کرنا چاہتا تھا۔ اب صفدر بھی ہوش میں آ چکا تھا اور ہوش میں آتے ہی اس کے منہ سے کراہ سی نکل گئی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کراہ درد کی تیز لہروں کی وجہ سے نکلی ہے۔

"یہ ہم کہاں ہیں"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"جہاں سے ہم کو بھی ہماری خبر نہیں مل سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ آدمی جو اب تنویر کے بازو میں انجکشن لگا رہا

تھا ان کی آوازیں سن کر بھی نہ مڑا اور اپنے کام میں مصروف رہا اور پھر جب وہ سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی صالحہ کے بازو میں انجکشن لگا کر فارغ ہوا تو وہ واپس مڑا اور تیزی سے اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"سنو مسٹر۔ کیا ہم آپریشنل سیکشن میں ہیں"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ تم اس وقت سٹور سیکشن میں ہو"...... اس آدمی نے مڑے بغیر صرف سر گھما کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور پھر عمران کو باہر سے باقاعدہ دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

"ہمیں زندہ کیوں رکھا گیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تاکہ ہم شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر سکیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی مطلب ہی پوچھ رہے ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بازوؤں کو باہر نکالنے کی کارروائی شروع کر دی لیکن اس سے پہلے کہ عمران کے بازو باہر نکلتے اچانک کھٹاک کھٹاک کی آوازیں گونجیں اور اس کے ساتھ ہی جولیا اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں مطلب"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے دروازے کے پیچھے قدموں کی تیز آوازیں ابھریں تو جولیا پنجوں کے بل دوڑتی ہوئی دروازے کی سائیڈ میں جا کر کھڑی ہو گئی پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی لیکن اس سے پہلے کہ دروازہ کھلتا۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازیں ایک بار پھر سنائی دیں اور سب کی نظریں ادھر گھوم گئیں۔ یہ آوازیں صالحہ کی کرسی کی تھیں لیکن اس سے پہلے کہ صالحہ اٹھتی دروازہ کھلا اور چار مسلح آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ یکلخت جولیا نے ان پر چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے وہ ایک آدمی کے ہاتھ میں موجود مشین گن چھین لینے میں کامیاب ہو گئی چونکہ یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ آنے والے سنبھل ہی نہ سکے تھے اس لئے وہ ایک لمحے کے لئے حیرت سے بت بنے کھڑے رہے لیکن دوسرے لمحے باقی تینوں آدمیوں نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی مشین گنیں جولیا کی طرف کی ہی تھیں کہ جولیا نے یکلخت ایک سائیڈ پر چھلانگ لگا دی اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسری طرف سے بھی ٹریگر دبائے گئے تھے لیکن جولیا کے اچانک ہٹ جانے کی وجہ سے ان کی فائرنگ سے ہونے والی گولیاں جولیا کو تو نہ لگیں البتہ جولیا ان میں سے دو کو گرانے میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن پھر ایک آدمی نے تیزی سے مشین گن موڑی ہی تھی کہ اچانک صالحہ یکلخت اپنی کرسی سے اچھلی اور وہ اس آدمی پر جا پڑی اور اس کے اچانک ٹکرانے سے اس آدمی کی مشین گن

کا رخ بدل گیا اور گولیاں دیوار سے جا ٹکرائیں ورنہ جولیا لازماً ہٹ ہو جاتی۔ صالحہ کی اچانک ٹکر سے وہ آدمی چیختا ہوا دیوار سے جا کر لگا ہی تھا کہ صالحہ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹی اور جولیا نے اس آدمی پر فائر کھول دیا لیکن اسی لمحے پہلا آدمی جس کے ہاتھ سے جولیا نے مشین گن چھینی تھی، نے یکلخت چھلانگ لگائی اور وہ دروازے سے باہر جا گرا۔ جولیا نے اسے بھی ہٹ کرنے کی کوشش کی لیکن گولیاں دروازے کی سائیڈ سے ٹکرا کر نیچے گریں اور وہ آدمی بچ گیا۔ صالحہ دوسری مشین گن اٹھا کر دروازے کی طرف بھاگی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو گیا اور نہ صرف بند ہو گیا بلکہ وہ بجلی کی سی تیزی سے زمین میں اس طرح دھنستا چلا گیا جیسے لفٹ نیچے جاتی ہے اور صالحہ اس کے قریب پہنچ کر حیرت کے انداز میں ٹھٹھک کر رک گئی تھی اور چند لمحوں بعد جہاں دروازہ تھا ٹھوس دیوار ان کی آنکھوں کے سامنے موجود تھی۔

"ہمیں کھولو جولیا"۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا تو صالحہ اور جولیا دونوں تیزی سے مڑیں اور پھر چند لمحوں بعد ہی عمران اور باقی ساتھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ آنے والے چاروں افراد کے ہاتھوں میں چونکہ مشین گنیں تھیں اس لئے اس وقت ان کے پاس چار مشین گنیں موجود تھیں۔ عمران نے ایک مشین گن جھپٹی اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر دروازہ تھا کہ اچانک تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے کمرے کا فرش درمیان

سے کھل کر ایک جھٹکے سے دونوں سائیڈوں پر ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی سنبھل نہ سکے اور وہ سب بے اختیار نیچے گرتے چلے گئے۔ فرش میں نصب کرسیاں دروازے کی دوسری طرف تھیں۔ وہ ویسے ہی فرش کے ساتھ جکڑی ہوئی تھیں۔اس لئے وہ انہیں بھی نہ پکڑ سکتے تھے اس لئے وہ سب یکلخت فرش کھلنے کی وجہ سے سر کے بل نیچے گرتے چلے گئے اور پھر ان کے جسم ایک زور دار چھپاکے سے پانی کے اندر ڈوبتے چلے گئے۔ گو اس طرح وہ چوٹ لگنے سے محفوظ ہو گئے تھے لیکن پانی میں گرتے ہوئے ان سب کے ذہنوں میں یہی احساس ابھرا تھا کہ انہیں کھلے سمندر میں گرا دیا گیا ہے اور ظاہر ہے اس طرح سمندر میں گر جانے کے بعد ان کا بچ نکلنا ناممکن ہو گا اور وہ یقینی موت کا شکار ہو جائیں گے لیکن جب گرنے کی وجہ سے ان کے جسم پانی میں گر کر رکے اور پانی نے انہیں اوپر اچھالا تو عمران نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے میں موجود ہیں جس کی سائیڈوں میں چاروں طرف پتلا سا پلیٹ فارم موجود ہے۔ جبکہ درمیان میں سمندر کا پانی بھرا ہوا تھا۔

"پلیٹ فارم پر چڑھ جاؤ"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود پلیٹ فارم پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔ گو یہاں خاصا اندھیرا تھا لیکن اب ان کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی کچھ عادی ہو گئی تھیں۔ اس لئے ایک ایک کر کے وہ سب پلیٹ فارم پر چڑھ جانے میں کامیاب ہو گئے البتہ ان

ے لباس پانی سے شرابور ہو رہے تھے اور مشین گنیں نجانے کہاں غائب ہو گئی تھیں۔ ان کے سروں پر کافی اونچی چھت نظر آ رہی تھی جو بند تھی۔ کمرے میں کوئی دروازہ کوئی کھڑکی یا کوئی روشندان وجود نہیں تھا۔ اچانک ہی ایک سائیڈ پر چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس عجیب سے کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی۔ یہ روشنی چھت کے قریب دیوار کے ایک رخنے سے نکل رہی تھی۔

علی عمران۔ میں نے واقعی تمہیں بے ہوش کر کے باندھ کر غلطی کی تھی۔ تمہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دینا چاہئے تھا لیکن اب میں کوئی غلطی نہیں کروں گا اس لئے تمہیں یہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ یہاں سے باہر نکلنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے کمرے کا فرش۔ تم اگر چاہو تو غوطہ لگا کر اس طرف سے کھلے سمندر میں پہنچ جاتے ہو اور اس طرح اگر تم اپنی جانیں بچا سکتے ہو تو بچا لو۔ بہرحال اب تم ہیڈ کوارٹر میں دوبارہ زندہ داخل نہ ہو سکو گے اور پھر یہ بھی سن لو کہ رات کو جوار بھاٹا ہو گا کیونکہ چاند پورا ہے اور جوار بھاٹا کے دوران کمرے کے فرش پر موجود سمندر کا پانی اوپر والی چھت تک پہنچ جائے گا"...... ختم اینڈ آؤٹ کی تیز اور چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی جواب دیتے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی روشنی بجھ گئی اور دوبارہ تاریکی چھا گئی۔ تیز روشنی کے بعد اچانک تاریکی ہو جانے سے ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کی بینائی چلی گئی ہو لیکن آہستہ آہستہ ان کی آنکھیں اندھیرے کی

عادی ہو گئیں اور انہیں کمرہ دوبارہ نظر آنے لگ گیا۔

"عمران صاحب۔ اب کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ موجودہ صورت حال واقعی ایسی انوکھی اور عجیب تھی کہ اس کا ذہن بھی گڑبڑا سا گیا تھا۔ یہ واقعی عجیب سا کمرہ تھا کہ جو بیک وقت آزاد خانہ بھی تھا اور قید خانہ بھی تھا۔ وہ چاہتے تو پانی میں تیرتے ہوئے کھلے سمندر میں جا سکتے تھے لیکن انہیں معلوم تھا کہ کھلے سمندر میں پہنچ کر وہ کسی طرح بھی زندہ کسی ساحل تک نہ پہنچ سکیں گے کیونکہ یہاں سے دور دور تک کوئی جزیرہ یا کوئی ٹاپو نہیں تھا اور یہاں بھی واقعی جوار بھاٹا میں ان کا زندہ رہ جانا ناممکن تھا۔

"آخر یہ کمرہ اس انداز میں کیوں تعمیر کیا گیا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ تم ٹھیک سوچ رہے ہو۔ اس کمرے کا یہ مخصوص طرز تعمیر یقیناً کسی خاص وجہ سے ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ کمرہ سٹور سے اسلحہ سب میرین میں لوڈ کرنے کے لئے تعمیر کیا گیا ہے"...... اچانک صالحہ نے کہا۔

"ویری گڈ۔ واقعی یہ بات درست ہے۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں ایسا خفیہ راستہ موجود ہے جو کسی سٹور میں نکلتا ہے اور

ویسے بھی ہمیں ہوش میں لانے والے نے میرے سوال پر یہی بتایا تھا کہ ہم سٹور میں ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر دیوار کو مخصوص انداز میں تھپتھپانا شروع کر دیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی یہی کارروائی شروع کر دی۔

"یہاں۔ یہاں خلا ہے"...... اچانک شمال کی طرف موجود تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور سب اس کی طرف سمٹتے چلے گئے۔ عمران نے اس جگہ پر تھپتھپایا تو واقعی ایسی آوازیں ابھریں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہاں بہرحال ٹھوس دیوار نہیں ہے۔

"ہاں۔ یہ راستہ موجود ہے لیکن اب مسئلہ اس کو کھولنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ راستہ اندر سے ہی کھلتا اور بند ہوتا ہو گا۔ باہر سے اسے کھولنے اور بند کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن ہم نے اسے بہرحال باہر سے ہی کھولنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ فرش پر بیٹھ گیا۔ اس کے ہاتھ اب اس جگہ پر رکھے ہوئے تھے۔ وہ اس طرح ہاتھ پھیر رہا تھا جیسے ماہر افراد کسی چیز کی ماہیت معلوم کرنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور چند لمحوں بعد عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں ایک تار موجود ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ کو جھٹک کر ناخنوں میں موجود بلیڈ باہر

نکالے۔

"کرنٹ بھی ہو سکتا ہے اس تار میں"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اور ہمارے جسم بھی گیلے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ رومال لے لیجئے اسے ہاتھ پر لپیٹ لیں۔ یہ خشک ہے"...... کیپٹن شکیل نے ایک رومال اپنی اندرونی جیب سے نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جھٹکا تو انگلی کو لگے گا۔ رومال سے کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"میں ناخن سے بلیڈ نکال کر اسے استعمال کروں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن شکیل کے ہاتھ سے رومال لیا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر انگلی کے ناخن میں موجود بلیڈ کو باہر نکالا اور اس کے بعد اس نے رومال کو ہاتھ پر لپیٹا اور دو انگلیوں سے بلیڈ پکڑ کر اس نے دوسرے ہاتھ سے تار کو چیک کیا اور پھر بلیڈ اس پر رکھ کر اس نے اسے تیزی سے کسی آری کی طرح چلانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد یکلخت شرارے سے نکلے اور عمران کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا لیکن وہ بلیڈ اسی طرح چلاتا رہا اور چند لمحوں بعد تار کٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہاں دیوار کھل کر سائیڈوں میں چلی گئی۔ اب وہاں ایک کافی بڑا راستہ سا بن گیا تھا۔

"آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ عمران نے اس دوران بلیڈ کو دوبارہ اپنے ناخن میں فٹ کر کے اسے چھپا لیا تھا۔ یہ ایک کافی چوڑی راہداری تھی اور راہداری کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا جو ان کے وہاں پہنچتے ہی خود بخود کھلتا چلا گیا۔ شاید اس کے سامنے فرش کے اندر اس کے کھلنے اور بند ہونے کا میکنزم موجود تھا۔ جیسے ہی وہ اس دروازے کو پار کر کے دوسری طرف گئے کمرے میں چٹک کی آواز کے ساتھ ہی تیز روشنی پھیلتی چلی گئی۔ یہ ایک ہال کمرہ تھا جس میں سرخ رنگ کی مخصوص پیٹیاں پڑی ہوئی تھیں اور عمران پیٹیوں کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ پیٹیوں کی ساخت بتا رہی تھی کہ ان میں ایٹمی اسلحہ ہو سکتا ہے۔

"ویری بیڈ۔ انہوں نے اس طرح یہ انتہائی خطرناک اسلحہ یہاں کیوں رکھا ہوا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک سرر سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی اس دروازے پر سرخ رنگ کی کسی دھات کی چادر سی آ گئی جس دروازے سے وہ آئے تھے اور ایسی ہی چادر سامنے موجود ایک اور دروازے کے سامنے بھی آ گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر چٹک کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ان سب کے جسم یکلخت اس طرح گرنے لگے جیسے ان کے جسموں سے یکلخت توانائی نکل گئی ہو۔ وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح نیچے گرے

تھے وہ سب ہوش میں تھے۔ سوچ سکتے تھے۔ جس طرف ان کا چہرہ تھا ادھر دیکھ سکتے تھے لیکن نہ حرکت کر سکتے تھے اور نہ بول سکتے تھے۔ عمران کا چہرہ اس ہال کمرے کے اس دروازے کی طرف تھا جس سے وہ اندر آئے تھے۔ کافی دیر اس طرح گزر گئی۔ پھر اچانک سرر کی آواز کے ساتھ ہی وہ سرخ رنگ کی دھاتی چادریں خود بخود دروازوں سے ہٹ گئیں اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں اسی دروازے سے دس آدمی اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عمران سمیت اس کے سب ساتھیوں کو اٹھا لیا جوانا کو البتہ دو آدمیوں نے اٹھایا تھا اور پھر وہ انہیں اٹھائے اس راہداری سے گزر کر واپس اس پانی والے کمرے میں لے آئے۔ عمران نے دیکھا کہ وہاں وہی سب میرین موجود تھی۔ انہیں اس سب میرین میں لے جایا گیا اور پھر ایک بڑے کمرے میں فرش پر ڈال دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سب میرین حرکت میں آ گئی۔ عمران خاموش پڑا ہوا تھا۔ اسے اس ساری کارروائی کی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ جم اسکاٹ نے آخر انہیں ہلاک کرنے کی بجائے اس طرح سب میرین میں کیوں لادا ہے حالانکہ وہ آسانی سے انہیں ہلاک کرا سکتا تھا۔ سب میرین مسلسل سمندر کے اندر سفر کرتی رہی پھر اس کی حرکت رک گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ اوپر کو اٹھنے لگی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کا آؤٹ گیٹ کھل گیا اور انہی دس افراد نے جنہوں نے انہیں اٹھا کر سب میرین میں ڈالا تھا ایک بار پھر انہیں اٹھا کر آؤٹ گیٹ سے باہر لے آئے اور عمران نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے

سے ٹاپو نما جزیرے پر پہنچ گئے تھے۔

"انہیں درختوں سے باندھ دو"...... ایک آدمی نے کہا اور پھر واقعی انہیں ایک ایک کر کے درختوں کے ساتھ رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ اس کے بعد ایک آدمی نے جیب سے ایک لمبی گردن والی شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے سب سے پہلے بندھے ہوئے تنویر کے قریب پہنچ کر شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی تنویر کی ناک سے لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن بند کیا اور پھر تنویر کے بعد وہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے دیکھا کہ وہاں اس ٹاپو پر دس آدمی موجود تھے۔ جن میں سے ایک انہیں شیشی سونگھانے کے عمل میں مصروف تھا۔ مشین گن اس کے کاندھے پر لٹکی ہوئی تھی جب کہ باقی نو افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے اور ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چند لمحوں بعد ان پر فائر کھول دیں گے۔ کیپٹن شکیل کے بعد عمران کی ناک سے بھی شیشی لگائی گئی۔ عمران کی ناک میں انتہائی تیز گیس چڑھتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی شیشی ہٹائی گئی عمران کو اپنے جسم میں توانائی کی لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگ گئیں۔ اس کے بعد شیشی صفدر کی ناک سے لگائی گئی عمران کو معلوم تھا کہ یہ لوگ ان سے باتیں کرنا چاہتے ہیں ورنہ اگر انہوں نے فائر ہی کرنا تھا تو وہ انہیں ٹھیک کرنے کے چکر میں نہ پڑتے۔ اس لئے اس کے پاس بہرحال اتنا وقفہ موجود تھا کہ وہ ناخنوں میں موجود بلیڈوں سے رسیاں کاٹ لے۔

لیکن مسئلہ تھا کہ اس کے ساتھی بے بس تھے اور یہاں موجود افراد کی تعداد دس تھی اور وہ اکیلا بیک وقت ان دس افراد کو کور نہ کر سکتا تھا۔ اگر اس نے ایسا کیا تو لامحالہ اس کے ساتھی فائرنگ سے ہلاک ہو سکتے ہیں لیکن ظاہر ہے وہ اب اس طرح بندھی ہوئی حالت میں تو نہ مرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے تیزی سے اپنے ہاتھوں کو جھٹکا اور پھر بلیڈ باہر آنے پر اس نے رسی کاٹنے کی کارروائی شروع کر دی لیکن اس کی تیز نظریں مسلسل ماحول کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

"چیف۔ آپ نے انہیں زندہ حالت میں کیوں بھجوایا ہے۔ انہیں یہاں بھی تو ہلاک کیا جا سکتا تھا"...... انتھونی نے جم اسکاٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس وقت آپریشنل سیکشن کے کنٹرولنگ روم میں موجود تھے۔ سامنے دیوار پر ایک بڑی سی سکرین روشن تھی جس پر زیر زمین سفر کرتی ہوئی آبدوز نظر آ رہی تھی۔

"یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں انتھونی۔ ان میں ایسی صلاحیتیں ہیں کہ میں حقیقتاً اب ان کے بارے میں ایک فیصد رسک لینے کے لئے بھی تیار نہیں ہوں۔ تم نے دیکھا نہیں کہ انہوں نے یہاں پہنچ کر کیا کیا کام دکھائے ہیں"...... جم اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے باس۔ میں خود بھی حیران ہوں کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ ناممکن کو ممکن بنا دیتے ہیں جس طرح انہوں نے

سپیشل سٹور کا راستہ کھولا ہے۔ مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔ انتھونی نے کہا۔

"ویسے تو اس کی وجہ ہماری اپنی حماقت ہی ہے۔ وہاں اپریشنل تار کا ایک سرا باہر نکلا ہوا تھا لیکن ہم نے اسے کبھی چیک ہی نہیں کیا تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اسے جس انداز میں کاٹا ہے اور جس طرح راستہ کھولا ہے میں حقیقتاً ان کی صلاحیتوں سے خوفزدہ ہو گیا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ وہاں ٹاپو پر کوئی چکر نہ چلا دیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انتھونی نے کہا۔

"اول تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ راجر بے حد ہوشیار آدمی ہے اور پھر میں نے اسے اچھی طرح سمجھا دیا ہے۔ اس کے ساتھی بھی کافی تعداد میں ہیں اور مسلح بھی ہیں جبکہ عمران اور اس کے ساتھی مکمل طور پر غیر مسلح ہیں اور اگر ایسا ہوا بھی سہی تو یہ لوگ بہرحال ہیڈ کوارٹر میں تو نہیں ہوں گے"...... جم اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سب میرین پر بھی تو قبضہ کر سکتے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"تم مجھے احمق سمجھتے ہو کیا"...... جم اسکاٹ نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا چیف۔ میں تو"...... انتھونی

جم اسکاٹ کے اچانک غصہ کھانے پر بوکھلا گیا تھا۔

"میں نے کیپٹن کو پہلے ہی سمجھا دیا ہے۔ ان لوگوں کے سب میرین سے نکل کر ٹاپو پر جانے کے بعد وہ سب میرین کو واپس سمندر میں اتار دے گا اور پھر جب تک میں اسے ٹرانسمیٹر پر ہدایات نہ دوں گا وہ اسے واپس وہاں سطح پر نہ لے جائے گا اور ہم چونکہ یہاں بیٹھے سب کارروائی دیکھ رہے ہوں گے اس لئے میں اسے ہدایات دے سکتا ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ واقعی بہت دور کی سوچتے ہیں"...... اس بار انتھونی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور جم اسکاٹ نے اس طرح سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ میں واقعی ایسا ہی ہوں۔ اس کی نظریں سکرین پر ہی جمی ہوئی تھیں اور پھر آبدوز کی حرکت رک گئی۔

"سب میرین ٹاپو پر پہنچ گئی ہے۔ اب ٹاپو کو رینج میں لے آؤ"۔ جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر جھماکے ہونے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک منظر سکرین پر ابھرا۔ یہ ایک خاصے بڑے ٹاپو کا منظر تھا جس میں درختوں کی کثرت تھی اور زمین پر جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں اور اس منظر کے سکرین پر ابھرتے ہی انتھونی نے ہاتھ ہٹا لیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی دس آدمی بے حس و حرکت عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھائے منظر میں داخل ہوئے اور انہوں نے انہیں ایک ایک کر کے درختوں کے تنوں کے ساتھ رسیوں سے باندھنا شروع

کر دیا۔

"وائس آن کرو"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے ایک بٹن پریس کر دیا تو آواز آنا شروع ہو گئی۔ ایک آدمی انہیں ہوش میں لانے کی ہدایات دے رہا تھا اور پھر ایک آدمی نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے باری باری ایک ایک بندھے ہوئے آدمی کی ناک سے شیشی کا ڈھکن کھول کر لگانا شروع کر دیا۔

"چیف۔ کیا انہیں ٹھیک کرنا ضروری تھا۔ میرا مطلب تھا کہ یہ خطرناک لوگ ہیں"...... انتھونی نے آہستہ سے کہا۔

"اب ان کی خطرناک حرکت سے بہرحال ہیڈکوارٹر محفوظ ہو چکا ہے اور اب زیادہ سے زیادہ وہاں موجود راجر اور اس کے ساتھیوں کے لئے ہی وہ خطرناک ہو سکتے ہیں جبکہ اس کا بھی ایک فی صد سکوپ نہیں ہے کیونکہ یہ بندھے ہوئے اور راجر اور اس کے ساتھی مسلح ہیں اور دوسری بات یہ کہ میں ان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر اور اس کے پورے سیٹ اپ کی تفصیلات بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ان لوگوں کی ہلاکت کے بعد شیڈاگ کے تمام گروپس کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن دے دوں گا۔ یہ تنظیم ہمارے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو رہی ہے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ واقعی بہت دور اندیش ہیں۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ ان چند افراد کے خاتمے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ختم نہ ہو جائے گی ایک کے بعد دوسرا گروپ آ جائے گا اور ہم کب تک ان سے لڑتے رہیں گے"...... انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ نے زبان سے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف سرہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

"ٹرانسمیٹر آن کر دو تاکہ میں اس پر راجر کی مدد سے عمران سے بات چیت کر سکوں"...... جم اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سرہلایا اور ایک بار پھر مشین کے بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ راجر۔ ہیڈکوارٹر کالنگ یو۔ اوور"...... انتھونی نے مختلف بٹن پریس کر کے مائیک ہاتھ میں لے کر اس کی سائیڈ کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ راجر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... راجر کی آواز سنائی دی۔ اب اس کے ہاتھ میں بھی ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نظر آ رہا تھا۔

"چیف سے بات کرو۔ اوور"...... انتھونی نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا مائیک اس نے جم اسکاٹ کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے مائیک ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... راجر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ان کی رسیاں اچھی طرح باندھی گئی ہیں یا نہیں۔ اوور"۔ جم

اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے پہلے ہی باندھنے والوں کو ہدایات دے دی تھیں۔ اوور"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جب یہ پوری طرح ذہنی طور پر سنبھل جاتیں تو مجھے کال کرنا اور سنو۔ ہر طرح سے محتاط رہنا۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ ہم پوری طرح محتاط ہیں۔ اوور"...... راجر نے جواب دیا تو جم اسکاٹ نے مائیک کا سائیڈ بٹن آف کر دیا۔

"سب میرین کے پائلٹ سے بات کراؤ"...... جم اسکاٹ نے انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے ایک بار پھر مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"...... بٹن پریس کر کے انتھونی نے جم اسکاٹ سے مائیک لے کر اسے آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیپٹن جیکب اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ جم اسکاٹ سپیکنگ۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے مائیک لیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں کیپٹن جیکب بول رہا ہوں۔ اوور"۔ کیپٹن جیکب کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سب میرین کو سمندر کی تہہ میں لے گئے ہو یا نہیں۔ اوور"۔ جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"یس چیف۔ اس وقت سب میرین تہہ میں ہی ہے۔ اوور"۔ کیپٹن جیکب نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جب تک میں نہ کہوں۔ تم نے سب میرین کو سطح پر نہیں لے جانا۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جم اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر مائیک کا سائیڈ بٹن آف کر دیا۔

عمران بلیڈوں کی مدد سے رسیاں کاٹ چکا تھا۔ لیکن اس نے جان بوجھ کر انہیں مکمل طور پر نہ کاٹا تھا البتہ اسے معلوم تھا کہ صرف ایک جھٹکے سے رسی کٹ کر نیچے جا گرے گی اور وہ آزاد ہو جائے گا لیکن ابھی صورت حال ایسی تھی کہ اسے انتہائی سوچ سمجھ کر اقدام کرنا تھا۔ اس کے سارے ساتھی اب ٹھیک ہو چکے تھے۔ اسی لمحے اس نے دیکھا کہ سامنے کھڑے ہوئے آدمی کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس آدمی نے جیب سے ایک فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس کا بٹن آن کر کے اس نے باتیں شروع کر دیں اور عمران ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ دوسری طرف سے جم اسکاٹ بول رہا تھا اور پھر اس آدمی نے جس نے ٹرانسمیٹر پر گفتگو کرتے ہوئے اپنا نام راجر بتایا تھا ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مشین گنیں سیدھی کر لو۔ جیسے ہی چیف کا حکم سنو فائرنگ کر دینا"...... راجر نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان سب نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

"یہ تم ہمیں یہاں کیوں لے آئے ہو۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ کیا اس جگہ موت کا فرشتہ رہتا ہے"...... عمران نے راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش رہو۔ یہ سب کچھ چیف کے حکم پر کیا جا رہا ہے"۔ راجر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بھائی ناراض کیوں ہو رہے ہو ہم نے تو بہرحال مرنا ہے لیکن مرنے والوں سے کم از کم آخری بار ہنس کر تو بات کر لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے"۔ اچانک صفدر کی آواز سنائی دی۔ وہ فرانسیسی زبان میں بات کر رہا تھا۔

"ہاں۔ کوشش کرو کہ جسمانی دباؤ ڈال کر رسیاں قدرے ڈھیلی پڑ جائیں تاکہ تم جھٹکے کے ساتھ گھوم کر دوسری طرف جا سکو۔ میں نے رسیاں کاٹ لی ہیں لیکن یہاں آدمی بہت زیادہ ہیں اس لئے ہمیں سوچ سمجھ کر اقدام کرنا ہے"...... عمران نے بھی فرانسیسی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب"...... صفدر نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ جوانا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ یہ رسیاں توڑ سکتا

ہے"...... چند لمحوں بعد تنویر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ اسے کہہ دو کہ جو کچھ کرے حالات کو دیکھ کر کرے۔ اندھا اقدام کرنا خودکشی کے مترادف ثابت ہو گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"۔ تم کس زبان میں باتیں کر رہے ہو"..... اچانک راجر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"فرانسیسی زبان میں تاکہ تمہاری سمجھ میں نہ آ سکیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان باتوں کا کیا فائدہ۔ ابھی تو تم نے مرجانا ہے" راجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو باتیں کر رہے ہیں کہ چلو بولتے ہوئے مریں۔ خاموشی سے مرجانا مردانگی کے خلاف ہے"..... عمران نے جواب دیا تو راجر بے اختیار ہنس پڑا۔

"دلیر آدمی ہو جو اس حالت میں بھی ایسی باتیں کر رہے ہو"۔ راجر نے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ میں کوشش کروں گا کہ تمہیں اس تعریف کا کوئی انعام دے سکوں"...... عمران نے جواب دیا پھر اس سے پہلے کہ راجر اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور راجر نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"..... ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ راجر بول رہا ہوں۔ اوور"...... اسی آواز نے کہا۔

"چیف سے بات کرو۔ اوور"..... اسی آواز نے کہا۔

"یس۔ اوور"...... راجر نے کہا۔

"ہیلو۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ اوور"...... راجر نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر لے کر اس عمران کے پاس جاؤ۔ میں اس سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ ٹرانسمیٹر تم آپریٹ کرتے رہنا۔ البتہ تم اپنے باقی آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ پوری طرح ہوشیار رہیں۔ اوور"..... جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ اوور"...... راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے قدم بڑھاتا عمران کے قریب آیا اور اس نے ٹرانسمیٹر اس کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو عمران۔ میں جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ فاتحانہ تھا۔

"جی فرمایئے چیف آف شیڈاگ صاحب۔ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے اوور کہنے پر راجر نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"عمران۔ اگر تم اپنے سب ساتھیوں سمیت زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پورے سیٹ اپ کی تفصیل بتا دو۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے مسلح آدمیوں کے سامنے بندھی ہوئی حالت میں موجود ہے۔ اوور"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم چند لوگ بہرحال سروس کا گروپ تو ہو سکتے ہو۔ پوری سروس نہیں ہو سکتے۔ اس لئے تم پوری سروس کا سیٹ اپ بتاؤ۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اے سے شروع ہوتی ہے اور زیڈ پر ختم ہو جاتی ہے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی کیونکہ اس نے اب ان لوگوں سے بچنے کی ترکیب سوچ لی تھی۔

"کیا مطلب۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب بھی بتانا پڑے گا۔ اوکے۔ میں بتاتا ہوں۔ ویسے مطلب بتانے میں مجھے بے حد مہارت حاصل ہے کیونکہ ہر کوئی مجھ سے مطلب ہی پوچھتا رہتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک اپنے جسم کو زوردار جھٹکا دیا تو رسی ٹوٹی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت

میں آئے اور راجر چیختا ہوا اچھل کر کئی فٹ دور جا گرا لیکن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اب عمران کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر درخت کے عقب میں پہنچ گیا اور اس کے اس طرح گھومتے ہی اس کے ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور وہ رسیوں سمیت گھومتے ہوئے درختوں کے تنوں کی دوسری طرف پہنچ گئے۔ مسلح آدمی حیرت سے بت بنے کھڑے ہوئے تھے اور راجر زمین پر گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے چیختے ہوئے فائر کہا ہی تھا کہ عمران کی مشین گن کی ریٹ ریٹ سے فضا گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی راجر سمیت چار افراد نیچے گرے تھے لیکن باقی چھ نے فائر کھول دیا تھا مگر عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے تنوں کی آڑ میں ہونے کی وجہ سے اس فائرنگ سے بچ گئے تھے۔ عمران نے دوسری بار ٹریگر دبا دیا اور چھ میں سے چار افراد نیچے گرے جبکہ دو افراد نے بجلی کی سی تیزی سے قریبی درختوں کے تنوں کے پیچھے آڑ لے لی تھی۔ اس کے ساتھ ہی عمران یکلخت اپنے تنے کے پیچھے سے نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا دوسرے درخت کے تنے کے پیچھے پہنچ گیا اس پر فائرنگ ہوئی لیکن گولیاں اس کے قریب سے نکلتی چلی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی عمران کی مشین گن نے ایک بار پھر شعلے اگلنے شروع کر دیئے اور ایک آدمی ہٹ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے نیچے جھکا اور دوسرے لمحے اس نے کسی مینڈک کی طرح جھاڑیوں کی آڑ لے کر

چھلانگ لگائی اور چھلانگ لگاتے ہوئے اس کی مشین گن ایک بار پھر شعلے اگلنے لگی اور اس بار دوسرا آدمی جو تنے کی سائیڈ سے سر نکال کر اسے چیک کر رہا تھا اچھل کر نیچے گرا۔ اس کی کھوپڑی کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر بکھر گئی تھی اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور جوانا بجلی کی سی تیزی سے تنوں کی آڑ لیتا ہوا عمران کی طرف دوڑ پڑا۔

"بے فکر رہو۔ میں ٹھیک ہوں"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو دوڑتا ہوا جوانا بے اختیار رک گیا۔ اس کے بگڑے ہوئے چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ماسٹر آپ نیچے گرے تھے اس لئے میں سمجھا کہ آپ ہٹ ہو گئے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"تم گن پکڑو اور جا کر سب میرین کو کور کرو۔ جاؤ"۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا مڑا اور ایک آدمی کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن جھپٹ کر اس طرف کو دوڑتا چلا گیا جدھر سے انہیں لایا گیا تھا۔ ان دس افراد میں سے صرف ایک آدمی اب تڑپ رہا تھا جبکہ باقی ساکت ہو چکے تھے۔ عمران نے اس کی طرف مشین گن کا رخ کیا اور فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے اس آدمی کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا اور عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس درخت کی عقبی طرف جا کر جس کے ساتھ صفدر بندھا ہوا تھا رسیوں پر فائر کھول دیا۔

"صفدر باقی ساتھیوں کو آزاد کراؤ۔ میں جوانا کے پیچھے جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر دوڑتا ہوا وہ پہلے اس طرف بڑھا جہاں راجر کے ہاتھوں سے ٹرانسمیٹر گرا تھا۔ ٹرانسمیٹر ٹوٹ چکا تھا عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسے واپس زمین پر پھینک کر وہ گن اٹھائے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر جوانا گیا تھا اور پھر اسے ساحل کے قریب جوانا کھڑا نظر آ گیا۔ عمران کے قدموں کی آواز سن کر جوانا تیزی سے مڑا۔

"ماسٹر۔ سب میرین تو چلی گئی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"پورے جزیرے کے گرد چکر لگاؤ شاید کسی دوسری طرف چلی گئی ہو۔ وہ اپنے آدمیوں کو چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا مڑ گیا جبکہ عمران ساحل پر پہنچ کر چند لمحے غور سے سمندر کو دیکھتا رہا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر واپس مڑا۔ سب میرین کے واپس جانے کا مطلب تھا کہ وہ اس ٹاپو نما جزیرے پر پھنس گئے ہیں۔ وہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر بھی ٹوٹ چکا تھا اور ان کے پاس بھی کوئی ٹرانسمیٹر نہ تھا جبکہ جم اسکاٹ نے جس انداز میں ٹرانسمیٹر پر باتیں کی تھیں اس سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی سکرین پر انہیں دیکھ رہا ہے اس لئے اسے یقیناً اپنے آدمیوں کی ہلاکت کا پتہ چل گیا ہو گا اور اب وہ قیامت بن کر اس ٹاپو پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ عمران یہی باتیں سوچتا ہوا واپس گیا تو اس کے تمام ساتھی رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ وہ سب میرین کہاں گئی"...... صفدر نے کہا۔

"وہ غائب ہے۔ میں نے جوانا کو کہا ہے کہ وہ اس ٹاپو کا پورا چکر لگائے شاید وہ کسی دوسری طرف موجود ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ہم یہاں پھنس گئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ فی الحال تو یہی پوزیشن ہے۔ بہرحال ہم زندہ ہیں یہ غنیمت ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا بھاگتا ہوا واپس آیا۔

"ماسٹر۔ سب میرین کسی طرف بھی نہیں ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ فائرنگ ہوتے ہی وہ واپس چلی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ان لوگوں کی تلاشی لینی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کسی کے پاس کوئی ٹرانسمیٹر ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھی تیزی سے لاشوں کی طرف بڑھ گئے۔ عمران کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں پھیلی ہوئی تھیں۔ اسے پوری طرح احساس تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی یہاں انتہائی اور یقینی خطرے میں ہیں۔ ان پر ہیلی کاپٹروں سے میزائلوں اور بموں کی بارش ہو سکتی تھی۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہو سکتا تھا اور سب سے زیادہ اہم اور پریشان کن بات یہ تھی کہ وہ ہیڈ کوارٹر میں

پہنچ کر باہر آ گئے تھے اور اب ہیڈ کوارٹر میں ان کا داخلہ تقریباً ناممکن نظر آتا تھا۔ اس کا ذہن برق رفتاری سے ان سارے پوائنٹس کے بارے میں سوچنے میں مصروف تھا لیکن بظاہر کسی بات کا بھی کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا۔

"ان کے پاس سوائے اسلحہ کے اور کچھ نہیں ہے"...... اس کے ساتھیوں نے واپس عمران کے گرد اکٹھے ہوتے ہوئے کہا۔

"اب مشن کس طرح مکمل ہو گا"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب تو دعا ہی کی جا سکتی ہے اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ہر صورت میں یہاں سے نکلنا چاہئے۔ یہاں ہم انتہائی شدید خطرے میں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کس طرح۔ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے کہ ہم درخت کاٹ کر ان سے کوئی کشتی بنا سکیں اور جوانا لاکھ طاقتور سہی بہرحال ایسا طاقتور بھی نہیں ہے کہ ہاتھوں سے درخت توڑ سکے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے قریب ترین جزیرہ کتنے فاصلے پر ہو سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"جتنا بھی ہو۔ بہرحال سمندر میں ہم بغیر مخصوص لباس کے تیر کر وہاں تک نہیں پہنچ سکتے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ وہیں

کھڑے ابھی مختلف تجویزوں پر غور کر ہی رہے تھے کہ اچانک جوانا چونک پڑا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا ایک طرف کو بڑھ گیا۔

"اسے کیا ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا اچانک جوانا اسی طرح دوڑتا ہوا واپس آگیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات موجود تھے۔

"ماسٹر۔ یہاں سے نکلنے کا ایک راستہ نکل آیا ہے"...... جوانا نے قریب آکر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا سمندر میں کوئی سرنگ نظر آگئی ہے تمہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں ایک بوٹ موجود ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"بوٹ۔ کہاں ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیکنگ کے دوران مجھے احساس ہوا تھا کہ یہاں مغربی طرف کا ساحل خاصا کٹا پھٹا ہے اور ایک لکڑی کا سرا بھی مجھے نظر آیا تھا لیکن اس وقت میں نے خیال نہ کیا تھا۔ اب مجھے اچانک اس کا خیال آ گیا۔ وہ لکڑی کی کشتی کا ایک سرا ہے"...... جوانا نے کہا اور وہ سب تیزی سے اس طرف کو دوڑ پڑے جدھر جوانا گیا تھا اور پھر واقعی ساحل پر پہنچ کر انہوں نے ایک بوٹ کو چیک کر لیا جو ایک کھاڑی میں موجود تھی۔ عمران تیزی سے اس کے اندر کودا اور پھر اس نے اس کی

چیکنگ شروع کر دی۔ دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ بوٹ کا انجن ٹوٹ چکا تھا اور اس میں فیول بھی نہیں تھا شاید اس کے ناکارہ ہو جانے کی وجہ سے اسے یہاں چھوڑ دیا گیا تھا۔

"اسے کشتی کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لکڑیاں توڑ کر چپو بناؤ اور ایک بڑی لکڑی بھی توڑ لو۔ بادبان اگر بن جائے تو پھر سمندر میں سفر تیزی سے کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تیزی سے واپس دوڑ پڑے جبکہ صالحہ اور جولیا بوٹ میں آگئیں۔

"بادبان کیسے بناؤ گے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا کی شرٹ اتنی بڑی بہرحال ہے کہ بادبان کا کام دے سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔ تھوڑی دیر بعد صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور جوانا واپس آگئے۔ جوانا نے مضبوط بیلوں کا ایک کافی بڑا سا ڈھیر اٹھایا ہوا تھا جبکہ تنویر کے ہاتھ میں چپو بنانے کے لئے چوڑے سائز کی دو لکڑیاں پکڑی ہوئی تھیں اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے ایک کافی بڑی اور لمبی لکڑی اٹھائی ہوئی تھی۔

"یہ لکڑی تو آ گئی ہے۔ لیکن بادبان کے لئے کپڑا کہاں سے آئے گا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر ہم سب مرد اپنی اپنی شرٹیں اتار کر انہیں

آپس میں باندھ لیں تو کسی حد تک بادبان کی کمی پوری ہو سکتی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ صرف جوانا کی شرٹ ہی کافی رہے گی لیکن۔ چلو ٹھیک ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر واقعی عمران سمیت سب نے اپنی اپنی شرٹ اتار دی۔ اب انہوں نے بنیانوں پر کوٹ پہنے ہوئے تھے اور پھر عمران نے اپنے ساتھیوں سے مل کر تمام شرٹوں کو ملا کر بادبان تیار کیا اور اسے اس لمبی شاخ کے ساتھ اس انداز میں باندھا کہ ہوا کے رخ کے ساتھ ساتھ اس کا رخ بھی تبدیل کیا جا سکے۔ اس کے بعد اس نے اس لکڑی کو بوٹ کے سامنے والے حصے میں بیلوں کی مدد سے باندھ دیا۔ مختلف رنگوں کا عجیب سا بادبان ہوا میں پھڑپھڑا رہا تھا۔

"اب اس بوٹ کو کھاڑی سے باہر نکالو اور چپو سنبھال لو۔ جب تک بوٹ سمندری رو میں نہ پہنچے گی تب تک ان چپوؤں سے ہی کام لینا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو جوانا اور تنویر بوٹ سے نیچے اترے اور انہوں نے اسے دھکیل کر کھاڑی سے باہر نکالا اور پھر وہ اس بوٹ پر سوار ہو گئے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے چپو چلانے شروع کر دیئے اور پھر آہستہ آہستہ بوٹ کھلے سمندر میں جانے لگی۔ عمران اس بادبان لکڑی کو سنبھالے ہوئے تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب بوٹ ٹاپو سے کافی فاصلے پر پہنچ گئی تو عمران نے بادبان کا رخ اس طرح بدل دیا کہ بادبان میں ہوا بھر گئی اور دوسرے لمحے بوٹ ایک

جھٹکے سے تیزی سے آگے بڑھنے لگی اور سب نے اطمینان بھرے طویل سانس لئے۔

"عمران صاحب۔ ہم پہنچیں گے کہاں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہاں بوٹ لے جائے گی"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اگر اس سب میرین نے اچانک حملہ کر دیا تو"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بری طرح اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ ویری بیڈ۔ سب میرین تو سطح پر آئے بغیر بوٹ کو میزائل سے اڑا سکتی ہے اس طرح تو ہم سب کے سب بھی بوٹ سمیت ٹکڑے اڑ جائیں گے"۔ عمران نے حقیقتاً انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی گہری تشویش کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ ایک ایسا حقیقی اور خوفناک خطرہ تھا جس سے بچنے کی بظاہر کوئی سبیل انہیں نظر نہ آ رہی تھی۔

"سنو۔ پہلا مسئلہ تو اس ٹاپو سے نکلنے کا تھا کیونکہ وہاں پانی بھی نہیں تھا اور خوراک بھی موجود نہیں تھی اور ٹاپو بھی شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کی رینج میں تھا اس لئے ہم وہاں زیادہ دیر تک نہ رہ سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں سے نکلنے کی سبیل بنا دی۔ کیونکہ اس طرح

اس بوٹ کا مل جانا خوش قسمتی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری زندگیاں مقصود ہیں۔ اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ ہم کسی آباد جزیرے تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف نئے سرے سے جدوجہد شروع کر دیں گے لیکن اس کے باوجود آنے والے خطرات سے آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں۔ اس لئے سب لوگ پوری طرح ہوشیار اور چوکنا رہیں۔ سب میرین سے اگر بوٹ پر میزائل فائر کیا گیا تو ظاہر ہے کہ وہ پانی میں کام کرنے والا خصوصی میزائل ہی ہو گا اور ایسے میزائل کے فائر ہونے سے پہلے ایک مخصوص سیٹی کی آواز لازماً سمندر کے اندر سے سنائی دیتی ہے۔ سب لوگ بوٹ کے کناروں کے قریب رہیں اور پانی کی طرف متوجہ رہیں۔ جیسے ہی کسی کو یہ آواز سنائی دے تو وہ فوراً ہی دوسروں کو خبردار کرے اور اس کے ساتھ ہی سب پانی میں چھلانگیں لگا دیں۔ ایسا میزائل لامحالہ بوٹ کے سنٹر میں فائر ہو گا۔ اس طرح بوٹ کے ٹکڑے اڑ جائیں گے لیکن تہہ سے انسانی جسم انہیں نظر نہیں آئیں گے اس لئے ہم نے بوٹ کے تختے پکڑنے کی کوشش کرنی ہے اور پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ بہرحال ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے آخری سانس تک جدوجہد کرنی ہے۔ اچانک عمران نے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر گہری تشویش کے تاثرات دیکھ کر بڑے عزم بھرے لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر

بھی تشویش کی بجائے عزم کے تاثرات ابھر آئے۔

"موت نے تو بہرحال آنا ہی ہے۔ اگر وہ آ گئی ہے تو ہمیں دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی اور اگر نہیں آئی تو سب میرین کے میزائل بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"۔۔ تنویر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور اب سب کے چہرے پہلے کی طرح نارمل ہو چکے تھے۔ بوٹ خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ دور دور تک صرف سمندر اور اس کی لہریں نظر آ رہی تھیں۔

"میزائل۔ کود جاؤ"۔۔ اچانک کیپٹن شکیل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا ایک انتہائی خوفناک دھماکہ بوٹ کے نچلے حصے میں ہوا اور اس کے ساتھ ہی بوٹ کے ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی یہی احساس ہوا تھا کہ بوٹ کے ساتھ ساتھ ان کے جسموں کے ٹکڑے بھی ہوا میں اڑتے چلے جا رہے ہیں اور اس کے بعد ان کے ذہن تاریک پڑ گئے تھے اور شاید ہمیشہ کے لئے۔

جم اسکاٹ اور انتھونی دونوں کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹ سی گئی تھیں۔ ان کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں ان کے ساتھی مشین گنوں کی فائرنگ سے مکھیوں کی طرح مرتے چلے جا رہے تھے۔ ان دونوں پر جیسے سکتہ سا ہو گیا تھا۔ انہوں نے صرف اتنا دیکھا تھا کہ راجر عمران کے منہ کے قریب ٹرانسمیٹر اٹھائے کھڑا جم اسکاٹ کی اس سے بات کرا رہا تھا کہ اچانک بندھے ہوئے عمران کے جسم نے جھٹکا کھایا اور پھر اس کے دونوں بازو تیزی سے سامنے آئے اور اس کے ساتھ ہی راجر چیختا ہوا اچانک اچھل کر کئی فٹ پیچھے جا گرا جبکہ اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن عمران کے ہاتھ میں پہنچ گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے غوطہ مارا اور پھر وہ درخت کے تنے کے پیچھے چھپ گیا اور اسی لمحے اس کے سارے ساتھی بھی جو بندھے ہوئے تھے انتہائی حیرت انگیز انداز میں رسیوں سمیت گھومتے ہوئے درختوں کے بڑے تنوں کے پیچھے غائب ہو گئے تھے۔ یہ

سب کچھ بس پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی فائرنگ اور انسانی چیخیں سنائی دیں اور راجر کے کئی ساتھی نیچے گر کر تڑپنے لگے۔ دوسرے برسٹ میں اور ساتھی گرے جبکہ دو آدمیوں نے انتہائی تیزی سے درختوں کے تنوں کی آڑ لے لی اور اس وقت وہ ان دونوں کی جنگ دیکھ رہے تھے کہ اچانک ایک ایک کر کے دونوں بھی گر گئے اور پھر عمران کا دیو ہیکل نیگرو ساتھی دوڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے بھی رسیاں تڑوا لی تھیں اور پھر عمران نے اسے کچھ کہا اور وہ ایک مشین گن اٹھائے تیزی سے ساحل کی طرف دوڑ پڑا جبکہ عمران نے گرے ہوئے راجر کے ایک ساتھی پر فائر کھولا۔ ٹرانسمیٹر بھی آف ہو چکا تھا اور پھر عمران نے اپنے ایک ساتھی کی رسیاں فائر کر کے کاٹیں اور پھر وہ مڑا اور دوڑتا ہوا اپنے نیگرو ساتھی کے پیچھے چلا گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہو گیا ہے۔ کس طرح ہو گیا ہے۔ یہ۔ یہ"۔ اچانک جم اسکاٹ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"چ۔ چ۔ چیف۔ یہ۔ یہ انسان نہیں ہیں چیف۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ انسان نہیں ہیں"...... اچانک انتھونی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ مشینری کا انجینئر تھا اور فیلڈ کا آدمی نہ تھا اس لئے وہ اس ساری صورت حال کو دیکھ کر انتہائی دہشت زدہ سا ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ تم نے دیکھا انتھونی۔ اگر

میں انہیں ہیڈ کوارٹر سے باہر نہ بھیجتا تو یہی کام یہ یہاں بھی کرتے۔ دیکھا تم نے۔ اور ہاں۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ نیگرو اور عمران ساحل کی طرف سب میرین کو کور کرنے گئے ہیں۔ اگر میں سب میرین کو پہلے سے ہی سمندر کی تہہ میں نہ بھجوا چکا ہوتا تو بتاؤ اب کیا ہوتا۔ یہ خطرناک لوگ کیا کرتے"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"چیف۔ یہ آپ کا ہی دم ہے کہ آپ ان خطرناک لوگوں سے نمٹ سکتے ہیں"...... انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے راجر سمیت دس افراد ہلاک ہو گئے ہیں لیکن اب بھی ہمارا کچھ نہیں بگڑا۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر بھی محفوظ ہو گیا ہے اور اب بھی ہماری سب میرین سمندر میں موجود ہے۔ اول تو یہ لوگ اس ٹاپو پر ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے اور اگر یہ یہاں سے کسی طرح نکلے تو کھلے سمندر میں سب میرین ان کا خاتمہ کر دے گی"...... جم اسکاٹ نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹاپو کی ایک سائیڈ پر ایک بوٹ میں اترتے دیکھا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ بوٹ کہاں سے آ گئی"...... انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہو۔ اس بوٹ پر بیٹھ کر جیسے ہی یہ لوگ سمندر میں

پہنچیں گے سب میرین سے چلا ہوا ایک ہی میزائل ان کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دے گا"...... جم اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ یہ لوگ واقعی حد درجہ حیرت انگیز ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہیں"...... کچھ دیر بعد جب انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی شرٹوں کی مدد سے بادبان بناتے دیکھا تو جم اسکاٹ بے اختیار بول پڑا۔

"چیف۔ واقعی یہ لوگ ہر طرح کی سچوئیشن کو کنٹرول کر لیتے ہیں۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی کہ اس طرح بھی بادبان بنایا جا سکتا ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"سب میرین کے کیپٹن جیکب سے میری بات کراؤ۔ اب ان کی ہلاکت کا صحیح وقت آ گیا ہے"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے تیزی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"...... کچھ دیر بعد انتھونی نے مائیک ہاتھ میں لے کر اس کی سائیڈ میں موجود بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"یس کیپٹن جیکب اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... سب میرین کے کیپٹن جیکب کی آواز سنائی دی۔

"چیف سے بات کرو۔ اوور"...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک جم اسکاٹ کی طرف بڑھا دیا۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے انتہائی

تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کیپٹن جیکب نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جیکب۔ راجر اور اس کے ساتھیوں کو ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے اور اب یہ ایک بوٹ میں سوار ہو کر اس ٹاپو سے کھلے سمندر میں جا رہے ہیں۔ تم انداز سے انہیں چیک کرو اور جب ان کی بوٹ کھلے سمندر میں پہنچ جائے تو ان پر میزائل فائر کر کے بوٹ سمیت ان کا خاتمہ کر دو۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... کیپٹن جیکب نے کہا۔

" ٹرانس کورس مشین کو آن کر کے ان کی رینج جس حد تک ممکن ہو بڑھا دو تاکہ ہیڈ کوارٹر سے تمہاری کارروائی کو مانیٹر کیا جا سکے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر مائیک کا سائیڈ بٹن آف کر کے مائیک انتھونی کی طرف بڑھا دیا۔ انتھونی نے مائیک کو واپس اس کی جگہ پر ہک کیا اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر ایک جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس پر اس ٹاپو کی بجائے سمندر کا منظر نظر آنے لگ گیا اور دور دور تک نظر آنے والے سمندر میں بوٹ ایک چھوٹے سے نقطے جیسی نظر آ رہی تھی۔

" بوٹ کو کلوز اپ میں لے آؤ انتھونی"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ناب کو تیزی سے دائیں طرف گھمانا شروع کر دیا اور اس کے حرکت میں آتے ہی سکرین پر سمندر کا منظر سمٹنے لگا اور بوٹ جو ایک نقطے جیسی نظر آ رہی تھی تیزی سے بڑی دکھائی دینے لگی۔ جب بوٹ اس قدر بڑی ہو گئی کہ اس میں موجود افراد کو پہچانا جا سکے تو انتھونی نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اب بوٹ کے چاروں طرف سمندر ہی سمندر نظر آ رہا تھا اور بوٹ بھی واضح نظر آنے لگ گئی تھی مختلف رنگوں کی شرٹوں سے تیار کردہ عجیب و غریب بادبان کی وجہ سے بوٹ خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی لیکن چونکہ اسے سمندر کی تہہ میں موجود سب میرین میں نصب ایک مخصوص مشینری کے ذریعے یہاں ہیڈ کوارٹر کی مشینری سے لنک کیا گیا تھا اس لئے بوٹ سکرین سے آؤٹ نہ ہو رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اطمینان سے بوٹ میں بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

" اب یہ سمجھ رہے ہیں کہ بچ کر نکلے جا رہے ہیں لیکن ابھی جب موت ان پر جھپٹے گی تو پھر انہیں معلوم ہو گا کہ شیڈاگ کیا حیثیت رکھتی ہے"...... جم اسکاٹ نے طنزیہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" انہیں تو اس کا خیال تک نہ ہو گا"...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا ان دونوں کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں

کی بوٹ بڑے اطمینان سے سمندر میں سفر کرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی البتہ اب عمران کے ساتھی بوٹ میں بیٹھنے کی بجائے اس کے کناروں سے چپٹے ہوئے تھے اور ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سمندر کی تہہ میں جھانکنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

"یہ کیا چیک کر رہے ہیں"..... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی سب میرین کے بارے میں خطرہ ہے اس لئے وہ بوٹ کے کناروں سے سمندر کے اندر جھانک کر اسے تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہیں۔ بھلا اس طرح سب میرین انہیں کیسے نظر آ سکتی ہے اور نظر آ بھی جائے تو وہ اس کے خلاف کیا کر سکتے ہیں"۔ جم اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چند لمحوں بعد یکلخت انہوں نے بوٹ کو فضا میں اوپر اٹھتے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر واپس سمندر میں گرتے دیکھا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ بوٹ کے ساتھ ہی انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی فضا میں اچھل کر ہاتھ پاؤں مارتے سمندر میں گرتے ہوئے دیکھا تھا۔

"وہ مارا۔ اب تو یہ شیطان صفت لوگ ختم ہو گئے ہیں۔ ویل ڈن"۔ جم اسکاٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور انتھونی کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران اور اس کے ساتھی واپس سمندر میں جا گرے تھے اور پھر ان کے جسم پانی کے

اندر غائب ہو گئے تھے۔ جم اسکاٹ کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں لیکن اسی لمحے سکرین یکلخت ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا"..... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"جیکب نے شاید ٹرانس کراس آف کر دی ہے۔ ویسے بھی اب اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اب تو بوٹ بھی تباہ ہو چکی ہے اور یہ لوگ بھی ختم ہو چکے ہیں"...... انتھونی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جم اسکاٹ کوئی جواب دیتا اچانک تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور انتھونی نے تیزی سے مائیک اتار کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سب میرین کیپٹن جیکب کالنگ۔ اوور"..... جیکب کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... انتھونی نے کہا۔

"چیف سے بات کرائیں۔ اوور"..... جیکب نے کہا تو انتھونی نے مائیک جم اسکاٹ کی طرف بڑھا دیا۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ آپ نے سکرین پر چیک کر لیا ہو گا۔ بوٹ کو ہٹ کر دیا گیا ہے اور بوٹ پر موجود لوگ بھی ختم ہو گئے ہیں۔ اوور"۔ جیکب نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے چیک کر لیا ہے لیکن تم نے ٹرانس کراس کو اتنی جلدی آف کیوں کر دیا ہے۔ اوور"..... جم اسکاٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ مشین گرم ہو گئی تھی۔ اس لئے اسے بند کرنا پڑا ورنہ وہ پھٹ جاتی۔ کیونکہ وہ وائیڈ رینج میں فکسڈ تھی۔ اوور"۔ ۔ جیکب نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال اگر وہ لوگ بچ بھی گئے ہیں تو اب کھلے سمندر میں سوائے اس کے کہ مچھلیاں انہیں کھا جائیں اور ان کا کوئی انجام ہو ہی نہیں سکتا۔ تم سب میرین کو واپس ہیڈ کوارٹر لے آؤ۔ اوور"۔۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک کی سائیڈ پر موجود بٹن آف کرتے ہوئے ایک طویل سانس لیا اور مائیک انتھونی کی طرف بڑھا دیا۔

"اوکے۔ اب میں چلتا ہوں۔ کچھ دیر آرام کروں گا اس کے بعد میں سوچوں گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مکمل خاتمے کے لئے کس گروپ کی ڈیوٹی لگائی جائے"۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو انتھونی بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ جم اسکاٹ تیز تیز قدم اٹھاتا شیشے والے کمرے سے باہر نکل گیا اس کے چہرے پر گہرے اطمینان اور فاتحانہ تاثرات نمایاں تھے۔

خوفناک دھماکے کے ساتھ فضا میں اچانک اچھلتے ہوئے عمران کا ذہن یکلخت تاریکی میں ڈوب گیا تھا لیکن پھر جیسے ہی اس کا جسم پانی میں گرا اس کو فوراً ہی ہوش آگیا۔ اس کا جسم خاصی رفتار سے گہرائی میں اترتا چلا جا رہا تھا کیونکہ وہ کافی بلندی سے نیچے گرا تھا لیکن بہرحال ایک حد تک جا کر اس کا جسم رک گیا اور پھر پانی نے اسے واپس سطح کی طرف اچھال دیا۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی اس کا سر پانی کی سطح سے باہر نکلا اس نے زور زور سے نہ صرف سانس لینا شروع کر دیا بلکہ اس نے ادھر ادھر دیکھا بھی۔ سمندر کی لہروں پر بوٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تیرتے پھر رہے تھے۔ اسی لمحے عمران نے صفدر اور تنویر کو بھی سر ابھارتے ہوئے دیکھا اور پھر ایک ایک کر کے سب ساتھی سمندر کی تہہ سے اوپر آگئے۔ سب سے آخر میں جوانا ابھرا تھا ظاہر ہے اس کا وزن زیادہ تھا اس لئے وہ زیادہ گہرائی تک چلا گیا ہو گا اس لئے اسے

واپس سطح پر آنے میں بھی زیادہ وقت لگا تھا اور پھر وہ سب پانی میں تیرتے ہوئے ایک جگہ اکٹھے ہوگئے۔ عمران دل ہی دل میں نہ صرف اپنے بچ جانے بلکہ اپنے سب ساتھیوں کے بچ جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ کناروں پر ہونے کی وجہ سے ہم بچ گئے ہیں ورنہ اس بار موت یقینی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ کناروں کی بات چھوڑو۔ بہرحال اب ہم اس حالت میں کسی اور جزیرے یا ٹاپو تک تو نہیں پہنچ سکتے۔ بوٹ کے ٹکڑے بھی بہت چھوٹے ہیں اور پھر وہ بھی دور نکل گئے ہیں۔ اس لئے اب آخری صورت یہی ہے کہ ہم تیرتے ہوئے واپس اس ٹاپو پر ہی جائیں اور کوئی صورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں جا کر کیا کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ سوچا جا سکتا ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے واپس اس ٹاپو کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے لیکن بادبان کی وجہ سے وہ کافی دور نکل آئے تھے اس لئے باوجود مسلسل تیرنے اور بری طرح تھک جانے کے وہ ٹاپو انہیں کہیں نظر نہ آ رہا تھا لیکن عمران کو اپنے اوپر پورا بھروسہ تھا اس لئے وہ مسلسل تیرنے میں مصروف تھا۔

"صالحہ کی حالت خراب ہو رہی ہے عمران صاحب"...... اچانک

کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جوانا۔ صالحہ کو سنبھالو"...... عمران نے مڑ کر جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر۔ جوانا نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر صالحہ کا بازو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ ساتھ گھسیٹنے لگا۔ صالحہ کی حالت مسلسل تیرنے کی وجہ سے کافی خراب ہو رہی تھی لیکن جیسے ہی جوانا نے اس کا بازو پکڑا۔ اس نے جدوجہد چھوڑ دی اور اب وہ صرف جوانا کے سہارے تیرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی اور پھر انہیں دور سے ٹاپو نظر آنے لگ گیا تو جیسے ان کے جسموں میں نئے سرے سے طاقت بھر گئی اور انہوں نے اور زیادہ تیزی سے تیرنا شروع کر دیا اور آخرکار وہ ٹاپو کے ساحل پر پہنچ جانے میں کامیاب ہوگئے۔ لیکن ان سب کی حالت واقعی خاصی خراب ہو رہی تھی۔ جولیا نے گو بے حد ہمت دکھائی تھی لیکن اب وہ ساحل پر اس طرح لیٹی ہوئی تھی جیسے کوئی لاش پڑی ہو۔ عمران بھی بری طرح تھک گیا تھا۔ اس کے جسم کا جوڑ جوڑ درد کر رہا تھا لیکن اس کا ذہن مسلسل آنے والے حالات کے بارے میں سوچنے میں مصروف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہاں ٹاپو پر نہ انہیں پانی مل سکے گا اور نہ خوراک اور نہ ان کے پاس اسلحہ تھا اور نہ ہی اب کوئی بوٹ انہیں مل سکتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی بھی باقی تھی لیکن اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ہر طرف سے بے بس ہو کر رہ گیا ہو۔

"عمران صاحب۔ آپ نے آئندہ کے بارے میں کیا سوچا ہے"۔

اچانک کیپٹن شکیل نے گھسٹ کر عمران کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"سوچتا کیا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے جیسے سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں ہی ختم ہو گئی ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اچھا۔ حیرت ہے۔ اس حالت میں بھی تمہارا ذہن کام کر رہا ہے۔ ویری گڈ۔ بتاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے اٹھ کر بیٹھتے ہی کیپٹن شکیل بھی اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر تنویر، صفدر اور جوانا بھی اٹھ بیٹھے البتہ صالحہ اور جولیا دونوں ویسے ہی لیٹی ہوئی تھیں۔

"عمران صاحب۔ جس طرح اس ٹاپو کو شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر سے چیک کیا جاتا رہا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ٹاپو اس ٹاپو سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے جس کے نیچے شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اتنا قریب بھی نہیں ہو سکتا کہ جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ ورنہ ہمیں سب میرین کی بجائے کسی موٹر بوٹ پر یہاں لایا جاتا۔ اصل میں شیڈاگ انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے اس لئے اس نے اس ٹاپو کو چیک کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا مطلب یہ نہیں تھا عمران صاحب۔ بلکہ یہ بات کرنے کا میرا مقصد یہ تھا کہ کہیں اب بھی اس ٹاپو کو چیک تو نہیں کیا جا رہا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ لوگ اب پوری طرح مطمئن ہو گئے ہوں گے۔ ویسے بھی ان کا خیال ہو گا کہ اگر ہم میزائل سے نہ مرے ہوں گے تو سمندر میں بہرحال مر جائیں گے لیکن تم کوئی تجویز بتا رہے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ تجویز یہ ہے کہ یہاں ایسے ٹوٹے ہوئے درخت اور ان کے تنے موجود ہیں جنہیں بیلوں کی مدد سے آپس میں باندھ کر ہم بہرحال یہاں سے نکل سکتے ہیں بشرطیکہ ہمیں چیک نہ کیا جا رہا ہو۔ ورنہ تو وہ ایک بار پھر میزائل سے ہمیں ہٹ کر دیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایسے ٹوٹے ہوئے درخت کتنی تعداد میں ہوں گے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"پانچ چھ تو میں نے دیکھے ہیں اور بھی تلاش کئے جا سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ویری گڈ۔ یہ تو تم نے خوشخبری سنا دی ہے۔ آؤ پھر جدوجہد شروع کریں۔ کافی آرام کر لیا ہے ہم نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جب یہ تجویز باقی ساتھیوں کو معلوم ہوئی تو ان سب کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار کھل اٹھے کیونکہ بہرحال اس طرح بچ نکلنے کا سکوپ نظر آ گیا تھا اور ان حالات میں یہی غنیمت تھا اور پھر عمران، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جوانا نے مل کر ٹاپو میں بکھرے ہوئے ٹوٹے ہوئے درخت اور ان کے تنے ایک جگہ اکٹھے

کئے۔ اس کے بعد مضبوط بیلیں توڑی گئیں اور ان سے کشتی بنائی جانے لگی جبکہ صالحہ اور جولیا دونوں اٹھ کر ساحل کے کنارے پر چلی گئیں۔ وہ شاید وہاں لیٹ کر آرام کرنا چاہتی تھیں۔

"عمران۔ عمران۔ اسٹیمر۔ اسٹیمر"۔۔۔ اچانک جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے اور پھر وہ سب دوڑتے ہوئے اس طرف بڑھ گئے جہاں جولیا اور صالحہ موجود تھیں اور پھر انہوں نے دور سے ایک بڑے مال بردار اسٹیمر کو گزرتے ہوئے دیکھا۔

"جوانا سب سے اونچے درخت پر چڑھ جاؤ اور اپنا کوٹ ہلاؤ۔ جلدی کرو۔ یہ غیبی امداد ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو جوانا نے جلدی سے اپنا کوٹ اتارا اور تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

"ہمارے پاس لائٹر بھی نہیں ہے ورنہ آگ جلائی جا سکتی تھی"۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جب انہوں نے اسٹیمر کا رخ اس ٹاپو کی طرف مڑتے ہوئے دیکھا تو وہ بے اختیار خوشی سے اچھل پڑے۔

پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ یوگان سے لیری کی کال ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراؤ بات"۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں لیری بول رہا ہوں یوگان سے"۔۔۔ چند لمحوں بعد لیری جو اب جیم اسکاٹ کی جگہ ایشیائی سیکشن کا سربراہ تھا، کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ آپ نے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیا

واقعی ایسا ہوا ہے"...... لیری نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ جب میں نے بتایا ہے کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں تو تمہیں اس انداز میں بات کرنے کی جرأت کیسے ہوئی"...... جم اسکاٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری چیف۔ دراصل میرا مطلب صرف کنفرمیشن تھا کیونکہ یہاں یوگان میں دو عورتیں اور پانچ مردوں کا ایک گروپ دو روز پہلے دیکھا گیا ہے اور ان کے قدوقامت بالکل ان پاکیشائی ایجنٹوں جیسے تھے۔ میرے آدمی ہنری نے مجھے بتایا ہے"...... لیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قدوقامت اور تعداد کا کیا ہے۔ ایسا تو ہو سکتا ہے"...... جم اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ ہنری نے بتایا ہے کہ یہ لوگ یہاں کی خفیہ مارکیٹ سے ایسی مشینری خریدنا چاہتے ہیں جو انتہائی جدید ترین حفاظتی مشینری کو زیرد کر سکے اور جو مشینری یہ طلب کر رہے تھے اس پاور کی مشینری یہاں موجود ہی نہیں ہے البتہ انہوں نے آرڈر بک کرا دیا ہے کہ انہیں ایکریمیا سے ہر قیمت پر یہ مشین مہیا کی جائے اور یہ بکنگ لاکھوں ڈالر کی ہے"...... لیری نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ایسی مشینری بہرحال عام استعمال ہوتی ہے۔ ہمارے پاس بھی تو انتہائی جدید ترین مشینری موجود ہے"...... جم

اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ انہوں نے ماکٹیم تھری تھاوزنڈ بک کرائی ہے"۔ لیری نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ماکٹیم تھری تھاوزنڈ۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انہیں نہیں مل سکتی۔ اس پاور کی مشین تو پورا کارخانہ جام کر سکتی ہے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اسی لئے تو میں حیران تھا۔ بہرحال آپ کنفرم ہیں تو ٹھیک ہے۔ یہ کوئی اور لوگ ہوں گے"...... لیری نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ انہیں اغوا کر کے اپنے سنٹر میں لے جاؤ اور پھر ان سے تفصیلی پوچھ گچھ کرو۔ کیونکہ ایسی سپر مشین حاصل کرنے والے اور وہ بھی یوگان میں کوئی عام لوگ نہیں ہو سکتے اور پھر مجھے رپورٹ دو"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے رسیور رکھ دیا اس کے ذہن میں بہرحال خدشات جاگ اٹھے تھے۔ کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں تو اس نے نہ دیکھی تھیں اور جس انداز کے یہ خطرناک ایجنٹ تھے ان سے بہرحال یہ خدشہ ہو سکتا تھا اور پھر جو مشین لیری نے بتائی تھی وہ واقعی اس قدر طاقتور تھی کہ باہر سے بھی وہ ہیڈ کوارٹر کے اندر موجود تمام مشینری کو جام کر سکتی تھی اور پھر پورا ایک روز گزر گیا لیکن لیری کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تو جم اسکاٹ نے خود ہی لیری سے رابطہ کرنے کا

سوچا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے اس ارادے پر عمل کرتا اسے بتایا گیا کہ لیری کی کال آئی ہے۔

"کراؤ بات"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں لیری بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے لیری کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے ان مشکوک افراد کے بارے میں۔ تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی"...... جم اسکاٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ یہ لوگ اچانک غائب ہو گئے تھے اس لئے انہیں تلاش کیا جاتا رہا ہے اور ابھی نصف گھنٹہ پہلے ان کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ پورا گروپ اچانک یوگان سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے تراسونا چلا گیا ہے۔ میں نے تراسونا میں شیڈاگ کے ایجنٹ مارک کو ان کے بارے میں تفصیل بتا کر حکم دے دیا ہے کہ وہ انہیں تلاش کرے اور پھر ان کو چیک کرے کہ یہ لوگ کون ہیں اور ان کے مقاصد کیا ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مارک جب کوئی رپورٹ دے تو مجھے بتا دینا"۔ جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تراسونا جانے والوں کا ہمارے خلاف کوئی مشن نہیں ہو سکتا۔ وہ یہاں سے بہت دور ہے"...... جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے دراز میں رکھا

ہی تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور جم اسکاٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے انتھونی کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے"...... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

"چیف۔ ایک ہیلی کاپٹر جزیرے کی بیرونی سطح پر اتر رہا ہے"۔ دوسری طرف سے انتھونی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ میں آ رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور بھاگتے ہوئے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ذہن میں عجیب سے خدشات ابھر رہے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک بڑے لیکن تیز رفتار ہیلی کاپٹر میں سوار فضا کی بلندیوں میں پرواز کر رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی سیٹ پر باقی ساتھی اور سب سے آخر میں جوانا بیٹھا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے عقبی خالی حصے میں ایک کافی بڑی مشین موجود تھی جبکہ اس کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کا ایک بڑا سا تھیلا پڑا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر تراسونا جزیرے سے اڑا تھا اور اب سمندر کے اوپر پرواز کرتا ہوا وہ اس ٹاپو کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جس کے نیچے شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس ٹاپو سے جہاں بوٹ تباہ ہونے کے بعد وہ تیرتے ہوئے پہنچے تھے اسٹیمر کے ذریعے کارکا پہنچے تھے اور پھر کارکا سے وہ یوگان چلے گئے تھے۔ عمران نے وہاں اسلحے کی بڑی اور خفیہ مارکیٹ سے ایک مشین خریدنے کا معاہدہ کر لیا۔ یہ مشین یوگان میں موجود

نہیں تھی لیکن انہیں بتایا گیا کہ یہ مشین ایک بڑے لیکن دور دراز کے جزیرے تراسونا میں موجود ہے۔ وہاں سے وہ اسے حاصل کر سکتے ہیں چنانچہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے تراسونا پہنچ گیا اور پھر وہاں سے انہوں نے نہ صرف یہ خصوصی مشین حاصل کر لی بلکہ اس کے ساتھ ہی انہوں نے دوسری مشینری اور خصوصی اسلحہ اور انتہائی جدید ترین غوطہ خوری کے لباس بھی خرید لئے تھے۔ ساتھ ہی ایک ہیلی کاپٹر بھی۔ لیکن ظاہر ہے ان سب کے لئے بھاری رقم کی ضرورت تھی اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں نے تراسونا کے مختلف کلبوں میں جا کر گیم مشینوں کی مدد سے انتہائی بھاری رقومات جیتیں اور پھر اس رقم کی مدد سے انہوں نے اپنی مرضی کی سب چیزیں حاصل کر لی تھیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو جو منصوبہ بتایا تھا اس کے مطابق اس خصوصی مشین کے ذریعے ٹاپو کی سطح کے نیچے پورے ہیڈ کوارٹر کی مشینری جام کی جائے گی اور پھر غوطہ خوری کے لباس پہن کر وہ سمندر کی تہہ میں اتر کر خصوصی مشینری کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کا راستہ بنا کر اندر داخل ہوں گے اور اس طرح شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کو ختم کیا جائے گا۔

"عمران صاحب۔ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر میں ایٹمی اسلحہ موجود ہے۔ اس کے تباہ ہونے سے تو انتہائی خطرناک تابکاری پھیل جائے گی"..... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اسی لئے تو میں نے یہ پیچیدہ منصوبہ بنایا ہے۔"

ورنہ تو میں اس پورے ٹاپو کو سطح سے لے کر سمندر کی تہہ تک اڑانے کا منصوبہ بناتا" ۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے اس سلسلے میں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایٹمی اسلحہ اس طرح نہیں رکھا جاتا جس طرح عام اسلحہ رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس طرح تو کسی بھی وقت کسی بھی غلطی کی وجہ سے خوفناک تباہی ہو سکتی ہے۔ ایسے اسلحے میں وار ہیڈ نہیں لگائے جاتے۔ انہیں علیحدہ رکھا جاتا ہے اور بوقت ضرورت انہیں فٹ کیا جاتا ہے اور جب تک ایسا نہ ہو۔ یہ اسلحہ نہ پھٹ سکتا ہے اور نہ تباہی پھیلا سکتا ہے لیکن بہرحال فوری استعمال کی وجہ سے ان دونوں کے سٹور اکٹھے بنائے جاتے ہیں۔ اس لئے اگر پورا ٹاپو اڑا دیا جائے تو یہ خطرہ ہو سکتا ہے کہ اس طرح ایٹمی اسلحہ بھی پھٹ جائے اور تابکاری پھیل جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اندر جائیں گے اور صرف ہیڈ کوارٹر کا آپریشنل سیکشن تباہ کر دیں گے۔ وہاں اصل چیز بھی یہی آپریشنل سیکشن ہی ہے اور اس کی تباہی ہیڈ کوارٹر کی تباہی ہو گی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس ایٹمی اسلحے کا کیا ہو گا۔ کیا یہ وہیں پڑا رہے گا۔ اس طرح تو شیڈاگ کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے گروپس میں سے کوئی گروپ وہاں پہنچ کر اس پر قبضہ کر سکتا ہے یا کسی اور جگہ ہیڈ کوارٹر بنا سکتا ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن چونکہ یہ ہیڈ کوارٹر ہے اس لئے پوری تنظیم شیڈاگ کے بارے میں مکمل تفصیلات یہاں موجود ہوں گی۔ یہ تفصیلات وہاں سے حاصل کر کے ہم دنیا بھر کے ممالک کی حکومتوں کو اس کی تفصیل مہیا کر دیں گے اس طرح ہر ملک اس خوفناک تنظیم کا اپنے اپنے علاقے میں خاتمہ کر دے گا اور دوسری بات یہ کہ اصل چیز ہیڈ کوارٹر ہوتا ہے۔ وہی پالیسیاں بناتا ہے اور وہی ان پالیسیوں کے مطابق عملدآمد کراتا ہے باقی لوگ کام کرنے والے ہوتے ہیں ان کی حیثیت محض کارکن کی ہوتی ہے۔ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ختم ہوتے ہی یہ لوگ یا تو دوسری مجرم تنظیموں میں شامل ہو جاتے ہیں یا پھر اپنے اپنے علاقے میں اپنی اپنی علیحدہ چودھراہٹ بنا لیتے ہیں جو ظاہر ہے بین الاقوامی تنظیم کی نسبت انتہائی کم اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ باقی رہا یہ ایٹمی اسلحہ تو اسے ماہرین کے ذریعے باقاعدہ ناکارہ کر دیا جائے گا یا پھر جس ملک سے یہ چرایا گیا ہے اسے واپس کر دیا جائے گا۔ بہرحال یہ بعد کی باتیں ہیں۔ پہلا مسئلہ اس ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ ہے" ۔۔۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ لازماً اس ہیڈ کوارٹر ٹاپو کی سطح پر انہوں نے چیکنگ کے انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ اس لئے جیسے ہی ہم اس ٹاپو پر پہنچیں گے انہیں اطلاع مل جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے وہاں کوئی خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یقیناً ایسا ہو گا لیکن جو مشین ہم ساتھ لے جا رہے ہیں یہ فوری کام کرے گی۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ انہیں یہی معلوم ہو گا کہ ہم وہاں پہنچے ہیں اس کے بعد وہ کچھ نہ کر سکیں گے اور اگر وہ کچھ کرنا بھی چاہیں تو پھر وہ سب میرین کو باہر نکال کر ہی کریں گے۔ اس طرح اس سب میرین پر ہم دوبارہ قبضہ کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہ سب اندازے ہی ہیں آگے کیا ہوتا ہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہم نے بہرحال کوشش کرنی ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ویسے صفدر۔ وہ لوگ ہماری طرف سے پوری طرح مطمئن ہوں گے کہ ہم بوٹ کے ساتھ ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے وہ کوئی فوری ری ایکشن نہ کر سکیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اسی طرح کی مختلف باتیں کرتے ہوئے وہ آگے بڑھتے چلے گئے اور تقریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد عمران نے اس ٹاپو کے قریب پہنچنے کا اعلان کر دیا۔

"آپ سب غوطہ خوری کے لباس نکال کر پہن لیں۔ جوانا۔ تم نے سیاہ تھیلا اٹھانا ہے اور میرے ساتھ ساتھ رہنا ہے۔ واٹر میزائل گنیں سب نے اپنے ساتھ رکھنی ہیں اور جوانا اور میں ایک جگہ رہیں گے جبکہ باقی ساتھی اس ٹاپو کے گرد سمندر میں پھیل جائیں گے تاکہ اگر یہ لوگ کسی اور راستے سے نکلیں تو ہمیں فوری اطلاع ہو جائے"۔ عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے

اور پھر ہیلی کاپٹر کی عقبی طرف پڑا ہوا بڑا سا تھیلا نکالا گیا اور سب نے اپنے لباسوں کے اوپر غوطہ خوری کے لباس پہن لئے اور واٹر میزائل گنیں اور ان کے میگزین لے کر وہ تیار ہو کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ہیلی کاپٹر ٹاپو کے اوپر اتار دیا اور پھر وہ سب نیچے اترے اور عمران کے اشارے پر وہ سب تیزی سے مختلف سمتوں میں پہنچ کر سمندر میں کود گئے۔ اب ٹاپو پر صرف عمران اور جوانا رہ گئے تھے۔ ان دونوں نے مل کر جلدی سے مشین ہیلی کاپٹر سے نیچے اتاری اور پھر عمران نے انتہائی پھرتی سے کام لیتے ہوئے مشین کی سائیڈ پر ایک لچھے دار تار کے ساتھ منسلک برما اتارا اور مشین کو ٹاپو کی شمالی سائیڈ پر لے جا کر اس نے تیزی سے چلنے والی اس مشین کو آن کر کے اپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ برمے سے اس نے سطح پر ایک گہرا سوراخ کیا اور پھر برما ہٹا کر اس نے مشین کے ایک خانے سے ایک چھوٹا سا بگل نما آلہ نکالا اور اس تار کے ساتھ منسلک کر کے اس نے اسے اس سوراخ کو اندر فٹ کر دیا جو اس نے برمے سے بنایا تھا اور ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین میں تیز گونج سی پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی مشین پر موجود ایک بڑا سا سرخ رنگ کا بلب ایک جھماکے سے جل اٹھا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی کیونکہ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ اندر موجود تمام مشینری جام ہو گئی ہے۔ جوانا نے اس دوران غوطہ خوری کا لباس پہن کر سیاہ رنگ کا تھیلا اپنی پشت پر لاد لیا تھا البتہ

عمران کے لئے اس نے غوطہ خوری کا لباس نکال کر علیحدہ رکھ دیا تھا۔ عمران نے تیزی سے غوطہ خوری کا لباس پہنا اور پھر جوانا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے چلتا ہوا ساحل پر آگیا۔ اس نے غوطہ خوری کے لباس کے ساتھ پیروں میں پہننے والے مخصوص جوتے سیدھے کئے اور پھر خود کو ایڈجسٹ کر کے سمندر میں اتر گیا۔ جوانا بھی اس کے پیچھے ہی سمندر میں اترا اور پھر وہ دونوں انتہائی تیز رفتاری سے غوطہ لگاتے ہوئے تہہ کی طرف اترتے چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ میں اور تنویر اس طرف ہیں"۔۔۔ اچانک عمران کے ہیلمٹ میں موجود ٹرانسمیٹر پر صفدر کی آواز سنائی دی۔

"میں اور جوانا نیچے جا رہے ہیں۔ تم ہمارے قریب رہنا۔ میں جیسے ہی راستہ بنا لوں گا۔ تمہیں کال کروں گا اور تم سب میرے پیچھے آ جانا۔ ہمیں اندر بہت تیزی سے کام کرنا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں"..... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا اس لئے بات ختم کرنے پر اوور کہنے کی ضرورت نہیں تھی اور یہ فون کی طرح ہی کام کرتا تھا۔ کافی نیچے جا کر عمران رک گیا۔ جوانا اس کے ساتھ تھا۔

"جوانا۔ بیگ اتار کر مجھے دو"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلمٹ کے سامنے لگی ہوئی مخصوص لائٹ آن کر

دی اب اس کے سامنے پانی میں تیز روشنی سی پھیل گئی تھی۔ جوانا نے بیگ اتار کر اسے دیا۔ چونکہ یہاں تہہ میں پانی پرسکون تھا اس لئے وہ کسی رکاوٹ کے بغیر انتہائی اطمینان سے کام کر رہے تھے عمران کو پورا یقین تھا کہ مخصوص مشینری کی وجہ سے وہ یہاں سے راستہ بنا کر اندر پہنچ جائیں گے اور اس کے اندازے کے مطابق اس طرف ہی آپریشنل سیکشن تھا اور وہ سب سے پہلے اس آپریشنل سیکشن کو ہی کور کرنا چاہتا تھا۔

جم اسکاٹ دوڑتا ہوا آپریشنل سیکشن میں پہنچا اور پھر سیدھا اس شیشے والے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں آپریشنل سیکشن کا انچارج انتھونی موجود تھا۔

"چیف۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں"...... انتھونی نے اس کے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... جم اسکاٹ نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھیں چیف۔ یہ دونوں مشین فٹ کر رہے ہیں جبکہ ان کے باقی ساتھی غوطہ خوری کے لباس پہن کر سمندر میں اتر گئے ہیں۔ ابھی دو عورتیں اور پانچ مرد میں نے دیکھے ہیں۔ یہ یقیناً وہی عمران ہے اس کا قدوقامت اور یہ ان کا نیگرو دیو ہیکل ساتھی"...... انتھونی نے سامنے والی سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جم اسکاٹ

نے صرف اثبات میں سرہلا دیا۔ کیونکہ اسے سکرین پر ٹاپو کی سطح نظر آ رہی تھی جس پر ایک ایکریمی نوجوان ایک مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا اس کے ساتھ ہی ایک دیو ہیکل نیگرو غوطہ خوری کا لباس پہنے ہوئے کھڑا تھا۔

"یہ واقعی عمران ہے۔ اس کا قدوقامت اور اس کا کام کرنے کا پھرتیلا انداز بتا رہا ہے لیکن اس کے ساتھی کہاں ہیں"...... جم اسکاٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ سب ٹاپو کے گرد غوطہ خوری کا لباس پہنے موجود ہیں ان کے پاس مخصوص واٹر میزائل گنیں بھی ہیں"...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر یکے بعد دیگرے مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے تو سکرین پانچ حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ درمیان والے حصے میں تو ٹاپو کی سطح نظر آ رہی تھی جس پر عمران اور نیگرو موجود تھے جبکہ باقی چاروں سکرینوں پر ٹاپو کے گرد چار سمتیں نظر آ رہی تھیں۔

"اوہ۔ انہیں کسی طرح روکو۔ یہ عمران یقیناً مشینری جام کرنے کی کوشش کر رہا ہے"...... جم اسکاٹ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ یہ لوگ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں۔ مشینری جام نہیں ہو گی کیونکہ ہیڈ کوارٹر اور ٹاپو کی سطح کے درمیان ٹی ایس لیئر بچھی ہوئی ہے جو ہر قسم کی ریز کو روک سکتی ہے"۔

انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب میں سمجھ گیا ہوں کہ ان کا منصوبہ کیا ہے"..... چند لمحوں بعد جم اسکاٹ نے کہا۔

"منصوبہ"...... انتھونی نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ مشین جام کر کے غوطہ خور سمندر میں اتریں گے اور پھر یہ سائیڈ سے راستہ بنانے کی کوشش کریں گے اور ہمیں ان سب کو ہلاک کرنا ہے"..... جم اسکاٹ نے کہا۔

"جب تک یہ اندر نہ آ جائیں۔ انہیں کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے"۔ انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں سمندر کے اندر ہی ہلاک کرنا پڑے گا۔ شارک سیکشن اوپن کرنا پڑے گا"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا لیکن اسی لمحے کیبن میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی ساری مشینری یکلخت جام ہو گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا"...... انتھونی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور جم اسکاٹ کا چہرہ بھی بگڑ سا گیا تھا۔ انتھونی کرسی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا کیبن سے باہر نکل گیا۔ سکرین پر بھی تاریکی چھا گئی تھی۔ صرف لائٹ جل رہی تھی کیونکہ جنریٹنگ سیکشن مشینری سے علیحدہ تھا۔ انتھونی ایک سائیڈ پر موجود مشین کے پاس پہنچا اس نے اس پر موجود سیاہ رنگ کا کور علیحدہ کیا اور پھر اس نے اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر بعد اس نے جیسے ہی اس مشین کا بڑا سا

ہینڈل کھینچ کر نیچے کیا تو ایک بار پھر تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مشینری جیسے دوبارہ زندہ ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی ایک جھماکے سے روشن ہو گئی لیکن اب سکرین پر ٹاپو کی اوپر والی سطح خالی نظر آ رہی تھی۔ وہاں صرف ہیلی کاپٹر موجود تھا اور مشین پڑی تھی۔ جبکہ عمران اور دیو ہیکل نیگرو شمالی سائیڈ پر پانی میں غوطہ لگا کر اترتے ہوئے نظر آ رہے تھے جبکہ اسی طرف تہہ کے قریب دو غوطہ خور پہلے سے موجود تھے۔ انتھونی واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"خاصی طاقتور مشین تھی چیف۔ جس نے خصوصی لیزر بھی کراس کر لی تھی"...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بلیو شارک سیکشن اوپن کرنا ہی پڑے گا"...... جم اسکاٹ نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"لیکن چیف۔ ان کے پاس واٹر گنیں ہیں۔ یہ تو شارک کو ہلاک کر دیں گے"..... انتھونی نے کہا۔

"بلیو شارک انتہائی پھرتیلی ہوتی ہیں۔ اول تو یہ لوگ اسے ہلاک نہ کر سکیں گے اور اگر ہلاک کر بھی دیں تو بھی اس علاقے میں بہت شارک ہیں۔ جیسے ہی انہوں نے ہماری شارکس کو ہلاک کیا ادھر ادھر سے لاتعداد شارکس یہاں خون کی بو پر اکٹھی ہو جائیں گی۔ یہ کتنی شارکس کو ہلاک کریں گے"...... جم اسکاٹ نے نمبر پریس

کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ گرونو سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں گرونو"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"شارک سیکشن کی کیا پوزیشن ہے"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"چھ ہیں چیف"...... گرونو نے جواب دیا۔

"سنو۔ ہیڈ کوارٹر کے چاروں طرف سات افراد موجود ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بلیو شارک کو مخصوص گولیاں کھلا کر بھجوا دو تاکہ وہ ان کا خاتمہ کر دیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... گرونو نے جواب دیا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے تعمیل کرو"...... جم اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چیف۔ ہمیں اوپر سطح پر ہی ان کے خاتمے کے لئے کچھ کرنا چاہئے ورنہ یہ شارکس کے پہنچتے ہی اوپر پہنچ جائیں گے"...... انتھونی نے کہا۔

"لیکن ابھی ہمارے پاس انہیں ہلاک کرنے کا کوئی انتظام تو نہیں ہے اور باہر سے امداد منگوانے میں تو کافی عرصہ لگ جائے گا"۔ جم اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ ہم سب میرین کے ذریعے غوطہ خور اوپر بھیج سکتے ہیں جو اچانک وہاں فائر کھول دیں گے"...... انتھونی نے کہا۔

"لیکن یہاں ہر طرف خوفناک شارکس پھیلی ہوئی ہوں گی اس لئے غوطہ خور تو الٹا ان کا شکار بن جائیں گے ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ سب میرین میں تم سٹار میزائل رکھوا دو اور خود جا کر انہیں اس انداز میں فائر کرو کہ یہ ٹاپو کی سطح پر ہی فائر ہوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کیپٹن جیکب ایسا کر لے گا۔ میں اگر اوپر گیا تو یہاں مشینری کو سنبھالنے والا کوئی نہ رہے گا"...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس۔ کیپٹن جیکب سپیکنگ"...... سب میرین کے کیپٹن جیکب کی آواز سنائی دی۔ پہلے کیپٹن کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس وقت ہلاک کیا تھا جب انہوں نے سب میرین پر قبضہ کیا تھا۔ اس کے بعد سیکنڈ کیپٹن جیکب کو کیپٹن بنا دیا گیا تھا۔

"جم اسکاٹ فرام دس اینڈ"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... جیکب کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا تم سٹار میزائلوں کو درست طور پر فائر کر لیتے ہو"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"سٹار میزائل۔ یس سر۔ میں نے تو اس کی خصوصی ٹریننگ لی

ہوئی ہے"...... جیکب نے جواب دیا۔

" ویری گڈ۔ میری کال کا انتظار کرو"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ماسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ماسٹر کی آواز سنائی دی۔ یہ ہیڈ کوارٹر میں اسلحے کے سٹورز کا انچارج تھا۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں ماسٹر"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف"...... ماسٹر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" سٹور میں کتنے سٹار میزائل موجود ہیں"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

" آٹھ ہیں جناب"...... ماسٹر نے چونک کر جواب دیا۔

" یہ آٹھوں سٹار میزائل سٹور سے نکال کر فوری طور پر سب میرین میں بھجوا دو۔ فوری۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف"...... ماسٹر نے کہا اور جم اسکاٹ نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" کیپٹن جیکب بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کیپٹن جیکب کی آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ میری ہدایات غور سے سنو۔ سٹورز انچارج ماسٹر آٹھ سٹار میزائل سب میرین پر بھجوا رہا ہے ان میزائلوں

کو لے کر تم سب میرین کو ہیڈ کوارٹر سے باہر نکالو اور پھر اسے کافی فاصلے پر لے جا کر سطح سمندر پر لے آنا۔ اس کے بعد میری کال پر تم نے یکے بعد دیگرے سٹار میزائل ہیڈ کوارٹر کی بیرونی سطح پر فائر کرنے ہیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر کی سطح پر"...... کیپٹن جیکب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" ہاں سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے بلکہ وہ واپس ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کے ٹاپو کی بیرونی سطح پر اتر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے طور پر ہیڈ کوارٹر کی مشینری جام کرنے کی کوشش کی ہے لیکن انتھونی نے ان کی یہ کوشش ناکام بنا دی ہے اب وہ ہیڈ کوارٹر کے گرد موجود ہیں اور کسی مشین کے ذریعے جبراً راستہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں نے گرونوم کو کہہ دیا ہے کہ وہ شارکس سیکشن کو اوپن کر دے۔ گو ان کے پاس واٹر میزائل گنیں ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ شارکس کو ہلاک کر دیں لیکن شارکس کے ہلاک ہوتے ہی اس علاقے میں موجود لاتعداد شارکس خون کی بو سونگھ کر یہاں پہنچ جائیں گی اور انہیں مجبوراً سمندر میں نکل کر اوپر پہنچنا پڑے گا۔ اس وقت تم ان پر سٹار میزائل فائر کر کے انہیں ہلاک کر دو گے"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"آپ حکم دیں تو میں سب میرین کو باہر نکال کر ان کا خاتمہ کر دوں"...... کیپٹن جیکب نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ اگر انہوں نے سب میرین پر دوبارہ قبضہ کر لیا تو پھر ہمارے لئے بے حد پریشانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ تم سب میرین کو زیرو سیکشن سے باہر نکالنا تاکہ انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے اور جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی کرنا۔ ایکس ون سکرین آن کر دینا تاکہ میں تمہیں ساتھ ساتھ ہدایات دے سکوں"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... کیپٹن جیکب نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چیف۔ یہ عمران اور نیگرو مل کر سائیڈ وے بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں"...... انتھونی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ابھی بلیو شارکس باہر آ جائیں گی۔ پھر یہ سب کچھ رک جائے گا"۔ جم اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر اس نے سمندر کی تہہ سے یکے بعد دیگرے چھ بلیو شارکس کو اوپر آتے دیکھا۔ شارکس سیکشن سمندر کی تہہ کے قریب بنایا گیا تھا۔ اس لئے انہیں باہر بھی وہیں سے نکالا گیا تھا اور چونکہ انہیں خصوصی گولیاں کھلا دی گئی تھیں اس لئے انسانوں کی بو انہیں دور سے آ رہی تھی اور چونکہ بلیو شارکس انتہائی خطرناک، تیز رفتار، پھرتیلی اور گوشت خور نسل ہوتی ہے اس لئے جم اسکاٹ کو معلوم تھا کہ یہ ان ساتوں کا خاتمہ لمحوں میں کر دیں گی۔ جس طرف

یہ تیزی سے آ رہی تھیں اس طرف دو غوطہ خور موجود تھے۔ انہوں نے اچانک نیچے دیکھا اور پھر وہ بے اختیار اچھل پڑے۔ اس کے ساتھ ہی ان دونوں کی واٹر میزائل گنوں سے شعلے نکلے اور تیزی سے آنے والی چھ شارکس میں سے دو ہٹ ہو گئیں لیکن باقی چار بجلی کی سی تیزی سے ان پر جھپٹ پڑیں۔ اسی لمحے جم اسکاٹ نے عمران اور نیگرو سمیت باقی غوطہ خوروں کو بھی بجلی کی سی تیزی سے تیر کر ادھر جاتے دیکھا جدھر شارکس نے ان کے ساتھیوں پر حملہ کیا تھا اور جم اسکاٹ کے چہرے پر بے اختیار فاتحانہ مسکراہٹ رینگ گئی۔ اسے سو فی صد یقین تھا کہ اول تو یہ شارکس ہی ان کا خاتمہ کر دیں گی لیکن اگر ایسا نہ بھی ہوا تو پھر دور دور علاقے میں موجود شارکس پانی میں شامل ہو جانے والے خون کی بو پر یہاں پہنچ جائیں گی اور اس کے باوجود اگر ان میں سے کوئی بچ کر اوپر پہنچ گیا تو پھر سٹار میزائل ان کا یقینی خاتمہ کر دیں گے۔ اس لحاظ سے ان میں سے کسی کا بچ نکلنا اب تقریباً ناممکن ہو چکا تھا۔

عمران مشین کی مدد سے ہیڈ کوارٹر میں سائیڈ وے بنانے میں مصروف تھا کہ اچانک اس کے ہیلمٹ میں موجود ٹرانسمیٹر پر جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بلیو شارکس۔ بلیو شارکس آ رہی ہیں حملہ کرنے"...... جولیا چیخ رہی تھی اور پھر صالحہ کی بھی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ جلدی اٹھو۔ احتیاط کرو۔ یہ انتہائی خطرناک ہوتی ہیں۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر مشین کو بند کر کے اس نے باہر کھینچا اور اسے جوانا کی طرف بڑھا کر وہ بجلی کی سی تیزی سے تیرتا ہوا اس طرف جانے لگا جدھر جولیا اور صالحہ موجود تھیں۔

"عمران صاحب جولیا اور صالحہ زخمی ہو گئی ہیں۔ جلدی آئیں"۔ صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے اپنے تیرنے کی رفتار

تیز کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ ٹاپو کے گرد گھوم کر اس طرح پہنچا تو اس نے جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل کو انتہائی زخمی حالت میں دیکھا۔ ان کے غوطہ خوری کے لباس بھی پھٹ گئے تھے اور ان کے جسموں سے خون بہہ رہا تھا جبکہ تنویر اور صفدر انہیں مشکل سے سہارا دے کر اوپر سطح کی طرف لے جا رہے تھے۔ ان تینوں کے جسم زخمی ہونے کی وجہ سے پھڑک رہے تھے جب کہ وہاں بلیو شارکس کے جسموں کے حصے ادھر ادھر تیرتے ہوئے نظر آ رہے تھے اور یہ حصے بھی اوپر سطح کی طرف اٹھتے چلے جا رہے تھے۔

"اوپر لے جاؤ۔ اوپر۔ ابھی یہاں اور شارکس آ جائیں گی۔ جلدی کرو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ اور جوانا بھی صفدر اور تنویر کے ساتھ شامل ہو گئے لیکن ابھی وہ سطح سے کچھ فاصلے پر ہی تھے کہ انہیں نیچے پانی میں شدید ہلچل سی محسوس ہونے لگی۔

"شارکس پہنچ گئی ہیں۔ جلدی کرو"...... عمران نے نیچے دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا جہاں سے سینکڑوں کی تعداد میں خوفناک چھوٹی بڑی شارکس ان کی طرف تیزی سے لپکتی ہوئی آ رہی تھیں گو یہ بلو شارکس کی طرح پھرتیلی اور خون خوار نہیں تھیں لیکن بہرحال یہ بھی شارکس تھیں اور یہ خون کی بو پانی میں مل جانے کی وجہ سے آئی تھیں اور ان کی تعداد بھی بے شمار تھی۔

"جوانا۔ تم فائر کھول کر انہیں قریب آنے سے روکتے رہو"۔ عمران نے چیخ کر کہا تو جوانا نے مڑ کر ان پر فائر کھول دیا لیکن اس کے

ساتھ ساتھ وہ تیزی سے الٹا تیرتا ہوا اوپر کو بھی اٹھتا چلا جا رہا تھا۔ لیکن بہرحال اس انداز میں تیرنے کی وجہ سے اس کی رفتار باقی ساتھیوں سے کم ہو گئی تھی۔ اس لئے ان کے درمیان فاصلہ بڑھ گیا تھا۔ لیکن جوانا کے مسلسل فائر کرنے سے شارکس نہ صرف رک گئی تھیں بلکہ ان میں ہلاک ہونے والی شارکس کے گوشت کھانے کے لئے بھی چھینا جھپٹی شروع ہو گئی تھی۔ اس طرح جوانا بہرحال ان کے فوری حملے سے محفوظ ہو گیا تھا اور پھر جیسے ہی جوانا سطح پر ابھرا۔

" مجھے ہاتھ دو "...... اس کے کانوں میں عمران کی آواز سنائی دی، اور جوانا نے جیسے ہی ہاتھ اوپر اٹھایا۔ اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں کسی شہتیر کی طرح اٹھتا ہوا اوپر جزیرے پر جا گرا۔ یہ واقعی عمران کی ہمت تھی کہ اس نے اس طرح جوانا جیسے آدمی کو اچھال کر جزیرے پر پھینک دیا تھا۔ جوانا تیزی سے اٹھا اور اس نے اپنا ہیلمٹ ہٹایا اور پیروں میں موجود مخصوص جوتے بھی ہٹا دیئے۔ عمران اور اس کے ساتھی جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل کو اٹنڈ کر رہے تھے۔ جبکہ صفدر دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ تنویر اور عمران نے جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل تینوں کے غوطہ خوری کے مخصوص لباس علیحدہ کر دیئے تھے۔ تینوں خاصے زخمی تھے لیکن اس کی ہڈیاں بہرحال بچ گئی تھیں اور ایسا شاید غوطہ خوری کے مخصوص لباس کی وجہ سے ہوا تھا۔ ورنہ بلیو شارکس کے جبڑوں میں آئی ہوئی ہڈیوں کا بچ جانا تقریباً ناممکن ہوا کرتا ہے۔ صفدر

میڈیکل باکس اٹھائے واپس آ گیا تھا اور عمران اور صفدر نے مل کر ان تینوں کی نہ صرف بینڈیج کر دی بلکہ ان کو طاقت کے انجکشن بھی لگا دیئے۔

" اب اٹھ جاؤ۔ ابھی ہم خطرے میں ہیں "...... عمران نے کہا تو ان تینوں نے اٹھنے کی کوشش کی اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

" ماسٹر۔ ماسٹر۔ سب میرین "...... اچانک جوانا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے اور انہوں نے دیکھا کہ جزیرے سے کافی فاصلے پر سطح سمندر پر سب میرین ابھر رہی تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ یہاں میزائل فائر کریں گے۔ جلدی کرو۔ ہیلی کاپٹر میں بیٹھو۔ جلدی کرو "...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر کیپٹن شکیل کو پکڑ کر کاندھے پر اٹھا لیا جبکہ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے جولیا اور صالحہ دونوں کو بیک وقت دونوں بغلوں میں جکڑا اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑا۔

" یہ مشین۔ اس کا کیا ہو گا "...... صفدر نے دوڑتے ہوئے کہا۔

" چھوڑو۔ یہ بند پڑی ہے۔ آؤ۔ آؤ "...... عمران نے کیپٹن شکیل کو ہیلی کاپٹر پر چڑھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ خود بھی اچھل کر ہیلی کاپٹر پر چڑھ گیا۔ اسی لمحے اسے سمندر میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور سب میرین میں سے ایک شعلہ سا نکل کر سیدھا آسمان کی طرف اٹھنے لگا۔ شعلہ ستارے کی شکل کا تھا۔

"سٹار میزائل ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ جلدی کرو" ...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ سٹار میزائل کو دیکھ کر اس کا چہرہ بے اختیار بگڑ سا گیا تھا کیونکہ سٹار میزائل کی کارکردگی کو وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ اپنے ٹارگٹ پر گرتے ہوئے لوہے کی ہر اس چیز کو ٹارگٹ بناتا تھا جس میں مشینری کام کر رہی ہو۔ اسے دراصل چلتے ہوئے ٹینک ہٹ کرنے کے لئے بنایا گیا تھا اور عمران کو معلوم تھا کہ ہیلی کاپٹر لوہے کا بنا ہوا ہے اس لئے لامحالہ سٹار میزائل نے ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرنا ہے اور ظاہر ہے ان کے بھی اس کے ساتھ ہی پرخچے اڑ جائیں گے اور ہیلی کاپٹر کو نہ ہی اڑایا جا سکتا تھا اور نہ ہی اس سے نیچے اترا جا سکتا تھا البتہ عمران نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر بیلٹ باندھے اور اس کے ساتھی تیزی سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو رہے تھے لیکن عمران نے جان بوجھ کر انجن نہ چلایا تھا کیونکہ آسمان کی بلندی پر پہنچ کر اب سٹار میزائل نیچے آ رہا تھا اور اس کا رخ اس ٹاپو کی طرف ہی تھا اس کی رفتار بے حد تیز تھی اور عمران جانتا تھا کہ اگر اس نے انجن چلا دیا تو سٹار میزائل لازماً ہیلی کاپٹر سے ہی ٹکرائے گا جبکہ ابھی ایک سکوپ موجود تھا کہ مشین کی بیٹری آن تھی۔ گو وہ سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا تھا جو یہ ظاہر کرتا تھا کہ مشین سے نکلنے والی ریز نے ہیڈ کوارٹر کی مشینری کو جام کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود اس پر جلنے والے چھوٹے بڑے بلب بتا رہے تھے کہ مشینری بہرحال آن تھی۔ یہ بات البتہ سوچنے کی تھی کہ ایسا کیوں ہوا ہے کیونکہ جب عمران اور اس کے ساتھی سمندر میں کودے تھے

اس وقت یہ سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا لیکن جب وہ واپس آئے تو اس وقت بلب بجھا ہوا تھا لیکن اس وقت یہ بات سوچنے کی فرصت ہی نہ تھی البتہ عمران کو صرف یہی سکوپ نظر آ رہا تھا کہ شاید یہ سٹار میزائل ہیلی کاپٹر کی بجائے اس چلتی ہوئی مشین کو ٹارگٹ بنا لے اس لئے اس نے ہیلی کاپٹر کا انجن آن نہ کیا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ سٹار میزائل اس ٹینک کو پہلے نشانہ بناتا ہے جس کا انجن چل رہا ہو اور ساکت ٹینک کو اس وقت نشانہ بناتا ہے جب وہاں حرکت کرنے والی کوئی چیز نہ ہو اور پھر مشین بہرحال ہیلی کاپٹر سے کافی فاصلے پر تھی اس لئے اگر یہ مشین ٹارگٹ بن جاتی تو اس کے پرزے بہرحال ہیلی کاپٹر کو نقصان نہ پہنچا سکتے تھے اب سٹار میزائل کی رینج خاصی کم ہو گئی ہے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ اگر مشین ہٹ ہوئی تو ان کا ہیلی کاپٹر صاف بچ جائے گا لیکن اگر ہیلی کاپٹر ہٹ ہو گیا تو پھر پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی ختم ہو جائے گی۔ عمران کے لب آہستہ آہستہ ہل رہے تھے۔ شاید وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہا تھا لیکن اس کی نظریں میزائل پر جمی ہوئی تھیں جبکہ اس کے ساتھی بتوں کی طرح ساکت بیٹھے ہوئے تھے۔ میزائل بجلی کی سی تیزی سے ٹاپو کی طرف آ رہا تھا اور دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور مشین کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کا انجن چلا دیا اسی لمحے دوسرا سٹار میزائل سب میرین سے نکلتا دکھائی دیا لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھایا

اور دوسرے لمحے اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ عمران نے ہیلی کاپٹر کو بلندی پر لے جانے کی بجائے انتہائی تیز رفتاری سے اس طرف بڑھانا شروع کر دیا جدھر سب میرین تھی۔ یہ بات عمران سمجھتا تھا کہ سٹار میزائل کو ڈاج دینے کا یہی آخری طریقہ ہے کہ اس کے مخصوص فائرنگ اینگل کے اندر پہنچ جانے سے ہی سٹار میزائل کے اس حملے سے بچا جا سکتا ہے کیونکہ وہ ایک خاص حد سے اندر واپس نہیں گر سکتا جبکہ باہر کی طرف اس کی رینج انتہائی وسیع تھی۔ اس لئے وہ کسی کوبرا میزائل کی طرح ہیلی کاپٹر کے پیچھے لگ جاتا اور ہر صورت میں اسے ہٹ کر دیتا لیکن اینگل رینج کے اندر پہنچ جانے سے وہ اس سے بچ سکتے ہیں اور وہی ہوا۔ بلندی پر پہنچ کر سٹار میزائل تیزی سے واپس آیا۔ اس کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف ہی تھا لیکن ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے سب میرین کی طرف ہی بڑھا چلا جا رہا تھا اس لئے سٹار میزائل کا یہ شعلہ ہیلی کاپٹر کی دوسری طرف اس کے بالکل قریب سے گزر کر سمندر میں جا گرا اور عمران سمیت اس کے سب ساتھیوں نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو بچانے والا ہے"...... عمران کی زبان سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر سب میرین کو کراس کرتا ہوا آگے نکل گیا لیکن عمران نے تیزی سے اسے گھمایا اور ایک چکر کاٹ کر وہ اس سب میرین کی طرف آنے لگا۔ تیسرا سٹار میزائل فائر نہیں کیا گیا تھا اور سب میرین بھی سمندر کی سطح پر ہی موجود

تھی۔ یکلخت عمران نے بلندی کم کی اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر سب میرین کے اوپر پہنچا اس نے ہیلی کاپٹر کو روکا اور پھر اسے انتہائی رفتار سے نیچے کر کے اس نے سب میرین کے اس حصے پر اسے اتار دیا جہاں سے اسے ہٹ نہ کیا جا سکتا تھا۔

"اسلحہ سنبھال لو۔ ہم نے سب میرین پر قبضہ کرنا ہے"۔ عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اس کے سب ساتھی بھی تیزی سے دوڑتے ہوئے اس کے پیچھے نیچے آنے لگے۔ عمران اس دوران اپنے جسم پر موجود غوطہ خوری کے لباس کی زپ کھول چکا تھا۔ اسے یہ لباس اتارنے کی مہلت ہی نہ ملی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا سب میرین کے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جدھر سے سٹار میزائل فائر کیا گیا تھا۔ صفدر، تنویر اور جوانا بھی اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے جبکہ جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل ہیلی کاپٹر میں ہی رہ گئے تھے۔ کیونکہ وہ زخمی تھے اس لئے وہ آسانی سے نیچے نہ اتر سکتے تھے۔ عمران دوڑتا ہوا اس حصے میں پہنچا۔ لیکن وہ حصہ اب سپاٹ تھا۔ وہاں اب فائرنگ ہول بھی بند ہو چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی سب میرین تیزی سے سمندر میں اترنا شروع ہو گئی تھی۔

"واپس چلو۔ ہیلی کاپٹر پر واپس"...... عمران نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس ہیلی کاپٹر پر پہنچے اور پھر صرف چند لمحوں کا ہی فرق پڑا کہ ہیلی

کاپٹر سب میرین کے مکمل طور پر سمندر میں اترنے سے پہلے اوپر اٹھ چکا تھا۔

"اب معلوم ہونے لگا ہے کہ یہ واقعی کسی بین الاقوامی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ورنہ پہلے جس آسانی سے ہم اندر داخل ہو گئے تھے یہی لگتا تھا کہ جیسے ہم غلط جگہ پر آ گئے ہیں"...... عمران نے ہیلی کاپٹر کو کافی بلندی پر لے جاتے ہوئے کہا تو سب کے تنے ہوئے اعصاب اس کی اس بات پر بے اختیار ڈھیلے پڑ گئے۔

"اب کیا کرنا ہوگا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوائے انتظار کے اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر ایک بار پھر ٹاپو کی سطح پر اتار دیا جہاں مشین کے پرزے بکھرے پڑے تھے۔

"لیکن یہاں ہم کیا کر سکیں گے۔ سمندر میں اتر نہیں سکتے کیونکہ وہاں شارک مچھلیاں ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا اور تنویر۔ تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔ صفدر۔ تم پائلٹ سیٹ سنبھال لو۔ ہو سکتا ہے ہمیں فوراً دوبارہ فضا میں جانا پڑے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر گیا جبکہ جوانا اور تنویر بھی اس کے پیچھے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے لیکن ان کے چہروں پر حیرت تھی کیونکہ انہیں وہاں اب کرنے کا کوئی کام نظر نہ آ رہا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ لوگ مافوق الفطرت ہیں۔ مافوق الفطرت"...... جم اسکاٹ نے قدرے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے زخمی ہونے کے باوجود نہ صرف خوفناک اور تربیت یافتہ بلیو شارکس کو ختم کر دیا تھا بلکہ وہاں پہنچ جانے والی بے شمار خوفناک شارکس سے بھی وہ لوگ انتہائی حیرت انگیز انداز میں بچ کر اوپر سطح پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

"اب سٹار میزائل ہی کام کریں گے"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر مائیک اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔ کیپٹن جیکب کی فریکوئنسی پہلے ہی انتھونی ایڈجسٹ کر چکا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ جم اسکاٹ کالنگ۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ یہ شاید ماحول کا اثر تھا کہ وہ اس طرح چیخ کر

بولنے پر مجبور ہو رہا تھا۔

" کیپٹن جیکب اٹنڈنگ یو چیف۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر پر کیپٹن جیکب کی آواز سنائی دی۔

" سٹار میزائل فائرنگ کے لئے تیار ہیں۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے اسی طرح چیختے ہوئے پوچھا۔

" یس چیف۔ اوور"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سب میرین سطح پر لے جاؤ اور جزیرے کو ٹارگٹ بنا کر سٹار میزائل فائر کر دو لیکن جب تک میں نہ کہوں دوسرا میزائل فائر نہ کرنا مجھے یقین ہے کہ ایک ہی سٹار میزائل سے ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ انتہائی قیمتی میزائل ہیں اس لئے انہیں ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر مائیک آف کر دیا۔

" اب جزیرے کے ساتھ ساتھ سب میرین کو بھی سکرین پر لے آؤ تاکہ ہم ایکشن کا پورا منظر دیکھ سکیں"...... جم اسکاٹ نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین ایک جھماکے سے تاریک پڑ گئی لیکن دوسرے لمحے وہ جھماکے سے روشن ہوئی تو وہ دو حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ ایک حصے پر جزیرے کی سطح کا منظر نظر آ رہا تھا جبکہ دوسرے حصے پر سمندر نظر آ رہا

تھا۔

" یہ اپنے ساتھیوں کی بینڈیج کر رہے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

" کر لیں۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ مرنا تو بہرحال ان سب نے ہی ہے۔ سٹار میزائل سے بچ کر یہ کہیں نہیں جا سکتے"...... جم اسکاٹ نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد سمندر میں سے سب میرین باہر نکلتی ہوئی نظر آنے لگ گئی۔

" یہ ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ رہے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

" دوڑ لیں۔ دوڑ کر کہاں جائیں گے"...... جم اسکاٹ نے کہا اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر پر سوار ہوئے ہی تھے کہ سب میرین سے سٹار میزائل فائر ہوتا دکھائی دیا اور جم اسکاٹ کے چہرے پر فاتحانہ مسرت پھیلتی چلی گئی۔ وہ سب ہیلی کاپٹر میں موجود تھے زخمیوں سمیت۔ سٹار میزائل آسمان کی طرف بلند ہوتا چلا جا رہا تھا۔

" ابھی چند لمحوں بعد ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ چند لمحوں بعد"۔ جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر سٹار میزائل نے اپنا رخ بدلا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے ٹاپو کی طرف بڑھنے لگا اور جم اسکاٹ کا چہرہ مزید کھل اٹھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا جب سٹار میزائل ہیلی کاپٹر سے کافی فاصلے پر زمین پر موجود اس بڑی سی مشین سے ٹکرا کر پھٹ گیا تھا جبکہ ہیلی کاپٹر ویسے ہی کھڑا تھا۔

" ہیلو ہیلو۔ کیپٹن جیکب۔ دوسرا میزائل فائر کرو۔ فوراً۔ جلدی۔

اوور"...... جم اسکاٹ نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مائیک کا بٹن آن کرتے ہوئے حلق کے بل چیخ کر کہا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا پنکھا حرکت میں آگیا۔

"تم سٹار میزائل سے بچ کر نہیں جا سکتے عمران۔ یہ موت تک تمہارا پیچھا نہ چھوڑے گا"...... جم اسکاٹ نے مائیک کا بٹن بند کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سب میرین سے دوسرا سٹار میزائل فائر ہوا اور تیزی سے بلندی کی طرف اٹھتا چلا گیا جبکہ اسی لمحے ہیلی کاپٹر ٹاپو کی سطح سے اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بلندی پر جانے کی بجائے نیچی پرواز کرتا ہوا سب میرین کی طرف بڑھنے لگ گیا۔

"یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب میرین کی طرف کیوں جا رہا ہے"۔ جم اسکاٹ کے منہ سے حیرت بھری آواز نکلی۔

"چیف۔ یہ سٹار میزائل کے اینگل رینج کے اندر جا رہے ہیں۔ اس طرح سٹار میزائل انہیں ہٹ نہ کر سکے گا"...... انتھونی نے کہا اور عین اسی لمحے سٹار میزائل ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سے ہوتا ہوا نیچے سمندر میں گر کر پھٹ گیا۔

"ویری بیڈ۔ یہ کس قسم کے لوگ ہیں"...... جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر سب میرین کے اوپر سے گزر کر آگے بڑھ گیا اور پھر چکر کاٹ کر واپس آگیا۔

"اب جب یہ اوپر جائے گا تو میں سٹار میزائل فائر کرا دوں گا"۔ جم اسکاٹ نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ اور انتھونی دونوں بے اختیار

اچھل پڑے جب انہوں نے ہیلی کاپٹر کو سب میرین کے ایک کھلے حصے میں اترتے ہوئے دیکھا اور پھر اس میں سے تین آدمی نیچے اترے اور تیزی سے اس حصے کی طرف دوڑنے لگے جہاں سے سٹار میزائل فائر کیا جاتا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ فائرنگ ہول کے اندر بم مارنا چاہتے ہیں"۔ جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک کا بٹن آن کر دیا۔

"جیکب۔ فائرنگ ہول بند کر دو اور سب میرین کو سمندر میں اتار دو۔ جلدی۔ فوراً۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد جب اس نے ہیلی کاپٹر سے اترنے والے افراد کو فائرنگ ہول کے قریب رک کر تیزی سے واپس ہوتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ جیکب نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ اسی لمحے اس نے سب میرین کو سمندر میں اترتے دیکھا۔

"ہونہہ۔ اب یہ ڈوب جائیں گے"...... جم اسکاٹ نے کہا لیکن نیچے اترنے والے افراد بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے فضا میں اٹھ گیا۔ صرف چند لمحوں کا فرق پڑ گیا تھا ورنہ ہیلی کاپٹر پانی کے اندر چلا جاتا اور پھر وہ اڑ نہ سکتا تھا۔ اب سب میرین سمندر کی سطح پر نظر نہ آ رہی تھی البتہ ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا تیزی سے ٹاپو کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"اب سب میرین کو واپس اوپر آنے اور سٹار میزائل فائر کرنے کا وقت نہیں رہا۔ ویری بیڈ۔ اب یہ نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں

گے"...... جم اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ہاتھ بڑھا کر ہیلی کاپٹر سمیت ان سب کو سمندر میں غرق کر دے لیکن ظاہر ہے وہ ایسا نہ کر سکتا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اور انتھونی دونوں یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ ہیلی کاپٹر دوبارہ ٹاپو پر اتر گیا تھا اور ان میں سے تین افراد نیچے اتر کر اس طرف کو بڑھ رہے تھے جہاں سٹار میزائل سے تباہ ہونے والی مشین کا ملبہ بکھرا پڑا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ان پر دوبارہ سٹار میزائل فائر ہونا چاہئے"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ انہیں فائرنگ اینگل رینج کا علم ہے اس لئے اب یہ سٹار میزائل سے ہٹ نہیں ہو سکیں گے"...... انتھونی نے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔ نجانے یہ خطرناک لوگ اب کس چکر میں ہیں"...... جم اسکاٹ نے پہلی بار قدرے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ یہ کچھ بھی کیوں نہ کر لیں۔ یہ ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ خود ہی واپس چلے جائیں گے"...... انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ فوری طور پر اسے کوئی بات سمجھ نہ آ رہی تھی۔ عمران چند لمحے زمین پر جھکا رہا۔ پھر وہ سیدھا ہوا اور اس نے جسم پر موجود غوطہ خوری کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چپٹا سا باکس نکالا اور اسے کھول کر اس نے اس کے اندر سے کوئی

چیز چٹکی میں پکڑ کر نکالی۔

"اوہ۔ اوہ۔ میکنارا بم۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... انتھونی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر باہر ہال کی طرف بھاگا۔ جبکہ جم اسکاٹ حیرت سے منہ پھاڑے بیٹھا رہ گیا۔ اس کی نظریں جیسے سکرین پر چپکی ہوئی تھیں۔ عمران نے باکس میں سے نکالی ہوئی سنہری رنگ کی پتری کو ٹاپو کی سطح پر بنے ہوئے سوراخ میں ڈال دیا اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے دونوں افراد بھی تیزی سے پیچھے ہٹے۔ اسی لمحے خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور جم اسکاٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے پورا ٹاپو شدید ترین زلزلے کی زد میں آ گیا ہو۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی گڑگڑاہٹ بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لرزش بھی بند ہو گئی۔ اسی لمحے انتھونی پیشانی پر آیا ہوا پسینہ پونچھتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"بال بال بچ گئے ہیں چیف۔ اگر اس میکنارا بم کی طاقت کو بروقت زیرو نہ کر دیا جاتا تو ہیڈ کوارٹر کا اوپر والا سارا حصہ بھک سے اڑ جاتا اور سمندر کا پانی پوری قوت سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جاتا اور پھر پورا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ ہو جاتا"...... انتھونی نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ان کے پاس دوسرا بم ہوا تو"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"تب بھی کچھ نہیں ہو گا۔ اب زیرو کرنے والی مشین آن ہے"۔

انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان کا کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ انہیں زندہ نہیں چھوڑا جا سکتا"...... جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"کون سی۔ جلدی بتاؤ۔ میرا تو دماغ ہی جامد ہو گیا ہے"...... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

"چیف۔ ان لوگوں کو ایس وی تھرٹی ون بیس فائر سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"ایس وی تھرٹی ون بیس۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ وہ تو خوفناک ایٹمی ہتھیار ہے۔ اس سے تو پورا ہیڈ کوارٹر ہی بھک سے اڑ جائے گا"...... جم اسکاٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں نے ایس وی تھرٹی ون بیس فائر کہا ہے۔ ایس وی تھرٹی ون بیس میزائل نہیں کہا"...... انتھونی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ لیکن یہ فائر ہو گا کیسے۔ باہر تو خونخوار شارکس موجود ہیں۔ باہر کوئی آدمی جا نہیں سکتا اور اب ان شارکس نے اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑنا جب تک پانی میں سے خون کی بو مکمل طور پر ختم نہیں ہو جاتی اور ایسا کئی روز بعد ہی ہو سکے گا"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ سب میرین کے ذریعے یہ کام ہو سکتا ہے۔ سب میرین

کو جزیرے کے قریب اچانک ابھارا جائے اور پھر فوراً ہی فائر کر دیا جائے"...... انتھونی نے کہا۔

"نہیں۔ میں سب میرین کو کسی رسک میں نہیں ڈال سکتا۔ اس بار اگر انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو پھر معاملات ہمارے بس سے باہر ہو جائیں گے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"تو پھر جوکانا بوٹ کو استعمال کیا جائے"...... انتھونی نے کہا۔

"لیکن اس بوٹ پر سے تو فائر نہیں ہو سکتا۔ ارے ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ویری گڈ۔ جوکانا بوٹ سے دو آدمی اس طرف پہلے ٹاپو پر چڑھیں جدھر یہ لوگ موجود ہوں اور فائر کر دیں"...... جم اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جم اسکاٹ نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

عمران اس سوراخ پر چند لمحوں تک جھکا رہا جو اس نے مشین کے برے سے بنایا تھا اور پھر وہ سیدھا ہوا اور پھر اس نے پہلے تو جسم پر موجود غوطہ خوری کا لباس اتارا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک سنہری رنگ کی پتی سی نکالی۔ اس کا کونہ موڑا اور پھر یہ پتری اس نے اس سوراخ میں ڈالی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا اور تنویر بھی تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔ دوسرے لمحے ہولناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی ٹاپو کی سطح اس طرح ہلنے لگی جیسے خوفناک زلزلہ آ رہا ہو اور عمران کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ رینگ گئی لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ جب اچانک نہ صرف گڑگڑاہٹ کی آوازیں بند ہو گئیں بلکہ زمین کی لرزش بھی ختم ہو

گئی۔

"ویری بیڈ۔ انتہائی قیمتی بم بھی ناکارہ ثابت ہوا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس ایک میکنارا بم تھا۔ یہ ایٹم بم سے کم طاقتور نہیں ہوتا۔ پہلے چونکہ مشین نے کام کر دیا تھا اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ نیچے ہیڈ کوارٹر اور ٹاپو کی اوپر والی سطح کے درمیان کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے جو ریز کو روک سکے ورنہ تو مشین آن ہی نہ ہوتی اس لئے میں نے یہ بم ڈالا تھا۔ اگر یہ اندر پہنچ جاتا تو ٹاپو کا کافی بڑا حصہ ٹوٹ جاتا اور اس طرح سمندر کا پانی پوری قوت سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جاتا اور ہیڈ کوارٹر ختم ہو جاتا۔ لیکن شاید اندر کسی مشینری کی مدد سے میکنارا بم کو بھی پھٹنے سے پہلے ہی ناکارہ کر دیا گیا ہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ واقعی انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کر رہے ہیں لیکن اب کیا ہو گا۔ یہ تو ناقابل تسخیر بنتا جا رہا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر ٹھنڈے واپس سدھار جائیں اور جا کر ناکامی کا اعلان کر دیں اور کیا ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں یہ کیسے ممکن ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس مشن مکمل کئے بغیر کیسے واپس جا سکتی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تو پھر کرو مشن مکمل"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایک طرف ہٹ جاؤ پھر میں جانوں اور ہیڈ کوارٹر"۔ تنویر نے کہا۔

"کیا کرو گے تم۔ کیا ٹکر مار کر ہیڈ کوارٹر تباہ کرو گے"۔ عمران نے اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"میں جو چاہوں کروں۔ یہ میرا کام ہے"...... تنویر بھی شاید اپنی بات پر اڑ گیا تھا۔

"اوکے۔ میں نے شکست تسلیم کر لی اس لئے اب تم ٹیم کے لیڈر ہو"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر"...... پیچھے کھڑے جوانا نے عمران کی بات سنتے ہی کہا۔

"تم خاموش رہو۔ تمہیں عمران ساتھ لایا ہے تم ٹیم کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتے"...... تنویر نے اچانک مڑ کر تیز لہجے میں کہا۔

"جوانا تم خاموش رہو گے۔ ہمارا مقصد مشن مکمل کرنا ہے اور بس"۔ عمران نے جوانا سے کہا جس کا چہرہ تنویر کی بات سن کر بگڑ سا گیا تھا اور جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تنویر تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ شاید وہ اپنے ساتھیوں کو اس نئے سیٹ اپ کی اطلاع دینے گیا تھا۔

"ماسٹر۔ تنویر اس قابل نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ختم کرا دے گا"۔ جوانا نے تنویر کے جاتے ہی عمران سے کہا۔

"نہیں۔ تنویر بے حد سمجھدار ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ اصل بات یہ ہے کہ میں واقعی ضرورت سے زیادہ سوچنے کا عادی بن گیا ہوں۔ اس لئے بعض اوقات ناک کے نیچے کی چیزیں بھی مجھے نظر نہیں آتیں جبکہ تنویر دیکھتا ہی ناک کے نیچے ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔ تنویر ہیلی کاپٹر میں چلا گیا تھا۔

"آؤ۔ اب ہم دونوں یہاں کھڑے کیا کریں گے۔ اطمینان سے جا کر بیٹھتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر مڑ کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ نے تنویر کو اپنی جگہ لیڈر بنا دیا ہے"...... صفدر نے عمران کے ہیلی کاپٹر میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"ہاں۔ میں نے اعتراف شکست کر لیا ہے۔ کیونکہ واقعی میری کھوپڑی کی بیٹری مکمل طور پر فیل ہو چکی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تنویر کیا کرے گا"...... جولیا نے جو سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس مشن کو مکمل کروں گا اور میں نے اس کا حل سوچ لیا ہے"۔ تنویر نے اچانک پرجوش لہجے میں کہا۔

"کیسا حل"...... جولیا نے چونک کر پوچھا اور عمران بھی حیرت

بھری نظروں سے تنویر کو دیکھنے لگا۔

"ہم واپس جزیرہ پر جائیں گے اور وہاں سے انتہائی طاقتور میگا پاور ڈائنامیٹ لا کر اس سے اس ٹاپو کو ہی اڑا دیں گے۔ مجھے عمران کا یہ آئیڈیا پسند آیا ہے کہ اگر ہیڈ کوارٹر کے اوپر والے حصے کو تباہ کر دیا جائے تو سمندر کا پانی پوری قوت سے اندر جائے گا اور ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا"...... تنویر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"لیکن جب میکنارا بم ناکارہ ہو گیا ہے تو ڈائنامیٹ کیا کرے گا۔ میکنارا بم کے مقابلے میں تو میگا پاور ڈائنامیٹ کی کوئی حیثیت ہی نہیں"...... عمران نے جواب دیا تو تنویر کا چمکتا ہوا چہرہ یکلخت بجھ سا گیا۔

"سمندر میں اگر کر کسی بم کو استعمال کیا جائے تو پھر بھی نتیجہ یہی نکلے گا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"سمندر میں ہر طرف شارکس کا قبضہ ہے اور وہ دو چار روز سے پہلے جانے والی نہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ہم دو چار روز بعد آجائیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح انہیں وقت مل جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ جزیروں سے اپنے آدمی اور ہیلی کاپٹر یہاں ٹاپو پر منگوا لیں۔ پھر تو ہمارے ہیلی کاپٹر کو نیچے سے فضا میں ہی اڑایا جا سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ ماسٹر۔ یہ کیا ہے"...... اچانک جوانا نے چیختے ہوئے

کہا۔ وہ سمندر کی جنوبی طرف اشارہ کر رہا تھا اور ان سب نے چونک کر ادھر دیکھا تو پانی پر کسی دھات کی بنی ہوئی طشتری نما کشتی ابھر رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو جوکانا بوٹ ہے۔ دنیا کی انتہائی جدید ترین جنگی بوٹ"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر جوکانا بوٹ نظر آ رہی تھی لیکن ابھی وہ وہاں سے کچھ فاصلے پر ہی تھا کہ جوکانا بوٹ کی ایک سائیڈ کھلی اور اس میں سے دو آدمی باہر آئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں چوڑی نال اور بھاری دستے والی گنیں تھیں۔ دوڑتے ہوئے عمران نے جیسے ہی انہیں باہر نکلتے دیکھا اس نے دوڑتے ہوئے جھک کر ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ سے نکلنے والا پتھر پوری قوت سے ایک آدمی کو لگا اور وہ چیختا ہوا نیچے گرا اور دوسرے آدمی نے چونک کر ادھر دیکھا تو عمران نے یکلخت چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا اس آدمی سے جا ٹکرایا جس کو اس نے پتھر مار کر نیچے گرایا تھا۔ اسی لمحے جوانا بھی دوڑتا ہوا وہاں پہنچ گیا اور اس نے دوسرے آدمی کو چھاپ لیا۔ عمران پہلے آدمی سے ٹکرا کر نیچے گرا تو ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات گھومی اور اٹھتا ہوا آدمی اس کے بوٹ کی ضرب کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران تیزی سے جھکا اور دوسرے لمحے اس نے اس آدمی کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر ہوا

میں اچھالا اور پھر پوری قوت سے نیچے گرا دیا۔ ایک تیز چیخ سنائی دی اور وہ آدمی چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا جبکہ جوانا نے دوسرے آدمی کی گردن توڑ دی تھی۔ دونوں کے ہاتھوں میں موجود گنیں زمین پر پڑی ہوئی تھیں لیکن عمران ان کی طرف توجہ کئے بغیر تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ دھاتی طشتری نما بنی ہوئی بوٹ بند ہو کر پانی میں غائب ہو چکی تھی۔ اسی لمحے تنویر دوڑتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔

"کیا ہوا۔ وہ واپس چلی گئی"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ شاید پائلٹ اندر ہی تھا۔ اگر یہ ہاتھ لگ جاتی تو مشن آسانی سے مکمل ہو جاتا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ یہ تھرٹی ون بیس گنیں بھی بہرحال غنیمت ہیں"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے زمین پر پڑی ہوئی چوڑی نال والی گن اٹھا لی۔ دوسری گن جوانا نے اٹھا لی تھی۔

"یہ کیا ہیں عمران صاحب"...... اسی لمحے صفدر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"یہ جدید ترین اسلحہ ہے۔ تھرٹی ون بیس گنیں۔ ان کے میگزین میں دو ہزار میگا پاور طاقت ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر ان گنوں سے ہمیں ہیلی کاپٹر سمیت اڑایا جا سکتا تھا"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ اگر ان کا فائر ہو جاتا تو ہم سب ہیلی کاپٹر سمیت جل کر

راکھ ہو جاتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اب یہاں سے نکل جانا چاہئے یہ شیڈاگ تو نجانے کہاں سے جدید سے جدید اسلحہ اور مشینری نکالے چلی آ رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تنویر لیڈر ہے۔ وہی فیصلہ کر سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب گنیں اٹھائے واپس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"لیڈر کو جب ان جدید حربوں کا علم ہی نہ ہو گا تو لیڈر کیا کرے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"واپسی کا فیصلہ تو کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ واپسی نہیں ہو سکتی۔ یا تو ہم یہیں مر جائیں گے یا پھر مشن مکمل ہو گا۔ تیسری کوئی صورت نہیں ہے"...... تنویر نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"گڈ تنویر۔ ویری گڈ۔ اسے کہتے ہیں مردانگی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ خالی مردانگی سے کچھ نہیں ہو گا۔ ہمیں یا تو کوئی لائحہ عمل سوچنا چاہئے یا پھر یہاں سے واپس چلے جانا چاہئے"۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فیصلہ تنویر ہی کر سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"بس بس۔ میں باز آیا لیڈری سے۔ تم ہی لیڈر ہو۔ جو مرضی آئے کرو"...... تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اگر تم نے اپنے اختیارات مجھے سونپ دیئے ہیں تو پھر دیکھو کیسے مشن مکمل ہوتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ اس نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر پر جنرل فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا کر اس نے کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ جم اسکاٹ چیف آف شیڈاگ ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر کا رسیونگ بلب جل اٹھا اور جم اسکاٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ۔ تھرٹی ون جیس گنیں ہمارے قبضے میں آ چکی ہیں اور تم تو شاید ان کے اصل استعمال کو نہ جانتے ہو گے لیکن میں جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ ان میں کتنی پاور ہے۔ ان دونوں گنوں میں جو میگزین موجود ہیں انہیں اگر ملا کر فائر کر دیا جائے تو اس سے اس قدر طاقت پیدا ہو سکتی ہے کہ میکنارا بم سے اس کی طاقت دس ہزار گنا بڑھ جائے گی اور اتنی طاقت کو تمہاری مشینری نہ روک سکے گی اس لئے میں تمہیں اب آفر کر رہا ہوں کہ اگر تم وعدہ

کرو کہ شیڈاگ پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے گی تو میں تمہارا ہیڈ کوارٹر تباہ کئے بغیر واپس چلا جاؤں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ اب تو شیڈاگ پورے پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجانے سے بھی دریغ نہ کرے گی۔ اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اپنا ہیڈ کوارٹر تباہ کرانے پر تلے ہوئے ہو۔ ٹھیک ہے۔ پھر ایسے ہی سہی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ بھی ہماری طرح ضدی ہے۔ لیکن تم نے یہ آفر کیوں کی تھی"۔ جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب صرف چیک کرنا چاہتے تھے کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہ درست بھی ہے یا نہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی چیکنگ"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اگر جم اسکاٹ عمران صاحب کی آفر قبول کر لیتا تو اس کا مطلب تھا کہ واقعی ان کے پاس ایسی کوئی مشینری نہیں ہے جو اس طاقت کو روک سکے اور پھر لازماً عمران صاحب ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیتے لیکن اب جم اسکاٹ کا جواب بتا رہا ہے کہ ان کے پاس ایسی مشینری موجود ہے جو اس طاقت کو بھی زیرو کر سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل

نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" کیا ایسا ہی ہے "...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" کیپٹن شکیل کی ذہانت اور تجزیہ نگاری کا تو میں پہلے ہی قائل ہوں۔ واقعی میرا یہی مقصد تھا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تو اب کیا کرنا ہے "...... جولیا نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اس نسخے کو استعمال کر ہی لیا جائے۔ شاید کوئی راستہ نکل جائے "...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا ان گنوں سے ہم سمندر میں موجود شارکس کو ختم نہیں کر سکتے "...... صفدر نے کہا۔

" جتنی ختم ہوں گی انہیں کھانے کے لئے ان سے زیادہ مزید آ جائیں گی اور اگر ختم بھی ہو جائیں پھر ہمارے پاس اب کیا ہے۔ وہ مشین جس سے سائیڈ دے بنانے کا خیال تھا وہ تو شارکس کی وجہ سے وہیں سمندر میں ہی رہ گئی۔ اس وقت ہوش ہی نہ رہا تھا "۔ عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ کیا میں بھی اپنی رائے کا اظہار کر سکتی ہوں "۔ اچانک صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کیوں نہیں۔ کیا ایکسٹو نے خصوصی طور پر منع کیا ہے کہ تم

اپنی رائے کا اظہار نہیں کر سکتیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میں نے اس لئے یہ بات کی ہے کہ میں بہرحال آپ سب سے جونیئر ہوں اس لئے تو میں خاموش رہتی ہوں لیکن میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے جس سے شاید یہ بند گلی کھل جائے جس میں ہم سب پھنس کر رہ گئے ہیں "...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ کیا تجویز ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پہلے آپ یہ بتائیں کہ ہیڈ کوارٹر میں تازہ ہوا حاصل کرنے کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہوں گے "...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" میرا خیال ہے کہ انہوں نے سمندری پانی سے آکسیجن کشید کرنے کا کوئی انتظام کر رکھا ہو گا۔ جیسے ہمارے ان جدید غوطہ خوری کے لباسوں میں انتظامات ہیں "...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ آپ مجھ سے بہرحال زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ کیا ہیوی مشینری کو مسلسل ورکنگ آرڈر میں رکھنے کے لئے انہیں صرف آکسیجن ملنی چاہئے۔ ان کے لئے وافر مقدار میں تازہ ہوا چاہئے اور وہ بھی مسلسل اور خاصی بھاری مقدار میں اور یہ کام سمندر کے اندر سے نہیں ہو سکتا۔ اس کا انہوں نے لامحالہ اس ٹاپو کی سطح پر ہی کوئی ایسا انتظام کر رکھا ہو گا جو بظاہر نظر نہیں آتا "...... صالحہ نے کہا

تو عمران کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویری گڈ آئیڈیا۔ گڈ شو صالحہ۔ تم نے واقعی انتہائی گہری بات کی ہے۔ اس پوائنٹ کی طرف میرا ذہن ہی نہیں گیا تھا"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر ایسا انتظام ہوتا تو ہمیں بہرحال نظر نہ آجاتا۔ یہ ٹاپو زیادہ بڑا نہیں ہے اور ہم بہرحال اس سارے ٹاپو کو دیکھ چکے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ بات تو درست ہے لیکن صالحہ کی بات بھی درست ہے۔ انسانوں کے لئے تو چلو صرف آکسیجن کام دے سکتی ہے لیکن مشینری کے لئے صرف آکسیجن کام نہیں دے سکتی۔ اس کے لئے واقعی مکمل اور تازہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے اور مشینری کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے اس کی کثیر مقدار ہر وقت چاہئے"۔ عمران نے صالحہ کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے انہوں نے خفیہ پائپ لائن سمندر کی تہہ میں بچھائی ہوئی ہو جو کسی اور ٹاپو پر جا کر نکلتی ہو اور سکنگ مشین کے ذریعے ہوا کثیر مقدار میں وہاں سے کھینچی جاتی ہو"...... صفدر نے کہا۔

"اس ٹاپو کے گرد چاروں طرف بیس بحری میل تک کوئی دوسرا ٹاپو یا جزیرہ نہیں ہے اور اس سے زیادہ لمبی پائپ لائن سمندر میں قائم ہی نہیں رہ سکتی"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر واقعی یہ سوچنے والی بات ہے کہ مسلسل کثیر مقدار میں

تازہ ہوا یہ کہاں سے حاصل کرتے ہوں گے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر میں بتاتا ہوں"...... اچانک جوانا نے کہا اور سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا بتانا چاہتے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر۔ ہوا یہاں ٹاپو سے ہی حاصل کی جا رہی ہے اور اس کا ذریعہ درخت ہیں"...... جوانا نے کہا تو عمران محاورتاً نہیں حقیقتاً اچھل پڑا۔

"درخت۔ کیا مطلب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں دوڑتے ہوئے اچانک ایک درخت سے ٹکرایا تھا۔ مجھے احساس ہوا تھا کہ یہ درخت ٹھوس نہیں ہے بلکہ اندر سے کھوکھلا ہے لیکن اس وقت گو میں نے اس بات کی پرواہ نہ کی تھی لیکن اب ماسٹر کی باتیں سن کر مجھے اس کا خیال آیا ہے۔ میں اس درخت کی نشاندہی اب بھی کر سکتا ہوں"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ حیرت انگیز انتظام ہے۔ گڈ شو۔ یہ ہیڈ کوارٹر جس نے بھی بنایا ہے وہ واقعی ذہین آدمی تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ درختوں کو اندر سے کھوکھلا کر کے پائپ بنائے گئے ہیں اور سکنگ مشین کے ذریعے ہوا کھینچی جا رہی ہے۔

لیکن اگر ایسا ہوتا تو لامحالہ وہ درخت سوکھ چکے ہوتے جبکہ یہاں سب درخت سرسبز ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"مصنوعی درخت بھی تو بنائے جا سکتے ہیں جو تنظیم انتہائی جدید ترین مشینری اور اسلحہ اس بے دریغ انداز میں استعمال کرتی ہو۔ اس کے لئے مصنوعی درخت بنانے یا بنوانے میں کیا مشکل ہے"۔ عمران نے کہا اور اس بار سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"دکھاؤ مجھے۔ کس درخت سے تم ٹکرائے تھے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر گیا۔ اس کے پیچھے جوانا بھی نیچے اترا اور جوانا کے پیچھے صفدر اور تنویر بھی نیچے اتر آئے۔ وہ سب تیزی سے جوانا کی رہنمائی میں مشرق کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ یہاں کافی گھنے درخت تھے اور پھر ایک درخت کے قریب جا کر جوانا رک گیا۔ یہ درخت دوسرے درختوں جیسا ہی تھا۔ جوانا نے زور سے درخت پر ہاتھ مارا۔

"یہی ہے ماسٹر۔ یہ درخت اندر سے کھوکھلا ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اس پر ہاتھ مارا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"گڈ۔ یہ واقعی اندر سے کھوکھلا ہے لیکن ہے یہ اصل درخت"۔ عمران نے کہا۔

"میں اس پر چڑھتا ہوں پھر حقیقت معلوم ہو جائے گی"۔ تنویر نے کہا اور تیزی سے خاصے موٹے گھیر کے اس درخت پر چڑھنے لگا۔

درخت کافی بلند تھا۔ تنویر اوپر چڑھ کر اس کی شاخوں میں غائب ہو گیا۔ اتنی دیر میں کیپٹن شکیل، جولیا اور صالحہ بھی ہیلی کاپٹر سے اتر کر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ان کے قریب پہنچ گئے تھے۔

"ہاں۔ یہ اندر سے کھوکھلا ہے اور اوپر اس کے بڑا سوراخ ہے۔ نیچے کہیں کوئی مشین چل رہی ہے جس کی وجہ سے ہوا خاصی تیزی سے اندر کھینچی جا رہی ہے"...... درخت کی چوٹی سے تنویر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"باقی درختوں کو بھی چیک کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر درختوں پر ہاتھ مار مار کر انہیں چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر انہیں معلوم ہو گیا کہ وہاں موجود درختوں میں سے آٹھ درخت اندر سے کھوکھلے تھے۔ اس کے باوجود یہ سارے درخت پوری طرح مضبوط اور سرسبز نظر آ رہے تھے۔ یہ آٹھوں درخت ایک دائرے کی صورت میں تھے۔

"حیرت ہے۔ ایسی ٹیکنالوجی استعمال کی گئی ہے کہ قدرتی درختوں کو یہاں کھڑے کھڑے اندر سے اس انداز میں کھوکھلا کیا گیا ہے کہ اس کی سائیڈوں میں ٹرنگ و ریشے محفوظ رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ درخت سوکھے بھی نہیں ہیں اور سرسبز اور شاخ دار بھی ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ انہوں نے اسے کھوکھلا کرنے کے بعد اس کے اندر چاروں طرف کوئی خاص کیمیکل لگایا ہوا ہو گا جس کی وجہ سے یہ

درخت قائم ہیں ورنہ درخت کی زندگی اور اس کی نشو و نما تو درخت کے تنے کے درمیانی حصے میں ہوتی ہے۔یہ حصہ ایک لحاظ سے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔بہرحال شیڈاگ نے اس بار بھی ہمیں حیران کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"چلو اب یہ تو طے ہو گیا کہ ہیڈ کوارٹر کو تازہ ہوا کہاں سے ملتی ہے۔اب کیا کرنا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"اس میں بے ہوش کر دینے والی گیس داخل کر دی جائے"۔ صفدر نے کہا۔اسی لمحے تنویر درخت سے اتر کر واپس آ گیا۔

"ہمارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول تو بھاری مقدار میں موجود ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اندر موجود لوگ تو بے ہوش ہو جائیں گے لیکن ہم اندر کیسے جا سکتے ہیں۔ گیس کے اثرات تو بہرحال ایک نہ ایک وقت تو ختم ہو جائیں گے اور بات پھر وہیں آ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ایس ڈی تھرٹی کا میگزین اس کے اندر ڈال کر اسے فائر کر دیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ یہ پورا حصہ اڑ جائے گا اور راستہ بن جائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔ویری گڈ۔واقعی یہ مشن صالحہ کا ہے۔ویری گڈ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ پہلے اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر دی جائے اور اس کے بعد اندر ایس ڈی تھرٹی کا میگزین فائر کیا جائے

تاکہ راستہ کھلنے کے بعد اندر سے مزاحمت نہ ہو"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن ہوا تو پوری رفتار سے اندر جا رہی ہو گی پھر میگزین کہاں رکھے جائیں گے اور کیسے فائر ہو کر اندر جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"میگزین کو رسیوں سے باندھ کر رسی کے دوسرے سرے درخت کی کسی مضبوط شاخ سے باندھ کر میگزین اندر لٹکا دیا جائے گا اور پھر آسانی سے فائر کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اس تجویز کی تائید کر دی۔چنانچہ تھوڑی دیر بعد اس پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا اور پھر تنویر نے ایک بار پھر درخت پر چڑھ کر اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر ایس ڈی تھرٹی گنوں سے میگزین نکال کر عمران نے انہیں رسیوں کی مدد سے مضبوطی سے باندھا اور پھر تنویر نے اس رسی کے دوسرے سرے کو پہلے مضبوطی سے ایک شاخ سے باندھا اور پھر میگزین کو سوراخ کے اندر لٹکا دیا۔میگزین پوری قوت سے کھچتا ہوا اندر چلا گیا لیکن رسی اور شاخ دونوں مضبوط تھیں اس لئے نہ ہی شاخ ٹوٹی اور نہ رسی اور میگزین درخت کے تنے کے اندر ہی لٹک گیا۔

"اب میں فائر کر دوں"...... تنویر نے درخت کے اوپر سے چیخ کر کہا۔

"نہیں۔جیسا میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو۔ورنہ تم بھی درخت

کی چوٹی سے سیدھے عالم بالا میں پہنچ جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... تنویر نے کہا اور اس نے دوسری رسی ایک مشین گن کے ٹریگر میں مخصوص انداز میں باندھ کر اسے درخت کی ایک مضبوط ٹہنی کے گرد گزار کر نیچے پھینک دیا اور خود بھی درخت سے نیچے اتر آیا۔ رسی کافی لمبی تھی۔ عمران نے اسے اٹھایا اور پھر وہ اسے کھولتا ہوا کافی دور لے گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے قریب پہنچ گئے۔ تنویر بھی درخت سے اتر کر ان کے قریب آگیا۔

"چونکہ یہ پوائنٹ صالحہ کا تھا اس لئے یہ فائر بھی صالحہ ہی کرے گی"...... عمران نے رسی صالحہ کی طرف بڑھا دی۔

"اس اعزاز کا شکریہ"...... صالحہ نے رسی پکڑتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں رسی کو جھٹکا دے کر کھینچ لیا۔ دوسرے لمحے درخت کے اوپر والے حصے سے مشین گن چلنے کی مخصوص آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور ہر طرف آگ اور دھوئیں کے بادل پھیلتے چلے گئے۔ ٹاپو کی زمین اس طرح لرزنے لگی جیسے سمندر میں خوفناک زلزلہ آگیا ہو۔ چونکہ ان سب کو پہلے سے اس کا اندازہ تھا اس لئے وہ لڑکھڑائے ضرور لیکن پھر انہوں نے اپنے آپ کو مضبوطی سے زمین کے ساتھ جکڑے رکھا۔ کافی دیر تک آگ اور دھواں نکلتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ خاموشی طاری ہو گئی۔ جہاں دھماکہ ہوا تھا وہاں ہر طرف درختوں کی سلگتی ہوئی شاخیں اور تنے کے حصے پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ وہاں

ایک بڑی سی کھائی نمودار ہو چکی تھی۔

"گڈ شو۔ اب جا کر یہ لاینحل مسئلہ حل ہوا ہے"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ عمران نے کھائی کے قریب جا کر اندر جھانکا تو اس کے چہرے پر بے اختیار کامیابی کی مسکراہٹ بکھر گئی کیونکہ نیچے ایک کافی بڑا ہال نظر آ رہا تھا جس میں ایئر سکنگ مشینری کے پرزے بکھرے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ہال زیادہ گہرائی میں نہ تھا۔ اس میں آسانی سے اترا جا سکتا تھا۔

"عمران صاحب۔ اندر گیس کے اثرات موجود نہ ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اندر چھلانگ لگا دی اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا، صفدر اور تنویر بھی اندر کود آئے لیکن کیپٹن شکیل، جولیا اور صالحہ تینوں اوپر ہی رہ گئے کیونکہ زخموں کی وجہ سے وہ اس طرح نہ کود سکتے تھے۔

" ان لوگوں کا آخر کیا کیا جائے۔ یہ تو عذاب بن گئے ہیں "۔ جم اسکاٹ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ تصور ہی تصور میں اپنے بال نوچ رہا ہو۔

" چیف۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ تو جو کانا بوٹ بچ گئی ہے اسے میں نے بروقت کھینچ لیا ہے ورنہ ہمارے لئے تو مسئلہ بن جاتا "...... انتھونی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ گن لے کر اوپر چلا جاؤں اور ان سب کو بھون کر رکھ دوں۔ ہم سے انتہائی حماقت ہوئی ہے ہم نے ہیڈ کوارٹر کے اندر تو سارے انتظامات کر رکھے ہیں لیکن اوپر ٹاپو کی سطح پر کسی قسم کا کوئی انتظام نہیں ہے "...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یہ اس لئے لارڈ صاحب نے کیا تھا تاکہ ٹاپو پر آنے والوں کو یہ شک ہی نہ پڑسکے کہ نیچے ہیڈ کوارٹر ہے "...... انتھونی نے کہا۔

" لیکن اب یہ بات ہمارے خلاف جا رہی ہے۔ ویسے کیا تمہیں یقین ہے کہ اگر انہوں نے تھرٹی ون بیس میگزین فائر کئے تو وہ ہمیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے "...... جم اسکاٹ نے بات کرتے ہوئے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے اچانک اس کا خیال آگیا ہو۔ کیونکہ اس کے بھیجے ہوئے دونوں آدمی ٹاپو کی سطح پر ہلاک ہو گئے تھے اور ایس وی تھرٹی ون بیس گنیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گئی تھیں اور پھر عمران نے ٹرانسمیٹر کال کی جو جنرل فریکونسی پر ہونے کی وجہ سے ہیڈ کوارٹر کے انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر نے کیچ کر لی تھی اور اس کال میں عمران نے اسے دھمکی دی تھی کہ وہ تباہ ہو جانے والی مشین کے لئے بنائے جانے والے سوراخ میں ایس وی تھرٹی ون بیس گنوں کے میگزین رکھ کر فائر کر دے گا اور اس سے اتنی طاقت پیدا ہو گی کہ اسے ہیڈ کوارٹر کی مشینری بھی زیرو نہ کر سکے گی۔ لیکن جب جم اسکاٹ نے اس بارے میں انتھونی سے پوچھا تو انتھونی نے پورے اعتماد سے بتایا تھا کہ یہ تو دو میگزین ہیں۔ دس میگزین بھی ہوں تو وہ زیرو ہو جائیں گے اور انتھونی کے اعتماد کی وجہ سے اس نے عمران کو صاف جواب دے دیا تھا لیکن اب بات کرتے ہوئے اسے خیال آیا تھا کہ کہیں انتھونی نے غلط نہ کہا ہو۔

" میں نے درست بتایا تھا چیف۔ ہمارے پاس جو مشین ہے وہ اس عمران کے تصور سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ لارڈ لارجنٹ صاحب

کو جدید ترین اور انتہائی طاقتور مشینری اور اسلحہ جمع کرنے کا جنون تھا۔ ان کا شوق یہی تھا کہ وہ ساری دنیا سے ایسی مشینری اور اسلحہ حاصل کرتے رہتے تھے اور اس مشینری اور اسلحے کے استعمال کی وجہ سے ہی شیڈاگ نے بہت کم وقت میں بین الاقوامی حیثیت حاصل کر لی تھی"...... انتھونی نے جواب میں پوری تقریر کر ڈالی۔

"لیکن اب کیا کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ اب فوری طور پر واپس نہیں جائیں گے اس لئے کیوں نہ کارکا سے امداد منگوا لی جائے اور ان پر آسمان سے میزائل فائر کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے"...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس لیری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی لیری کی آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارے پاس کتنے ہیلی کاپٹر ہیں"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"ایک ہیلی کاپٹر ہے"...... لیری نے جواب دیا۔

"سنو۔ ہیڈ کوارٹر کے ٹاپو کی سطح پر پاکیشیائی ایجنٹوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ ہر صورت میں ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ہم سطح پر ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس لئے تم ہیلی کاپٹر پر چار مسلح افراد کے ساتھ یہاں آؤ اور میزائل فائر کر کے ان کا ہیلی کاپٹر بھی تباہ کر دو اور انہیں بھی ختم کر دو"...... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ کارکا سے ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں تو دو روز لگ جائیں گے۔ آپ اگر جلد از جلد ان کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں تو ہاشونا کو کال کریں اس کے پاس تو گن شپ ہیلی کاپٹر ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں میں پہنچ جائے گا"...... لیری نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے"...... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ فون ایک خلائی مصنوعی سیارے سے منسلک تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں سے وہ پوری دنیا میں کسی بھی جگہ کال کر سکتا تھا۔

"ویز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہاشونا سے بات کراؤ۔ میں جم اسکاٹ بول رہا ہوں"...... جم اسکاٹ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو۔ ہاشونا بول رہا ہوں چیف۔ حکم کیجئے" ...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا یقیناً سیکرٹری نے اسے جم اسکاٹ کی کال کے بارے میں بتا دیا ہو گا۔

" ہاشونا۔ تمہارے پاس گن شپ ہیلی کاپٹر ہے" ...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف" ...... ہاشونا نے جواب دیا۔

" ریڈ ریز میزائل بھی ہوں گے" ...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف۔ وہ بھی ہیں" ...... ہاشونا نے جواب دیا۔

" گڈ تو سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کی ایک ٹیم اس وقت ہیڈ کوارٹر کے ٹاپو کے اوپر والی سطح پر موجود ہے اور یہ لوگ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ ہیڈ کوارٹر نہیں چاہتا کہ سب میرین بھیجے کیونکہ وہ اس پر قبضہ کر سکتے ہیں اس لئے تم اپنے ساتھ چار آدمی اور ریڈ میزائل لے کر فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچو اور ان لوگوں کو ریڈ ریز میزائلوں سے ختم کر دو"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی" ...... ہاشونا نے جواب دیا۔

" خیال رکھنا۔ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ الٹا یہ لوگ تمہارا ہیلی کاپٹر ہی ہٹ کر دیں" ...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" چیف۔ گن شپ ہیلی کاپٹر کو یہ لوگ کیسے تباہ کر سکتے ہیں۔ پھر

بھی میں خیال رکھوں گا" ...... ہاشونا نے کہا۔

" تم نے فوری کام کرنا ہے۔ پورے ٹاپو پر ریڈ ریز میزائل فائر کر دینا۔ کسی توقف کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اگر انہیں معمولی سا وقفہ بھی مل گیا تو وہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں" ...... جم اسکاٹ نے کہا۔

" یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں سمجھتا ہوں" ...... ہاشونا نے کہا۔

" اوکے۔ جلد از جلد پہنچو" ...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" چیف۔ یہ لوگ اب ایئر سکنگ درختوں کو چیک کر رہے ہیں"۔ اچانک انتھونی نے کہا۔

" ایئر سکنگ درختوں کو۔ اوہ۔ لیکن انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہاں ایسا سسٹم ہے" ...... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

" انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہے چیف۔ دیکھیں ایک آدمی درخت پر چڑھ رہا ہے جبکہ باقی نیچے موجود ہیں اور وہ درختوں کو ہاتھ مار مار کر چیک کر رہے ہیں" ...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے سامنے روشن سکرین کی طرف دیکھا۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی ان درختوں کے قریب موجود تھے جن کو اندر سے ایک خاص ٹیکنالوجی کی مدد سے کھوکھلا کر کے ان کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کے لئے تازہ ہوا کا بندوبست کیا گیا تھا۔

"یہ کیا کریں گے۔ کیا ہوا کی آمد تو بند نہ ہو جائے گی"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"نہیں چیف۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ نیچے انتہائی ہیوی پاور کی ایئر سکنگ مشین کام کر رہی ہیں۔ درخت تو صرف اس پوائنٹ کو چھپانے کے لئے ہیں یہ زیادہ سے زیادہ درخت کاٹ دیں گے۔ تب بھی ہوا تو نہ رک سکے گی"...... انتھونی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بے ہوش کر دینے والی گیس اندر پھینک دیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یہ لوگ ایسا ہی کریں گے لیکن اس کا کوئی اثر یہاں نہیں ہو گا۔ کیونکہ ہوا ایک ایسی مشین سے گزر کر آتی ہے جس میں سے ہر قسم کی کثافت ختم ہو جاتی ہے"...... انتھونی نے جواب دیا اور جم اسکاٹ نے اطمینان کا سانس لیا لیکن پھر تھوڑی دیر بعد جب اس نے ایس ڈی تھرٹی ون بیس میگزین کو رسی سے بندھتے دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ عمران اسے مخصوص انداز میں باندھنے میں مصروف تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں انتھونی"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"ایک منٹ چیف۔ میں ابھی آتا ہوں"...... انتھونی نے کہا اور اٹھ کر وہ تیزی سے اس شیشے والے کیبن سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میں نے سپیشل مشین آن کر دی ہے۔ اب یہ میگزین ہمارا کچھ

نہیں بگاڑ سکتے"...... انتھونی نے کہا۔

"لیکن یہ کیا کرنا چاہتے ہیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ یہ اس میگزین کو ان درختوں کے کھوکھلے حصے میں اندر لٹکا کر فائر کرنا چاہتے ہیں تاکہ انہیں ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا راستہ مل جائے اور ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ بے ہوش کرنے والی گیس فائر کریں۔ اسی لئے میں گیا تھا اور میں نے سپیشل مشین آن کر دی ہے۔ اب اگر یہ ایسا کریں گے بھی سہی تو سوائے دھماکے کے اور کچھ نہ ہو گا"...... انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب مشین سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا۔

"چیف۔ انہوں نے بے ہوش کرنے والی گیس فائر کی ہے جو ختم ہو گئی ہے۔ یہ اسی کا کاشن ہے"...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی ان درختوں سے کافی دور ہٹتے چلے گئے۔ عمران کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل تھا جسے وہ ساتھ ساتھ کھولتا جا رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا۔ یہ کوبرا ٹریپ کے ذریعے مشین گن کو باندھ کر میگزین کو فائر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ واقعی انتہائی ذہین لوگ ہیں ورنہ فائر کرنے والا خود کبھی نہ بچ سکتا"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"کچھ بھی کر لیں بہرحال یہ ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتے"۔ انتھونی نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی درختوں سے کافی فاصلے پر پہنچ گئے پھر عمران نے اس زخمی عورت کو رسی پکڑا دی اور اس عورت نے رسی کو جھٹکا دے کر کھینچا اور دوسرے لمحے خوفناک دھماکے اور گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی اور پورا ہیڈ کوارٹر اس طرح لرزنے لگا جیسے خوفناک زلزلے کی زد میں آ گیا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ کیا ہوا"...... جم اسکاٹ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے چیف۔ میں نے مشین چیک کر لی ہے۔ ہمارے ہیڈ کوارٹر کو کچھ نہیں ہو گا۔ صرف ایئر سکنگ ہال کے اوپر والا حصہ تباہ ہوا ہے کیونکہ سپیشل مشین کی رینج سے وہ باہر ہے"...... انتھونی نے کہا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد یہ لرزش ختم ہو گئی۔

"لیکن اب یہ لوگ نظر نہیں آ رہے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"اب جب یہ ایئر سکنگ ہال میں پہنچ گئے تو پھر نظر آئیں گے"۔ انتھونی نے کہا۔

"اوہ۔ وہاں سے یہ اندر نہ آ جائیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"نہیں چیف۔ میں ان کے استقبال کے لئے تیار ہوں۔ میں

انہیں فوری طور پر ریڈ سیکشن ہال میں پہنچا دوں گا اور ساتھ ہی یہ مفلوج بھی ہو جائیں گے۔ اس کے بعد کوئی مسئلہ نہیں رہے گا صرف انہیں گولیاں مارنا پڑیں گی اور بس"...... انتھونی نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ اگر ایسا ہو جائے تو ان شیطانوں سے پیچھا چھوٹ جائے گا"...... جم اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سکرین اب دوبارہ روشن ہو چکی تھی لیکن اب اس پر ایک ہال نما کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں مشین اور پائپ کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے اور اس ہال کے اوپر آسمان نظر آ رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ نیچے کودنے لگے۔ ان کی تعداد چار تھی جن میں ایک قوی ہیکل نیگرو تھا جبکہ باقی تینوں بھی مرد ہی تھے۔

"اوہ۔ ایک مرد اور دو عورتیں اوپر رہ گئی ہیں۔ وہ کیوں نہیں آئے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"وہ زخمی ہیں چیف۔ اس لئے کود نہیں سکتے۔ انہیں ریڈ میزائل ختم کر دیں گے"...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے اس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کودنے والے جو یقیناً عمران اور اس کے ساتھی تھے اب ہال میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ہال کا فرش درمیان سے کھل گیا اور وہ لوگ جو اس وقت تقریباً درمیان میں ہی تھے اچانک فرش کھل جانے سے وہ ہاتھ پیر مارتے ہوئے نیچے گر گئے اور اس کے ساتھ ہی فرش تیزی سے واپس آ کر بند ہو گیا۔ اب ہال

پہلے کی طرح خالی تھا۔ انتھونی تیزی سے مشین کو آپریٹ کر رہا تھا چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے منظر ابھرا۔ یہ ایک ہال کمرے کا منظر تھا جس میں تیگرو سمیت وہ چاروں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے نظر آرہے تھے۔

"یہ مفلوج ہو چکے ہیں چیف"...... انتھونی نے ایک ڈائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں دیکھ رہا ہوں لیکن یہ کتنی دیر تک مفلوج رہیں گے"۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"کم از کم چار گھنٹے"...... انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کافی وقت ہے"...... جم اسکاٹ نے جواب دیا۔

"کیا آپ انہیں فوری گولی نہیں مارنا چاہتے"...... انتھونی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے ان کے اوپر رہ جانے والے ساتھیوں کی فکر ہے۔ یہ تو مفلوج ہیں اور ریڈ سیکشن میں بند ہیں وہاں سے یہ کسی صورت نکل ہی نہیں سکتے۔ انہیں تو جب چاہو ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ ان اوپر والوں کا پہلے بندوبست کرنا چاہئے کیونکہ بہرحال یہ سیکرٹ سروس کے ہی ممبرز ہیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"ہاشونا کو یہاں پہنچنے میں تو بہرحال تین چار گھنٹے لگ ہی جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ وقت لگ جائے"۔ انتھونی نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اس ہال سے دس بارہ مسلح افراد کو باہر بھیجو جو اوپر موجود افراد کو ہلاک کر دیں"...... جم اسکاٹ نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ انتھونی کوئی جواب دیتا اچانک سیٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور انتھونی اور جم اسکاٹ دونوں چونک پڑے۔

"اوہ۔ پھر ایئر سکنگ ہال میں کوئی کودا ہے"...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے سکرین پر جھماکے ہونے اور پھر اس پر ایئر سکنگ ہال کا منظر نظر آنے لگ گیا۔ وہاں ایک مرد اور دو عورتیں موجود تھیں۔ وہ تینوں زخمی تھے۔

"یہ کس طرح کودے ہوں گے۔ یہ تو اچھے خاصے زخمی ہیں"۔ جم اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ اپنی جانوں پر کھیل جاتے ہیں۔ میں انہیں ان کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دوں"...... انتھونی نے کہا اور اس نے ایک بار پھر مشین کے بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب وہ تینوں ہال کمرے میں گھومتے ہوئے درمیان میں پہنچے تو انتھونی نے ایک بٹن دبایا اور اس کے ساتھ ہی ہال کا فرش یکلخت درمیان سے کھل گیا اور وہ تینوں بھی ہاتھ پیر مارتے ہوئے ایک لمحے میں نیچے گر کر سکرین سے غائب ہو گئے۔ فرش دوبارہ برابر ہو چکا تھا۔ انتھونی تیزی سے مختلف بٹن پریس کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جھماکے سے سکرین پر منظر بدل گیا اور اب کمرے میں وہ تینوں زخمی بھی

ٹیڑھے میڑھے انداز میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"یہ بھی مفلوج ہو چکے ہیں چیف۔ اب تو آپ مطمئن ہیں"۔ انتھونی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے واقعی بے مثال کارکردگی دکھائی ہے۔ ویری گڈ۔ اب یہ شیطان بچ کر نہیں جا سکتے لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اتنی بلندی سے گرنے کے باوجود یہ لوگ صحیح سلامت فرش پر پڑے ہوئے ہیں جبکہ ان کی ہڈیاں ٹوٹ جانی چاہئے تھیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ ریڈ سیکشن کے فرش پر دبیز ربڑ کی تہہ چڑھی ہوئی ہے کیونکہ اس سیکشن میں الیکٹروگراف پلیٹس پر کام کیا جاتا ہے اس لئے ربڑ کی تہہ ضروری ہوتی ہے اور ربڑ کی تہہ کی وجہ سے انہیں گرتے ہوئے کوئی چوٹ نہیں آ سکتی"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مجھے اس بارے میں معلوم نہیں تھا اس لئے میں ان کی حالت سکرین پر دیکھ کر حیران ہوا تھا کیونکہ جن کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں وہ اس انداز میں پڑے نہ ہوتے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"باس ہاشونا کو تو اب ہمیں روکنا پڑے گا"...... اچانک انتھونی نے کہا۔

"ارے ہاں۔ اب اس ہاشونا کو روکنا پڑے گا۔ ورنہ وہ یہاں آتے ہی ریڈ میزائل فائر کر دے گا اور اب الٹا ہیڈ کوارٹر کو ہی خطرہ لاحق ہو جائے گا کیونکہ ایئر سکنگ وے کھل چکا ہے"...... جم اسکاٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں ٹرانسمیٹر پر اس سے رابطہ کراتا ہوں آپ کا"...... انتھونی نے کہا اور پھر مشین کو آپریٹ کر کے اس نے مائیک ہاتھ میں لے کر اس کا سائیڈ بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"...... انتھونی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ہاشونا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد مشین کے ایک سائیڈ پر ایک بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ہاشونا کی آواز سنائی دی۔

"چیف سے بات کرو۔ اوور"...... انتھونی نے کہا اور مائیک جم اسکاٹ کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے مائیک ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... ہاشونا نے جواب دیا۔

"تم اس وقت کہاں ہو اور کس پوزیشن میں ہو۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"ہم گن شپ ہیلی کاپٹر پر ہیڈ کوارٹر کی طرف آ رہے ہیں اور اب

دو گھنٹوں کا سفر باقی رہ گیا ہے۔ اوور"...... ہاشو نا نے جواب دیا۔

"تم اب واپس چلے جاؤ۔ ہم نے ان ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اب تمہاری ضرورت نہیں رہی۔ اوور"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"اوہ اچھا چیف۔ جیسے آپ کا حکم۔ اوور"...... ہاشو نا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... جم اسکاٹ نے کہا اور مائیک کو آف کر کے اس نے اسے انتھونی کی طرف بڑھا دیا۔

"آؤ میرے ساتھ انتھونی۔ تم نے واقعی بے پناہ کام کیا ہے۔ اس لئے اب یہ آخری کام بھی میں تمہارے ہی ہاتھوں سے سرانجام دلانا چاہتا ہوں۔ تم ہی انہیں گولیاں مارو گے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"اوہ۔ یہ میرے لئے اعزاز ہو گا چیف"...... انتھونی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا تاکہ اس کی عدم موجودگی میں کوئی گڑبڑ نہ ہو سکے اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اس شیشے والے کیبن سے باہر نکل گئے۔ دونوں کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ موجود تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں صفدر، تنویر اور جوانا کے ساتھ میگزین فائرنگ سے ظاہر ہونے والے ایئر سکنگ ہال میں اتر کر اردگرد کا جائزہ لے رہا تھا تاکہ یہاں سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا راستہ تلاش کرے کہ اچانک ہال کا فرش یکلخت درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر کھل گیا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت فرش کے اس طرح اچانک کھل جانے سے بے اختیار نیچے گرتا چلا گیا۔ اس نے اپنے آپ کو ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ کرنے کے لئے اپنے جسم کو ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اسے محسوس ہو گیا کہ اس کا جسم نیچے گرتے ہوئے مفلوج ہو گیا ہے اور اب وہ معمولی سی بھی حرکت کرانے کے قابل نہیں ہے خاصی گہرائی میں اس کا مفلوج جسم ایک دھماکے سے گرا اور نیچے گر کر وہ کافی اوپر تک اچھلا اور پھر دوبارہ نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔ گو عمران کی محسوس کرنے کی حس جسم کے مفلوج ہو جانے کی وجہ سے کام نہیں کر رہی تھی لیکن نیچے

گر کر اوپر کافی بلندی تک اچھلنے اور پھر نیچے گرنے سے بہرحال وہ یہ سمجھ گیا تھا کہ جہاں وہ گرا ہے وہاں فرش پر دبیز ربڑ کی تہہ موجود ہے ورنہ اس قدر گہرائی میں اس مفلوج حالت میں گرنے کے بعد اس کے جسم کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہتی۔ جس انداز میں وہ گرا ہوا تھا اسے بس اس جگہ کا ایک حصہ نظر آ رہا تھا البتہ اسے یہ احساس ضرور ہوا تھا کہ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اسی مفلوج حالت میں گرے ہیں۔ اسے اپنے آپ پر بے اختیار ہنسی آ رہی تھی کہ اس نے شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کتنی کوشش کی لیکن جب وہ اس کوشش میں کامیاب ہوا تو اس مفلوج حالت میں جب کہ اب جم اسکاٹ یا اس کا کوئی آدمی اطمینان سے اس کے جسم کو شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر سکتا ہے اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے سر تک کو جنبش نہیں دے سکتا۔ ظاہر ہے چونکہ وہ حرکت نہ کر سکتا تھا اس لئے اب وہیں فرش پر پڑے پڑے وہ صرف سوچ سکتا تھا۔ اس لئے وہ مسلسل سوچ رہا تھا۔ اس کی سوچ کا محور اپنا مفلوج پن تھا۔ اسے حقیقتاً سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اوپر سے گرتے ہوئے وہ کیسے مفلوج ہو گیا ہے کیونکہ اتنی جلدی تو ریز بھی فائر نہ کی جا سکتی تھیں۔ آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ شاید چھت کھلتے ہی ریز فائر ہو جاتی ہوں گی اور جیسے ہی کوئی جسم ان ریز سے گزرتا ہو گا مفلوج ہو جاتا ہو گا اسی لمحے اچانک اس کے کانوں میں ایک بار پھر اوپر چھت کھلنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کئی دھماکے ہوئے

اور پھر ہلکے سے دوبارہ دھماکے ہوئے اور پھر خاموشی چھا گئی چونکہ عمران حرکت نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ یہ نہ دیکھ سکا تھا کہ کون لوگ اوپر سے گرے ہیں جن کی وجہ سے یہ دھماکے ہوئے ہیں لیکن دوسرے لمحے اچانک اسے محسوس ہونے لگا کہ اس کے جسم میں ہلکی سی حرکت نمودار ہونے لگ گئی ہے تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ حرکت آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھی اور پھر اس نے گردن موڑی تو مڑ گئی۔ اس کے ساتھ ہی اسے محسوس ہوا کہ اب اس کے جسم کا مفلوج پن تیزی سے غائب ہوتا جا رہا ہے۔ ٹھیک ہونے کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی تھی۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس ہال نما بند کمرے میں صفدر، تنویر اور جوانا کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل، جولیا اور صالحہ بھی موجود تھیں۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ دوسری بار جو دھماکے ہوئے تھے وہ ان تینوں کے گرنے کی وجہ سے ہوئے تھے لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ وہ اچانک ٹھیک کیسے ہو گیا ہے کیونکہ ذہنی ورزشوں سے بے ہوشی تو ختم ہو سکتی ہے لیکن جسمانی مفلوج پن تو ختم نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیسے ٹھیک ہو گیا۔ وہ بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس کی نظریں جیسے ہی اس جگہ پر پڑیں جہاں اس کا جسم موجود تھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس جگہ موجود ربڑ کی دبیز تہہ کے نیچے سے روشنی نکل رہی تھی جیسے ربڑ کی اس دبیز تہہ کے نیچے کوئی بلب جل رہا ہو۔ اس نے

تیزی سے اس جگہ پر ہاتھ رکھا تو اس کا ہاتھ نیچے دبا ہی تھا کہ اچانک روشنی بجھ گئی۔ عمران نے ہاتھ اٹھایا اور ایک بار پھر وہیں ہاتھ رکھ کر اسے دبایا تو روشنی دوبارہ نظر آنے لگی۔ عمران نے دو تین بار اسے بار بار دبایا تو اسے یہ بات سمجھ آ گئی کہ ایک مخصوص جگہ کو دبانے سے ربڑ کی تہہ کے نیچے روشنی جل اٹھتی ہے اور دوبارہ دبانے سے بجھ جاتی ہے۔ اب یہی سوچا جا سکتا تھا کہ اس روشنی سے نکلنے والی ریز کی وجہ سے ہی وہ ٹھیک ہوا ہے اور یہ روشنی اس کے بے حس جسم کے دباؤ کی وجہ سے کسی طرح جل اٹھی تھی۔ شاید مسلسل دباؤ کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ وہ تیزی سے مڑا اور اس نے ساتھ پڑے ہوئے بے حس تنویر کے جسم کو دونوں ہاتھوں سے نیچے دبانا شروع کر دیا۔ اس نے دو تین جھٹکے دیئے اور ایک طرف ہٹ گیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا واقعی اس کا خیال درست ہے یا نہیں لیکن جب کافی دیر تک تنویر کے جسم میں کسی قسم کی حرکت کے تاثرات نمودار نہ ہوئے تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے اسے خیال آگیا کہ اگر یہ روشنی دباؤ کی وجہ سے روشن ہو گئی تھی تو اس کا جسم بہرحال کافی بلندی سے نیچے گرا تھا۔ روشنی اسی وقت آن ہو جاتی اور اس کا جسم ٹھیک ہو جاتا۔

"بہرحال جو کچھ بھی ہوا اللہ کا کرم ہو گیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور تیزی سے اپنی جیبیں ٹٹولنا شروع کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ

رینگ گئی کیونکہ اس کی جیبوں میں موجود تقریباً تمام سامان ویسے ہی موجود تھا اس نے اندرونی جیب سے ایک چپٹا سا ریز پسٹل نکال لیا۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں آہٹ سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگ گئیں کیونکہ تنویر اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس طرح دبانے سے اس کے جسم کے نیچے بھی روشنی ہوئی تھی لیکن اثر دیر سے ہوتا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اب اسے ساری بات سمجھ آ گئی تھی کہ جب وہ نیچے گر کر اچھلا اور پھر گرا تو اس کے جسم کے کسی حصے کے ٹکراؤ کی وجہ سے ربڑ کے نیچے روشنی ہو گئی جو مسلسل جلتی رہی اور جب اس کا اثر ہوا تو عمران کا جسم حرکت میں آگیا۔

"اٹھو تنویر اٹھو۔ ہم شدید خطرے میں ہیں"...... عمران نے آگے بڑھ کر تنویر کو بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔ تنویر تھوڑا سا لڑکھڑایا اور پھر سنبھل گیا۔

"یہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا تھا کہ میں ٹھیک ہو گیا ہوں"۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لمبی بات ہے۔ ہم نے فوری طور پر باقی ساتھیوں کو بھی ٹھیک کرنا ہے اور ساتھ ہی یہاں سے نکلنا بھی ہے۔ تمہارے پاس اسلحہ ہو گا وہ نکال لو۔ میں باقی ساتھیوں کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تم نے بہرحال باہر سے آنے والوں کا خیال رکھنا ہے"۔

عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے اپنی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر اندرونی جیب سے اس نے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ جبکہ عمران ریز پسٹل کو جیب میں ڈال کر آگے بڑھا اور اس نے جس طرح تنویر کے جسم کو جھٹکوں سے دبایا تھا اس طرح اس نے صفدر اور جوانا کے ساتھ کیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھتا اچانک کٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سامنے دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا تو عمران اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈوں میں ہوتے چلے گئے۔ دروازہ کھلا اور پھر یکے بعد دیگرے مشین گنوں سے مسلح دو آدمی اندر داخل ہوئے ان کے اندر داخل ہوتے ہی عمران اور تنویر بھوکے عقابوں کی طرح ان پر جھپٹ پڑے۔ آنے والے بڑے مطمئن انداز میں آئے تھے اس لئے اس اچانک پڑنے والی افتاد پر وہ سنبھل ہی نہ سکے اور دونوں کی گردنیں ٹوٹتی چلی گئیں۔ ان کے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں نیچے ربڑ کی تہہ پر گر پڑی تھیں اس لئے ان کے گرنے سے کوئی آواز پیدا نہ ہوئی تھی۔

"تم یہیں رکو۔ میں باہر جاتا ہوں"...... عمران نے جھک کر ایک مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ باہر ایک راہداری تھی جو تھوڑا سا آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر جیسے ہی وہ راہداری کا موڑ مڑا اسے اچانک جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز

ایک کھلے دروازے سے آ رہی تھی۔

"ہمیں خود جانا چاہئے تھا انتھونی۔ ابھی تک فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی نہیں دیں"...... جم اسکاٹ کہہ رہا تھا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"وہ مفلوج پڑے ہوئے ہیں چیف۔ اس لئے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے خواہ مخواہ ان دونوں کو فائرنگ کے لئے بھیج دیا ہے"۔ ایک دوسری آواز سنائی دی اور عمران جو مشین گن پکڑے دروازے کی سائیڈ میں رک گیا تھا اچانک اچھل کر اندر داخل ہوا تو کمرے میں دو آدمی موجود تھے۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا لو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہ دونوں بے اختیار بوکھلا کر کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تم۔ تم۔ تم ٹھیک ہو گئے۔ اوہ۔ اوہ"...... جم اسکاٹ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک کھٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کمرے کے درمیان شفاف شیشے کی ایک دیوار زمین سے نکل کر چھت سے مل گئی۔ عمران نے بے اختیار ٹریگر دبا دیا لیکن گولیاں دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گئیں اور اس کے ساتھ ہی جم اسکاٹ اور انتھونی دونوں بجلی کی سی تیزی سے مڑے اور دوڑتے ہوئے عقبی دروازے سے باہر نکل گئے۔ عمران بھی تیزی سے مڑا اور اسی تیزی سے دروازے سے باہر نکلا اور پھر راہداری میں آ گیا لیکن دوسرے لمحے وہ

یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ راہداری آگے سے بند ہو چکی تھی۔ عمران تیزی سے مڑ کر واپس اسی کمرے کی طرف دوڑا جہاں سے وہ آیا تھا۔ وہ جب واپس کمرے میں پہنچا تو تنویر کھڑا تھا جبکہ باقی ساتھی ویسے ہی بے حس پڑے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔ لیکن اسی لمحے عمران کے عقب میں سرر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ غائب ہو گیا۔ اب وہاں پہلے کی طرح ٹھوس دیوار تھی اور اس کے ساتھ ہی اس ہال کی ایک دیوار کے ایک حصے سے دودھیا رنگ کا دھواں سا نکلنے لگا۔

"سانس روک لو تنویر اور نیچے گر جاؤ"... عمران نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس روک لیا اور پھر اس نے اس طرح نیچے گرنا شروع کر دیا جیسے وہ بے ہوش ہو رہا ہو۔ تنویر بھی نیچے گرا۔ دھواں چند لمحوں تک نکلا اور پھر یکلخت غائب ہو گیا عمران نے سانس روک رکھا تھا۔ اس نے آہستہ سے سانس لیا لیکن اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما ہو اس نے فوراً ہی دوبارہ سانس روک کر اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن مسلسل گھومتا چلا گیا اور پھر یکلخت اس کے ذہن پر تاریکی چھا گئی البتہ مکمل طور پر تاریکی چھا جانے سے پہلے اس کے ذہن میں یہی احساس ابھرا تھا کہ اب اس کی اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہو چکی ہے۔

جم اسکاٹ اور انتھونی اس وقت ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے جہاں ایک مشین دیوار کے ساتھ نصب تھی اور انتھونی اس مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا۔ جبکہ جم اسکاٹ اس کے قریب کھڑا تھا۔ اسی لمحے مشین کے اندر موجود ایک سکرین جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس سکرین پر ریڈ سیکشن کا اندرونی منظر نظر آ رہا تھا۔ ان پر حملہ کرنے والا عمران اس وقت اس ریڈ سیکشن میں دوڑ کر داخل ہوا تھا جہاں اس کا ایک ساتھی بھی ٹھیک حالت میں کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل تھا۔

"اوہ اوہ۔ یہ واپس پہنچ گیا"۔ انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ غائب ہو گیا جس سے عمران اندر داخل ہوا تھا۔

"انہیں ختم کر دو۔ ہلاک کر دو انہیں۔ یہ بد روحیں ہیں۔ انہیں ہلاک کر دو"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا اور انتھونی نے منہ

سے جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک بٹن پریس کر دیا اس بٹن کے پریس ہوتے ہی سکرین پر نظر آنے والے منظر میں ایک دیوار سے دودھیا رنگ کے دھوئیں کے بھبکے سے نکلے اور پھر چند لمحوں بعد غائب ہو گئے۔ ان کے ساتھ ہی عمران اور اس کا ساتھی لڑکھڑا کر نیچے گرے اور ساکت ہو گئے۔

"میں نے انہیں بے ہوش کرا دیا ہے چیف۔ اب آپ انہیں گولیاں مار سکتے ہیں۔ یہاں سے بس اتنا ہی ہو سکتا تھا"...... انتھونی نے مشین آف کر کے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ نجانے یہ کس طرح خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ تم نے دیکھا انتھونی کہ میری چھٹی حس نے اچانک مجھے ان کے پاس جانے سے روک دیا اور میں نے دو مسلح آدمی بھیج دیئے حالانکہ تم اعتراض کر رہے تھے اب دیکھو کہ اگر میں اور تم ان مسلح آدمیوں کی جگہ سیدھے وہاں پہنچ جاتے تو ان آدمیوں کی جگہ ہماری لاشیں پڑی ہوتیں اور ہاں۔ تم نے واقعی اس بار اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی بچا لیا ہے وہ شیشے کی دیوار قائم کر کے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ اس کا سسٹم وہاں موجود تھا اور اتفاق سے میں جس کرسی پر بیٹھا تھا اس کی سائیڈ میں ہی یہ سسٹم تھا اس لئے میں نے پیر اس پر رکھا اور اس طرح ہم بچ گئے۔ ویسے اب تو حقیقت یہ ہے کہ مجھے خود ان لوگوں سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ نجانے یہ ریڈ سیکشن

میں کیسے خود بخود ٹھیک ہو گئے حالانکہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اوہ ہاں شاید ریز بلب جل اٹھے ہوں گے۔ مجھے ان کا خیال ہی نہ رہا تھا ورنہ میں انہیں آف کر دیتا"...... انتھونی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ریز بلب"...... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا۔ جم اسکاٹ چونکہ لارڈ لارجنٹ کے بعد یہاں پہلی بار آیا تھا اس لئے اسے یہاں موجود سسٹم کے بارے میں تفصیلی علم نہیں تھا اور چونکہ انتھونی یہاں کی مشینری کا انچارج تھا اس لئے اسے ان تمام سسٹمز کا علم تھا اور لارڈ لارجنٹ نے ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر انتھونی کی کمانڈ میں دیا ہوا تھا وہ خود کارمن میں رہتا تھا اور کبھی کبھار یہاں آتا تھا لیکن اب جم اسکاٹ نے چیف بنتے ہی سیدھا یہاں کا رخ کیا تھا اور تب سے وہ مسلسل یہیں براجمان تھا۔

"جی ہاں۔ فرش کے نیچے مخصوص ریز بلب موجود ہیں جو الیکٹرو گراف مشینری کو ساتھ ساتھ چیک کرتے رہتے ہیں لیکن ان سے نکلنے والی ریز اگر مسلسل انسانی جسم پر پڑتی رہیں تو اس کے مفلوج اعصاب ٹھیک ہو جاتے ہیں یقیناً دو بلب ڈھیلے ہوں گے اور یہ دونوں ان پر گرے ہوں گے اس طرح وہ خود بخود جل اٹھے اور یہ دونوں ٹھیک ہو گئے"...... انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ہو گیا جو ہونا تھا۔ اب ان کو ہلاک کرنا ہے میرا خیال ہے پھر آدمی بھیجیں لیکن اب مجھے ان سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ اگر یہ پھر ٹھیک نکلے تب"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"میرا خیال ہے چیف کہ دو کی بجائے دس آدمی بھیجے جائیں"۔ انتھونی نے کہا۔

"نہیں۔ اسلحہ ان کے پاس ہے اس لئے دو کیا اور دس کیا۔ جب تک وہ سنبھلیں گے یہ انہیں ختم کرا دیں گے۔ کوئی ایسا طریقہ سوچو کہ یہ خود بخود ہلاک ہو جائیں۔ یقینی طور پر"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"ایک ہی صورت ہے چیف کہ انہیں اسی حالت میں جزیرے سے باہر پھینکوا دیا جائے۔ باہر شارکس موجود ہیں وہ ایک منٹ میں ان کی تکہ بوٹی کر دیں گی"...... انتھونی نے کہا۔

"لیکن باہر کیسے پھینکے گے انہیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یہاں سے انہیں شارک سیکشن میں پھینکا جا سکتا ہے رولنگ بیلٹ کے ذریعے۔ وہاں گرونو کو آپ کہہ دیں کہ وہ آؤٹر ڈور کھول کر ایئر پریشر آن کر دے۔ اس طرح یہ شارکس کی طرح خود بخود ہیڈ کوارٹر سے باہر پہنچ جائیں گے"...... انتھونی نے کہا۔

"لیکن کیا ہم انہیں دیکھ سکیں گے"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن اس کے لئے ہمیں دوبارہ آپریشنل سیکشن میں جانا پڑے گا کیونکہ یہ سارے سسٹم وہیں سے آپریٹ ہو سکتے ہیں۔ یہاں تو صرف یہی مشین ہے ریز سیکشن کو آپریٹ کرنے کے لئے"۔ انتھونی نے کہا۔

"او کے۔ آؤ"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے سر ہلایا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

تنویر سانس روکے فرش پر پڑا ہوا تھا لیکن مسلسل سانس روکے روکے جب اس کا سینہ پھٹنے کے قریب ہو گیا تو بے اختیار اس نے سانس لیا لیکن جب سانس لینے کے باوجود اس کے ذہن پر کسی قسم کا اثر نہ ہوا تو اس نے مسلسل سانس لینا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد جب اس کا سانس نارمل ہوا تو اس نے گردن موڑی اور عمران کی طرف دیکھا لیکن عمران کو آنکھیں بند کئے بے حس و حرکت پڑے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"عمران۔ عمران۔ اب سانس لے لو۔ اب گیس کا اثر نہیں ہے"۔ تنویر نے آہستہ سے کہا لیکن جب عمران کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی تو تنویر یکلخت اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے تیزی سے عمران کو جھنجھوڑا لیکن عمران واقعی بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اسے تو مجھ سے بھی زیادہ دیر تک سانس روکنے

کی پریکٹس ہے ..... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا اچانک سرر کی تیز آواز سنائی دی اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے فرش پر لیٹ گیا کیونکہ سرر کی مخصوص آواز سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس ہال کا کوئی دروازہ کھل رہا ہے جس سے کچھ لوگ اندر داخل ہوں گے اور اس نے ان کے سامنے بے ہوش ہونے کی اداکاری کرنی ہے تاکہ اچانک ان پر حملہ کیا جا سکے لیکن جب دوسرے لمحے اچانک پورے ہال کے فرش نے تیز حرکت کی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ سرر کی تیز آواز سے سامنے والی دیوار غائب ہو گئی تھی اور اب وہاں ایک بند راہداری سی نظر آ رہی تھی اور فرش اس قدر تیزی سے اور مخصوص انداز میں حرکت کر رہا تھا کہ تنویر سمیت اس کے سب ساتھی بے ہوشی کی حالت میں سمٹ کر اس راہداری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے فرش کو مخصوص انداز میں حرکت دے کر ان سب کو اس راہداری میں پہنچانا مقصود ہے۔ فرش کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ تنویر کے لئے سنبھلنا مشکل ہو رہا تھا جبکہ بے ہوش ساتھی جن میں عمران بھی شامل تھا تیزی سے الٹتے پلٹتے اور ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے اس راہداری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ البتہ تنویر نے مشین گن پر اپنا ہاتھ مضبوطی سے رکھا ہوا تھا اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی اس راہداری کی طرف بڑھ رہی تھی لیکن مشین گن اس کے ہاتھ کی گرفت میں ہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ سب اس راہداری کے فرش پر پہنچے اور اس کے

ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ ہی ان کے عقب میں دیوار بند ہو گئی اب وہ ہال کی بجائے راہداری میں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ تنویر ابھی اٹھنے کی سوچ ہی رہا تھا کہ یکلخت راہداری کا فرش حرکت میں آیا اور یہ حرکت بالکل کسی بیلٹ کے سے انداز کی تھی جو تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی ہو۔ راہداری کی دیواریں ویسے ہی اپنی جگہ پر قائم تھیں لیکن راہداری کا فرش کسی مشین کے پٹے کی طرح انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد یہ فرش اچانک ڈھلوانی ہو گیا اور سارے ساتھی انتہائی تیز رفتاری سے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراتے ہوئے نیچے گرنے لگے۔ تنویر کو اپنے آپ کو سنبھالنا اب انتہائی مشکل ہو گیا تھا کیونکہ نیچے گرنے کی رفتار خاصی تیز ہو گئی تھی اور پھر یہ ڈھلوان اچانک ختم ہو گئی اور تنویر سر کے بل نیچے پانی سے بھرے ہوئے کسی تالاب میں جا گرا اور پانی کی تہہ میں اترتا چلا گیا۔ پھر جب پانی نے اسے اوپر اچھالا تو اس نے تیزی سے ادھر ادھر دیکھا تو اس کا سانس بند ہونے لگا کیونکہ یہاں شاید کسی کی مخصوص بو پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے سارے ساتھی بے ہوشی کے عالم میں پانی میں تیر رہے تھے۔ ایک طرف بڑی بڑی فولادی پٹیوں کا بنا ہوا ایک کافی بڑا پنجرہ بنا تھا جس کا سامنے کا حصہ کھلا ہوا تھا۔ اچانک پانی میں لہریں سی پیدا ہونے لگ گئیں اور تنویر کے ذہن میں جیسے یکلخت جھماکا سا ہوا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہاں سے باہر سمندر کا راستہ کھولا گیا ہے اس لئے باہر کا پانی پوری طاقت سے اندر داخل

ہوا ہے جس کی وجہ سے لہریں پیدا ہوئی ہیں اور اب وہ مخالفوں کا اصل مقصد سمجھ گیا تھا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو اچھال کر پنجرے کے اوپر پھینکا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ساتھیوں کو اٹھا اٹھا کر اس پنجرے میں ڈالنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ عمران سمیت سب ساتھیوں کو اندر پھینک چکا تھا۔ ساتھیوں کو اندر ڈالنے کے لئے اسے کافی جدوجہد کرنا پڑی لیکن اسی لمحے اسے پانی میں ایک خونخوار شارک نظر آئی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پنجرے کا اوپر والا سرا پکڑ کر وہ قلابازی کھا کر پنجرے کی اوپر والی چھت پر جا گرا۔ جیسے ہی اس کا جسم پنجرے پر گرا سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی پنجرے کا سامنے والا حصہ بند ہو گیا اور اب اس کے ساتھی اندر بند ہو گئے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ دیکھ کر تنویر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ پانی کی سطح تیزی سے بلند ہونا شروع ہو گئی تھی اور اب پانی میں کافی تعداد میں شارکس تیرتی ہوئی نظر آنے لگی تھیں۔ تنویر نے مشین گن اٹھائی۔ اسے معلوم تھا کہ جدید مشین گن کے میگزین کو اس قدر ایئر ٹائٹ بنایا جاتا ہے کہ عام طور پر پانی اندر نہیں جاتا اس لئے اسے یقین تھا کہ مشین گن کام کرے گی اس نے پنجرے کی چھت پر لیٹ کر مشین گن کا رخ ایک شارک کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی شارک پانی میں الٹ پلٹ ہوئی اور پانی میں اس کا خون شامل ہونے لگا اور پھر تو تنویر یہ دیکھ کر پاگل سا ہونے لگا کہ اس شارک

کے ختم ہوتے ہی بے شمار شارکس وہاں پہنچ گئیں اور وہ اس زخمی یا مردہ شارک پر ٹوٹ پڑیں۔ ادھر پانی کی سطح بھی تیزی سے بلند ہوتی جا رہی تھی۔ گو یہ پنجرہ پانی سے کچھ بلندی پر تھا۔ اس کے دو حصے تھے۔ نچلا حصہ تو پانی میں ڈوبا ہوا تھا جبکہ اوپر والا حصہ علیحدہ تھا جو کافی بڑا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی اس اوپر والے حصے میں تھے لیکن اب پانی نچلے حصے میں کافی حد تک بھر چکا تھا اور تنویر کو معلوم تھا کہ اگر پانی کو مزید بڑھنے سے نہ روکا گیا تو عمران اور اس کے ساتھی پنجرے میں بند ہونے کی وجہ سے لامحالہ ڈوب کر مر جائیں گے اور پانی مزید اوپر آیا تو پھر تنویر ان خونخوار شارکس کے نرغے میں آ جائے گا۔ ان کی تعداد اب اس قدر بڑھ گئی تھی کہ تنویر کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس وقت تمام ذمہ داری اس پر آن پڑی تھی۔ اس کے بیچارے ساتھی کسی گیس یا ریز سے بے ہوش تھے کہ پانی میں ڈالنے اور زنگ چیلنجن پر اس قدر الٹ پلٹ ہونے کے باوجود ہوش میں نہ آ رہے تھے۔ پنجرے کا دروازہ بھی بند ہو گیا تھا لیکن تنویر نے سوچا کہ مشین گن کی فائرنگ سے وہ کم از کم یہ دروازہ کھول سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے جوڑ پر مشین گن کی نال رکھ کر ٹریگر دبا دیا اور پھر فائرنگ ہوتے ہی سرر کی آواز کے ساتھ ہی واقعی دروازہ کھل گیا لیکن اب پانی عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے ٹکرانے لگا تھا۔ پنجرے کا نچلا خانہ پانی سے بھر چکا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی تنویر نے مشین گن ایک طرف رکھی اور دروازے کے قریب موجود عمران کو

دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر کھینچنے لگا۔

"ارے ارے۔ بھائی آرام سے"...... اچانک عمران کی آواز سنائی دی تو تنویر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سخت تپتی دھوپ سے نکل کر اچانک کسی سائبان میں آگیا ہو۔ عمران کی آواز سن کر اسے واقعی اس قدر مسرت ہوئی تھی کہ شاید اتنی مسرت اسے زندگی میں پہلے کبھی نہ محسوس ہوئی تھی۔

"عمران عمران۔ ہم سب شدید خطرے میں ہیں"...... تنویر نے کہا تو دوسرے لمحے عمران نے اچھل کر پنجرے کا کنارہ پکڑا اور تنویر نے اسے اوپر گھسیٹ لیا۔ "یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ ہم کہاں ہیں"۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا تو تنویر نے جلدی جلدی اسے ساری سچویشن بتا دی اور عمران کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو ہم برے پھنسے۔ تم نے شارکس کو ہلاک نہ کرنا تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا معلوم تھا کہ اس کا یہ نتیجہ نکلے گا"...... تنویر نے کہا۔

"ہونہہ۔ جلدی کرو۔ ہم دونوں مل کر باقی ساتھیوں کو پنجرے کے اوپر لے آتے ہیں۔ یہاں ہم قدرے محفوظ ہیں اور اب ان کے ناک منہ بند کر دینے سے انہیں ہوش آجائے گا کیونکہ یہ کافی حد تک پانی میں بھیگ چکے ہیں اور پانی ان کے مساموں کے اندر سرایت کر چکا ہے۔ اس لئے اب ان کے مفلوج اعصاب جلدی حرکت میں آ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر واقعی ان دونوں نے مل کر

انتہائی پھرتی اور تیزی سے پنجرے میں موجود اپنے تمام ساتھیوں کو اوپر پہنچا دیا۔ اس کے لئے عمران پنجرے کے اندر چلا گیا تھا۔ وہ ساتھیوں کو اٹھا کر باہر نکالتا اور تنویر انہیں کھینچ کر اوپر اٹھا لیتا۔ جب سب ساتھی اوپر پہنچ گئے تو عمران بھی اوپر آگیا اور پھر اس نے سب سے پہلے جوانا کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد واقعی جوانا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو تنویر بھی عمران کے ساتھ شامل ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد سب ساتھی ہوش میں آچکے تھے۔ لیکن اب پانی کافی بلند ہو چکا تھا اور پنجرے کا تقریباً تین چوتھائی حصہ پانی سے بھر گیا تھا اور اب پانی میں موجود شارکس بھی اچھل کر اوپر آنے کی کوشش کر رہی تھیں کیونکہ انہیں انسانوں کی بو آ رہی تھی اور وہ انہیں شکار کرنے کے لئے پھڑک رہی تھیں۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو حالات انتہائی خراب ہیں۔ اب کیا ہو گا"۔ جولیا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا۔ ان حالات میں تم سب کا ہوش میں آجانا ہی یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری بہتری مقصود ہے"۔ عمران نے کہا تو سب کے دلوں میں بے اختیار تقویت کی ایک لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

"سنو۔ جہاں تک میں نے سوچا ہے حالات بظاہر واقعی ہمارے خلاف ہیں۔ پانی اوپر چڑھ رہا ہے اس کے ساتھ خونخوار شارکس بھی

موجود ہیں جنہیں اگر موقع مل گیا تو شاید یہ ہمیں چٹ کر جانے میں زیادہ دیر نہ لگائیں گی۔ ایک مشین گن ہے میرا ریز پسٹل اور دوسرا اسلحہ پانی میں ڈوبنے کی وجہ سے بے کار ہو چکا ہے اور جم اسکاٹ نے ہمیں یہاں اس لئے پھینکا ہے کہ وہ اب خود ہمیں ہلاک کرنے سے ڈرتا ہے۔ اس کے لحاظ سے اگر ہم یہاں رہے تب بھی شار کس ہمیں چٹ کر جائیں گی اور اگر ہیڈ کوارٹر سے باہر گئے تب بھی باہر چاروں طرف پھیلی ہوئی شار کس ہمیں کھا جائیں گی۔ اس لحاظ سے جم اسکاٹ نے واقعی ہمیں یقینی موت کے منہ میں پوری طرح دھکیل دیا ہے لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے اب باہر نہیں جانا اور دوسری بات یہ کہ ہم نے دوبارہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا ہے۔ اس لئے ہم سب کو یہ سوچنا ہے کہ ہم کیسے دوبارہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہیں"...... عمران نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرے ذہن میں ایک صورت آئی ہے۔ اس ہال کی بناوٹ بتا رہی ہے کہ اسے صرف شار کس کے لئے بنایا گیا ہے لیکن اسے کنٹرول باہر سے ہی کیا جاتا ہے۔ اس کنٹرول کے تحت پنجرے کا دروازہ کھلتا اور بند ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہاں لازماً شار کس کے لئے خوراک بھی پھینکی جاتی ہو گی اور لا محالہ یہ خوراک پنجرے میں پہنچتی ہو گی اور اس کے لئے پنجرے کا عقبی حصہ کھلتا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں واقعی۔ چلو اس پوائنٹ پر کوشش کر دیکھتے

ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن اٹھائی اور اسے نال سے پکڑا اور پھر پنجرے کی عقبی دیوار کو اس نے مشین گن کے دستے سے ٹھوکنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی مشین گن کا دستہ ایک جگہ پر پڑا کھٹاک کی آواز سنائی دی اور واقعی دیوار ہٹ گئی۔ اب دوسری طرف ایک تنگ سا راستہ نظر آ رہا تھا۔ لیکن یہ راستہ اتنا بڑا ضرور تھا کہ اس میں سے ایک آدمی گزر سکتا تھا اور اس راستے کو دیکھتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور مشین گن ہاتھ میں پکڑے وہ پنجرے سے نکل کر اس راستے پر تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ اس کے پیچھے تنویر اور پھر سارے ساتھی بھی اس راستے میں داخل ہو گئے اور آگے بڑھنے لگے۔ راستہ آگے جا کر ایک دیوار پر ختم ہو گیا لیکن اس دیوار کے ساتھ ایک سرخ رنگ کا ہینڈل موجود تھا۔ عمران نے ہینڈل کو نیچے کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار ایک طرف ہٹ گئی اور عمران آگے بڑھا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں بڑے بڑے ڈبے پڑے ہوئے تھے جن پر شار کس کی مخصوص خوراک کا نام لکھا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے عقب میں اس کمرے میں آ گئے۔ عمران ایک اور دروازے کی طرف بڑھا۔ وہ ابھی دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ سرر کی تیز آواز کے ساتھ دروازہ غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ٹھوس دیوار آ گئی اور عمران رک گیا۔ وہ اب غور سے اس

جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں پہلے دروازہ تھا۔ چونکہ یہاں ہیڈ کوارٹر کا اپنا بجلی کا جنریٹنگ کا نظام تھا اس لئے ہر کمرے کی چھت اور راہداری کے مخصوص پوائنٹس سے روشنی نکلتی رہتی تھی اور شاید اسے فوری طور پر بند نہ کیا جا سکتا تھا اس لئے روشنی ہر جگہ مسلسل موجود رہتی تھی۔ عمران کچھ دیر تک دیوار کو دیکھتا رہا پھر اس نے مشین گن کی نال کا رخ دیوار کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں دیوار کے ایک مخصوص حصے پر پڑیں اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر سرر کی آواز سنائی دی اور دیوار غائب ہو گئی وہاں دروازہ نظر آ رہا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے پر لات ماری تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک اور راہداری تھی۔ عمران اچھل کر راہداری میں آیا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ اس کے سب ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ راہداری کا اختتام ایک اور بڑے ہال نما کمرے میں ہوا اور عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی کمرے میں پہنچے۔ ان کے عقب میں سرر کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ غائب ہو گیا اور اب اس ہال نما کمرے میں کسی طرف بھی کوئی دروازہ کوئی کھڑکی یا کوئی روشندان نظر نہ آ رہا تھا۔

"عجیب بھول بھلیاں بنا رکھی ہیں ان لوگوں نے"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے کی چھت پر سے عجیب سی آوازیں سنائی دیں۔

"سائیڈوں پر ہو جاؤ"..... عمران نے اچھل کر سائیڈ میں ہوتے

ہوئے کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے دیواروں کے ساتھ ہو گئے دوسرے لمحے چھت میں سے چار سوراخ نظر آنے لگے جن میں سے گنوں کی نالیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں اور چند لمحوں بعد خوفناک تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور کمرے میں جیسے گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔ صرف دیواروں کے ساتھ کا کچھ حصہ بچا ہوا تھا ورنہ پورا کمرہ ان گولیوں کی زد میں تھا۔ گولیاں کافی دیر تک مسلسل برستی رہیں پھر یکلخت بند ہو گئیں اس کے ساتھ ہی کٹاک کٹاک کی آوازیں سنائی دیں اور چھت کے سوراخ بند ہو گئے۔

"اب یہ لوگ ہماری لاشیں اٹھانے آئیں گے۔ ہم نے ان میں سے ایک آدمی کو ہر حالت میں زندہ پکڑنا ہے۔ اس لئے جسے میں پکڑوں گا اسے زندہ رکھوں گا۔ تم لوگ باقی افراد کی گردنیں توڑ دینا"۔ عمران نے کہا۔

"وہ لوگ ہمیں دیکھ نہیں رہے ہوں گے یا ہماری آوازیں سن نہیں رہے ہوں گے"..... صفدر نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو وہ اتنی دیر تک گولیاں نہ برساتے رہتے"۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ اب بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے کیونکہ انہیں معلوم نہ تھا کہ دروازہ کس طرف سے کھلے گا اور پھر اچانک کھٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک دیوار کا بڑا حصہ سائیڈوں میں پھٹ گیا اور وہ تیزی سے اس کی سائیڈوں میں ہو گئے۔

"خیال رکھنا ماسٹر۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی اور آواز بتا رہی تھی کہ بولنے والا کسی فون یا ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہے۔ وہ سب سانس روکے کھڑے تھے کہ اچانک چار افراد ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اندر داخل ہوئے ان کا انداز بے حد تربیت یافتہ افراد کا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران، صفدر، تنویر اور جوانا ان پر ٹوٹ پڑے۔ عمران نے سب سے آگے آنے والے کو جھپٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ ایک ہاتھ اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے پیٹ کے گرد ڈال کر اس نے پورا زور لگا دیا۔ اس آدمی نے اپنی طرف سے بڑے ماہرانہ انداز میں اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے جھٹکے دیئے لیکن عمران کی گرفت میں آنے کے بعد ظاہر ہے اس کا نکل جانا محال ہی تھا۔ اسی لمحے باقی افراد لاشوں میں تبدیل ہو کر فرش پر گر چکے تھے۔ ان کے ہلاک ہوتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے آدمی کو پوری قوت سے آگے کی طرف دھکیل دیا۔ وہ آدمی نیچے گر کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔ اس آدمی کا اوپر اٹھتا ہوا جسم ایک دھماکے سے واپس گرا۔ اس کے بازو عمران کی ٹانگ پکڑنے کے لئے سمٹے لیکن پھر بے جان ہو کر واپس نیچے گر گئے۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ آنکھیں پھٹ گئی تھیں اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔ عمران نے پیر کو

واپس موڑا تو اس کا چہرہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

"بولو کیا نام ہے تمہارا۔ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو تھوڑا سا اور واپس موڑ دیا تاکہ وہ سہولت سے بول سکے۔

"پیر ہٹا لو۔ فار گاڈ سیک۔ پیر ہٹا لو۔ یہ خوفناک عذاب ہے۔ پیر ہٹا لو"...... اس آدمی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"جواب دو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ ماسٹر۔ میرا نام ماسٹر ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر عمران کے سوالوں کے جواب میں اس نے بتایا کہ اس کمرے کی دوسری طرف راہداری سے گزرنے کے بعد وہ سٹور سیکشن میں پہنچ جائیں گے جہاں اس وقت آٹھ مسلح افراد موجود ہیں۔ ماسٹر سٹور سیکشن کا انچارج ہے اور سٹورز میں ایٹمی اسلحہ وغیرہ موجود ہے جو مطلوبہ پارٹیوں کو سپلائی کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد عمران نے اس سے معلوم کر لیا کہ جم اسکاٹ آپریشنل سیکشن میں اس کے انچارج انتھونی کے پاس موجود ہے اور پھر ماسٹر نے آپریشنل سیکشن تک پہنچنے کا راستہ بھی تفصیل سے بتا دیا۔

"ماسٹر۔ ماسٹر۔ کہاں ہو تم ماسٹر"...... اچانک جم اسکاٹ کی تیز آواز دروازے کی دوسری طرف سے سنائی دی اور عمران نے پیر کو تیزی سے موڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی ماسٹر کے جسم کو ایک جھٹکا سا

لگا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

"چیف۔ یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں"...... عمران نے دروازے سے راہداری میں جھانکتے ہوئے کہا مگر اس کی نظریں چھت پر لگی ہوئی تھیں جہاں ایک جالی میں سے آواز نکل رہی تھی۔

"تم اتنی دیر کیا کرتے رہے ہو"...... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ ان میں سے دو آدمی زندہ تھے۔ انہیں ہلاک کیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اس کی آواز اور لہجہ ماسٹر کا ہی تھا۔

"تو پھر انہیں اٹھا کر لے جاؤ اور شارکس سیکشن میں پھینک دو۔ جلدی کرو تاکہ میں سکرین پر انہیں دیکھ سکوں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔

"اپنے لباس اتارو اور انہیں پہنا دو اور ان کے لباس خود پہن لو۔ جلدی کرو۔ پھر ہم نے انہیں لے جا کر شارکس سیکشن میں پھینکنا ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس میں بہت سا وقت لگے گا اور جم اسکاٹ مشکوک ہو جائے گا۔ ہم اگر سٹور سیکشن پر قبضہ کر لیں تو پھر وہ بے بس ہو جائے گا۔ ہم اسے ایٹمی اسلحہ تباہ کرنے کی دھمکی دے سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آؤ۔ واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ ہمارے پاس واقعی

وقت نہیں ہے۔ ورنہ ہم کسی اور چکر میں بھی پھنس سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر راہداری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ عمران کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اسے ماسٹر نے بتا دیا تھا کہ سٹور سیکشن میں آٹھ مسلح افراد موجود ہیں اس لئے عمران پوری طرح چوکنا تھا اور پھر راہداری کے اختتام پر دروازہ آ گیا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اب وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں تھا اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخیں سنائی دیں اور ہال کمرے میں موجود چھ افراد پہلے ہی برسٹ میں ڈھیر ہو گئے۔

"ان کی مشین گنیں لے لو۔ جلدی کرو۔ ابھی دو آدمی دوسرے کمرے میں ہوں گے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا سامنے والا دروازہ کھلا اور دو آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ شاید وہ فائرنگ کی آوازیں سن کر آئے تھے۔ اسی لمحے عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور سنبھلنے سے پہلے ہی وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا جہاں سے یہ دونوں آئے تھے۔ دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ میز پر فون موجود تھا اور انٹرکام بھی۔ عمران کے ساتھی بھی اس کمرے میں آ گئے۔

"صفدر اور تنویر۔ تم دونوں سٹورز کو چیک کرو"...... عمران

نے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود فائلیں باہر نکالتے ہوئے کہا اور صفدر اور تنویر تیزی سے سامنے موجود ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ماسٹر بول رہا ہوں"...... عمران نے ماسٹر کے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی چھت سے نیلے رنگ کی تیز روشنی نکلنے لگی۔

"تم۔ تو کون ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ سب لوگ تو یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ماسٹر اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"...... رسیور سے جم اسکاٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ اس نیلی روشنی کی وجہ سے وہ کسی سکرین پر نظر آنے لگ گئے ہیں۔

"ماسٹر اور اس کے ساتھی اب شارکس مچھلیوں کا شکار بنیں گے جم اسکاٹ اور میرے ساتھی اس سٹور میں بم لگا رہے ہیں۔ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم اس اسلحے کو اڑا دیں چاہے یہ ایٹمی اسلحہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس طرح ہم اپنی جانوں کی قربانی دے کر شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کو تو ختم کر دیں گے اور پاکیشیا کے بے گناہ عوام کو تمہاری اس تنظیم سے بچا لیں گے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... دوسری طرف سے جم اسکاٹ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف ویری بیڈ کہنے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ بولو کیا چاہتے ہو تم"...... عمران نے کہا۔

"تم جو چاہے کر لو۔ موت بہرحال تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر سے تم زندہ باہر نہیں جا سکتے۔ جہاں تک ایٹمی اسلحے کا تعلق ہے تو وہ تمہارے لئے بے کار ہے کیونکہ وہ فائر ہی نہیں ہو سکتا۔ اس کے اندر فیوز ہی نہیں لگائے گئے"...... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک چھوٹی سی راہداری سے گھوم کر آگے ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچے جہاں سے اسلحہ کے دو ہالوں کے دروازے کھلتے تھے اور تنویر اور صفدر وہاں موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ یہ اسلحہ تو کسی طرح فائر ہی نہیں ہو سکتا۔ میں نے انہیں کھول کر چیک کیا ہے۔ اس میں فیوز ہی موجود نہیں ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ جم اسکاٹ سے میری بات ہو چکی ہے اس نے بھی یہی کہا ہے اور یہ بات سن کر مجھے حقیقتاً دلی سکون ہوا ہے ورنہ اب تک مجھے اس اسلحے کی تباہی سے ہی خوف آ رہا تھا کیونکہ اگر اس میں فیوز موجود ہوتے تو اس سے انتہائی خطرناک تابکاری پھیل جاتی جس سے یہاں موجود انسانی اور سمندری حیات سب کچھ تباہ ہو جاتا۔ آؤ اب ہم

نے اس کے آپریشنل سیکشن میں پہنچنا ہے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اس چھوٹے کمرے کے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے ماسٹر کے کہنے کے مطابق راستہ آپریشنل سیکشن کو جاتا تھا۔ یہ ایک تنگ سی راہداری تھی جس کے آخر میں سیڑھیاں اوپر جاتی تھیں۔ وہ سب دوڑتے ہوئے اس راہداری سے گزر کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر دروازے پر پہنچے تو دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک اور بڑا سا کمرہ تھا جو ہر قسم کے فرنیچر سے تو خالی تھا لیکن اس میں ٹارچنگ کی انتہائی جدید ترین مشینیں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ دیواروں کے ساتھ لٹکے ہوئے مختلف ساخت کے کوڑے، خنجر اور قدیم اسلحہ موجود تھا لیکن سب سے حیرت کی بات یہ تھی کہ اس ہال نما کمرے کا دوسرا کوئی دروازہ نہ تھا۔ وہ سب حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ اچانک ان کے عقب میں سرر کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ جس سے وہ اندر داخل ہوئے تھے غائب ہو گیا۔ اب اس کی جگہ ٹھوس دیوار تھی۔

"تمہیں ماسٹر نے یقیناً بتا دیا ہو گا اس لئے تم یہاں تک پہنچ گئے ہو۔ لیکن اب تم اپنی مقتل گاہ کو اچھی طرح دیکھ لو"...... اچانک کٹک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی جم اسکاٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بڑے خوبصورت انداز میں تم نے اسے سجایا ہے"...... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کی نظریں دیوار کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں مگر دوسری طرف سے کوئی جواب دینے جانے کی بجائے وہی کٹک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس ہال نما کمرے کی دیواروں کی ایک ایک انچ کو ٹھونک بجا کر دیکھا لیکن انہیں کہیں بھی کوئی دروازہ محسوس نہ ہوا۔ حتیٰ کہ جس جگہ پہلے دروازہ تھا اب وہاں بھی تھپتھپانے سے یہی احساس ہوتا تھا کہ یہ جگہ بھی ٹھوس ہی ہے۔ اچانک عمران کو ایک خیال آیا تو اس نے دیوار کے ساتھ لٹکے ہوئے ایک تیز دھار لیکن نوکیلے خنجر کو وہاں سے نکالا اور پھر اس نے اس خنجر کی مدد سے دیواروں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن اسے ناکامی ہوئی۔ کہیں بھی کوئی رخنہ تک محسوس نہ ہوا تھا۔

"اب اور کیا کیا جا سکتا ہے سوائے انتظار کے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس بات کا انتظار"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کا انتظار کہ شاید بہار آ جائے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ماسٹر۔ میں نے راستہ تلاش کر لیا ہے"...... اچانک جوانا نے کہا تو سب بے اختیار اس کی طرف مڑ گئے۔ وہ کمرے کے ایک کونے میں موجود ٹارچنگ کی ایک جدید مشین کے سامنے کھڑا تھا۔

"کیا اس مشین سے آواز آئی ہے تمہیں"...... عمران نے منہ

بناتے ہوئے کہا کیونکہ اس مشین کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ اس سے انسان کو مخصوص انداز میں الیکٹرک شاک لگائے جاتے ہیں۔ ایسے الیکٹرک شاک کہ آدمی کی روح بھی زخمی ہو جاتی ہے لیکن وہ مرتا نہیں۔

"ماسٹر۔ یہ شاکنگ مشین نہیں ہے۔ یہ راستہ کھولنے اور بند کرنے کی مشین ہے۔ شاکنگ مشین میں نے دیکھی ہوئی ہے اس کی ساخت ویسی ہے لیکن یہ اس سے بہرحال مختلف ہے"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پر موجود ایک ہینڈل کو جھٹکے سے نیچے کیا لیکن کچھ بھی نہ ہوا اور ہینڈل خودبخود اٹھ کر واپس اوپر کو چلا گیا لیکن دوسرا لمحہ عمران سمیت سب کے لئے انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا کہ ہینڈل کے واپس جاتے ہی اس مشین میں جیسے یکلخت زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس کے ساتھ ہی سرر کی تیز آوازیں سنائی دیں اور سامنے والی دیوار درمیان سے پھٹ کر ایک طرف ہٹ گئی۔ اب وہاں دیوار کے اندر خلا سا نظر آ رہا تھا جس کی دوسری طرف راہداری تھی جو دور تک چلی جا رہی تھی۔

"گڈ شو جوانا آؤ"...... عمران نے بے ساختہ تحسین بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اس خلا کی طرف دوڑ پڑا اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑے لیکن پھر وہ جیسے ہی اس راہداری میں داخل ہوئے سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان کے عقب میں دیوار برابر ہو گئی اور پھر سامنے بھی ایک دیوار آ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس راہداری کی

چھت سے سرخ دھوئیں کے بادل سے جگہ جگہ سے نکلنے لگ گئے عمران نے بے اختیار سانس روک لیا لیکن سرخ دھواں تیزی سے راہداری میں پھیلتا چلا گیا اور چند لمحوں میں ہی راہداری اس سرخ دھوئیں سے بھر گئی۔ عمران کے ساتھی حشرات الارض کی طرح نیچے گرنے لگے اور پھر کچھ دیر بعد عمران کے ذہن پر بھی اندھیرے چھپنے لگے۔ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ آخرکار اس کا ذہن بھی اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔

جم اسکاٹ کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا جبکہ انتھونی بھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ماسٹر کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی جس طرح آپریشنل سیکشن کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہوں نے ماسٹر سے اس بارے میں پوری تفصیل حاصل کر لی ہے اب وہ ٹارچنگ روم میں پہنچ گئے تھے۔ انتھونی نے عقبی دروازہ بند کر دیا تھا اور اب وہ ٹارچنگ روم میں موجود تھے۔ یہاں ایک ایسی مشین موجود تھی جس کی مدد سے ٹارچنگ روم کی ایک دیوار کو کھولا جا سکتا تھا لیکن اس مشین کو عام آدمی سے خفیہ رکھنے کے لئے اسے ٹارچنگ روم کے لئے استعمال ہونے والی شاکنگ مشین کا روپ دیا گیا تھا لیکن انہیں معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بے حد ذہین لوگ ہیں اس لئے وہ لامحالہ اسے پہچان لیں گے اور اگر ٹارچنگ روم کا راستہ کھل

گیا تو پھر انہیں آپریشنل سیکشن میں پہنچنے سے کوئی نہ روک سکتا تھا۔

"اب تو دو صورتیں رہ گئی ہیں یا تو ہم دونوں ان کا مقابلہ کریں یا پھر سب میرین پر بیٹھ کر ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر نکل جائیں" جم اسکاٹ نے کہا۔

"ایک صورت اور بھی ہے چیف لیکن یہ ان کے ہاتھوں میں ہے"۔ انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کون سی" جم اسکاٹ نے چونک کر پوچھا۔

"اس مشین کو اگر غلط آپریٹ کیا گیا تو پھر راہداری میں موجود حفاظتی سسٹم آن ہو جائے گا اور یہ لوگ وہاں پھنس کر بے ہوش ہو جائیں گے"..... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا"..... جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ ٹارچنگ روم میں راستہ کھولنے والی مشین میں ڈبل سسٹم موجود ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ تاکہ اگر کوئی غلط آدمی اسے آپریٹ کرے تو وہ خود ہی پھنس جائے۔ اس کے ذریعے راستہ کھولنے کا صحیح طریقہ سب سے نچلے حصے میں موجود خفیہ بٹن ہے لیکن بظاہر راستہ کھولنے والا ہینڈل موجود ہے۔ اگر انہوں نے ہینڈل کو کھینچ لیا تو راستہ تو کھل جائے گا لیکن حفاظتی سسٹم بھی آن ہو جائے گا۔ راہداری دو منٹ بعد آگے اور پیچھے دونوں طرف سے بلاک ہو جائے گی اور اس کی چھت میں موجود راشیم گیس وہاں پھیل جائے

گی جو انتہائی طاقتور گیس ہے۔ اس سے وہ بے ہوش ہو جائیں گے اور اگر انہوں نے اصل بٹن پریس کر کے راستہ کھولا تو پھر یہ حفاظتی سسٹم آن نہیں ہو گا اور یہ سیدھے آپریشنل سیکشن میں پہنچ جائیں گے"۔ انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم کسی طرح انہیں اس ہینڈل کو کھینچنے پر اکسائیں"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"نہیں چیف۔ ایسا کوئی سسٹم نہیں ہے۔ یہ اب ان پر منحصر ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ اس مشین کو پہچان بھی سکتے ہیں یا نہیں۔ اسے آپریٹ کرنے کا مسئلہ تو بعد میں سامنے آئے گا اور اگر یہ اس مشین کو نہ پہچان سکے تو پھر بات ہمارے حق میں ہی جائے گی اور یہ لوگ وہاں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے"...... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سکرین پر ٹارچنگ ہال کا منظر نظر آ رہا تھا اور ان دونوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک انہوں نے دیو ہیکل نیگرو کو اس شاکنگ مشین کے سامنے کھڑا دیکھا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ اس دیو ہیکل نیگرو نے مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں سے کوئی بات کی تو وہ سب تیزی سے مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ چونکہ آواز سنائی نہ دے رہی تھی اس لئے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو ان تک نہ پہنچ رہی تھی۔

"وہ مارا"...... اچانک انتھونی انتہائی مسرت سے بے اختیار چیخ پڑا اور جم اسکاٹ کا ستا ہوا چہرہ بھی بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ اس دیو ہیکل نیگرو نے یکلخت مشین کا ہینڈل کھینچ کر نیچے کر دیا تھا۔

"ویری گڈ۔ اب ان کے بے ہوش ہونے پر میں خود اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کر دوں گا"...... جم اسکاٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے راستہ کھل گیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے راہداری میں پہنچے ہی تھے کہ انتھونی نے مشین کے دو بٹن پریس کئے اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر بدل گیا۔ اب اس راہداری کا منظر سکرین پر نظر آنے لگ گیا تھا۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی دوڑ رہے تھے کہ اچانک پہلے ان کے عقب میں راستہ بند ہو گیا اور پھر سامنے بھی دیوار آ گئی اور اس کے ساتھ ہی راہداری کی چھت سے سرخ رنگ کے دھوئیں کے بادل سے نکلنے لگ گئے۔

"اوہ تھینک گاڈ۔ کسی طرح ان کا خاتمہ تو ہوا۔ یہ تو جونکوں کی طرح چمٹ ہی گئے تھے"...... جم اسکاٹ نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے راہداری میں موجود سب آدمی نیچے گر گئے اور پھر سرخ رنگ کا دھواں اس پوری راہداری میں اس طرح بھر گیا تھا کہ سکرین پر سرخ رنگ کا دھواں ہی نظر آ رہا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ دھواں غائب ہوتا چلا گیا اور منظر واضح ہونے لگ گیا۔

"کیا یہ بات یقینی ہے کہ یہ سب بے ہوش ہیں"...... جم اسکاٹ نے ایک نئے خیال کے تحت پوچھا۔

"یس چیف۔ راشیم گیس انتہائی طاقتور گیس ہے اور اس کی جتنی مقدار فائر ہوئی ہے اتنی مقدار سے تو پوری فوج کو بے ہوش کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو پھر سات افراد ہیں لیکن چیف۔ راشیم گیس جس قدر طاقتور اور زود اثر ہوتی ہے اتنی ہی جلدی اس کا اثر بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں جو کچھ کرنا ہے فوری کرنا ہے"۔ انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود جا کر انہیں اپنے ہاتھوں سے گولیاں مارتا ہوں"۔ جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں راہداری کھول دیتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی ساتھ چلوں۔ ان لوگوں نے میرے اعصاب کو بھی ہلا کر رکھ دیا ہے"۔ انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے بلکہ اصل کام ہی تم نے کیا ہے۔ اس لئے اب انہیں انجام تک بھی تم ہی پہنچاؤ گے۔ آؤ"...... جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ اس نے جلدی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر سکرین پر راہداری کی ایک دیوار غائب ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی انتھونی نے ہاتھ ہٹائے اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ جم اسکاٹ اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔ اس کے اٹھتے ہی وہ شیشے کے کیبن سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد انتھونی بھی باہر آ گیا اور پھر ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف

بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک مشین گن اٹھائی اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑا اور تیزی سے آپریشنل سیکشن کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں جم اسکاٹ موجود تھا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آپریشنل سیکشن سے باہر نکلے اور ایک راہداری میں مڑ کر تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس راہداری کے سرے پر پہنچ گئے جہاں عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"یہ واقعی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ ویری گڈ۔ اڑا دو انہیں گولیوں سے"...... جم اسکاٹ نے آگے بڑھ کر ایک بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کو پیر سے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ اگر آپ کہیں تو اس عمران کو ہوش میں لا کر مارا جائے"۔ انتھونی نے کہا۔ وہ بھی اب بے ہوش پڑے ہوئے افراد کے پاس پہنچ چکا تھا۔

"اوہ نہیں۔ اب میں یہ رسک کسی صورت میں نہیں لے سکتا۔ اڑا دو ان کو گولیوں سے۔ اگر یہ ہوش میں آ گئے تو نجانے کیا کر دیں"۔ جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کا رخ فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے افراد کی طرف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔

عمران کے ذہن پر جس قدر تیزی سے اندھیرے چھپٹے تھے اسی طرح تیزی سے اچانک روشنی پھیلنا شروع ہو گئی۔

" نانسنس۔ احمق۔ بغیر میگزین کے مشین گن اٹھا کر بھاگ پڑا ہے۔ نانسنس "...... اچانک عمران کے کانوں میں جم اسکاٹ کی آواز پڑی تو اس کا شعور یکلخت ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تو ہوش میں آرہے ہیں۔ اوہ۔ نانسنس جلدی کرو "۔ جم اسکاٹ نے یکلخت چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے کانوں میں دور سے کسی آدمی کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں جو انتہائی تیزی سے قریب آتی جا رہی تھیں۔ عمران نے آنکھیں کھولیں اور ساری سچویشن اس کی نظروں کے سامنے آ گئی۔ سامنے ایک لمبا تڑنگا آدمی انتہائی بے چینی کے انداز میں کھڑا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی جم اسکاٹ ہے۔ اسی لمحے موڑ سے ایک اور آدمی

دوڑتا ہوا سامنے آیا اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی اور وہ ہانپ رہا تھا۔

" جلدی کرو۔ فائر کھولو نانسنس۔ یہ ہوش میں آرہے ہیں "۔ جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا اور دوڑ کر آنے والے نے ہانپتے ہوئے آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور جلدی سے مشین گن کو سیدھا کرنے ہی لگا تھا کہ یکلخت عمران اپنی جگہ سے کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے وہ ان دونوں سے توپ کے گولے کی طرح جا ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گر گئے۔ عمران بھی نیچے گرا اور پھر عمران اور جم اسکاٹ دونوں ہی بیک وقت اٹھے اور اس کے ساتھ ہی جم اسکاٹ نے یکلخت عمران پر چھلانگ لگا دی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے جھکائی دی کیونکہ اس نے دوسرے آدمی کو اٹھ کر مشین گن کی طرف لپکتے ہوئے دیکھ لیا تھا لیکن جم اسکاٹ اس کی جھکائی کے باوجود اس سے ٹکرایا اور پھر وہ اسے رگیدتا ہوا دیوار کے ساتھ جا کر لگا ہی تھا کہ عمران نے یکلخت گھٹنے کی مدد سے اسے واپس اسی طرف اچھال دیا جس طرف دوسرا آدمی اب مشین گن اٹھا کر سیدھا ہو رہا تھا اور ایک بار پھر وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ اسی لمحے جوانا اٹھ کر ان کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ بھی شاید پوری طرح ہوش میں آ گیا تھا لیکن اس کے دوڑنے سے نقصان عمران کو ہوا کیونکہ جم اسکاٹ کو اچھلتے ہی عمران نے بھی دوبارہ ان پر چھلانگ لگا دی تھی اور عین اسی لمحے جوانا بھی اٹھ کر دوڑا تھا جس کا

نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر راستے میں ہی گر گئے لیکن دوسرے لمحے وہ تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ اس نے جم اسکاٹ کو بجلی کی سی تیزی سے واپس دوڑتے ہوئے دیکھا لیکن عمران نے اس کے پیچھے بھاگنے کی بجائے دوسرے آدمی پر چھلانگ لگائی جو ایک بار پھر مشین گن پکڑے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"جوانا اسے پکڑو"...... عمران نے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور جوانا اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے بھاگتے ہوئے جم اسکاٹ کے پیچھے دوڑ پڑا جبکہ عمران نے دوسرے اٹھتے ہوئے آدمی کی پسلیوں پر پوری قوت سے ٹھوکر لگائی اور وہ آدمی چیختا ہوا اڑ کر سائیڈ دیوار سے اس طرح جا ٹکرایا جیسے فٹ بال کک لگنے سے دیوار سے جا ٹکراتی ہے اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر مشین گن اٹھائی۔ وہ آدمی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا تو ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے عمران نے صفدر کو اٹھتے ہوئے دیکھا۔

"صفدر۔ اس کا خیال رکھو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر مشین گن اٹھائے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسی لمحے اسے دور سے جم اسکاٹ کی انتہائی کربناک چیخ سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ جوانا نے اسے چھاپ لیا ہے اور پھر ایک راہداری کا موڑ مڑتے ہی اسے جوانا نظر آ گیا جو اب سیدھا کھڑا ہوا تھا جبکہ جم اسکاٹ فرش پر پڑا آہستہ آہستہ تڑپ رہا تھا۔ جوانا بھی اپنا سانس برابر کرنے میں مصروف تھا۔

"ارے کیا ہوا تمہیں۔ کیا زیادہ زور لگانا پڑا ہے"...... عمران نے جوانا کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ یہ انتہائی ماہر لڑاکا ہے۔ اس نے مجھے یوکران ٹریپ میں پھنسا لیا تھا لیکن میں اس خوفناک ٹریپ سے نکل گیا اور یہ خود پاسچر ٹریپ میں پھنس کر ختم ہو گیا"...... جوانا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ جم اسکاٹ نے جس طرح عمران کا چند لمحوں تک مقابلہ کیا تھا اس سے ہی عمران اس کی پھرتی اور مارشل آرٹ میں مہارت کو سمجھ گیا تھا۔

"تم اسے اٹھا کر اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ۔ میں آ رہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے دوڑتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ آپریشنل سیکشن میں داخل ہو گیا۔ وہاں دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی مشینیں ویسے ہی کام کر رہی تھیں جبکہ ایک طرف شیشے کا کیبن موجود تھا جس میں کنٹرولنگ مشین موجود تھی۔ عمران اس کیبن میں داخل ہوا تو اس کی نظریں سکرین پر پڑ گئیں جہاں اسی راہداری کا منظر نظر آ رہا تھا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ سب ساتھی اب اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے جبکہ مشین گن بردار بے ہوش پڑا ہوا تھا اور جوانا بھی کاندھے پر لادے ہوئے جم اسکاٹ کو اس بے ہوش آدمی کے قریب ڈال رہا تھا۔ عمران نے ایک نظر مشین کو دیکھا اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑا اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر اس کے ساتھی موجود تھے۔

"ان دونوں کو اٹھا کر لے آؤ"...... عمران نے آتے ہی کہا اور پھر واپس مڑ گیا اور تھوڑی دیر بعد جم اسکاٹ اور اس کا ساتھی بے ہوشی کے عالم میں آپریشنل سیکشن کے فرش پر پڑے ہوئے تھے جبکہ عمران کے ساتھی حیرت سے اس آپریشنل سیکشن کی مشینری کو دیکھ رہے تھے۔

"اسے بیلٹ سے باندھ دو۔ میرا خیال ہے کہ یہ آپریشنل سیکشن کا انچارج ہے۔ اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں باقی معلومات مل سکتی ہیں"...... عمران نے جم اسکاٹ کے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں یقیناً رسی موجود ہو گی"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔

"رسی ہے۔ تین چار بنڈل ہیں اور اسلحہ بھی ہے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسی کے دو بنڈل اٹھائے اور اپنے ساتھیوں کی طرف پھینک دیئے۔

"اندر سے دونوں کرسیاں یہاں لے آؤ اور انہیں کرسیوں پر باندھ دو"...... عمران نے کہا تو جوانا اور تنویر تیزی سے شیشے والے کیبن میں گئے اور پھر وہاں سے کرسیاں اٹھا کر لے آئے۔ پھر ان دونوں کو رسی کی مدد سے کرسیوں پر باندھ دیا گیا۔ جم اسکاٹ کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے ٹوٹ چکے تھے اس لئے اسے باندھنے کی

ضرورت تو نہ تھی لیکن پھر بھی وہ کوئی رسک اس موقع پر نہ لینا چاہتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں باندھ کر عمران کی ہدایت کے مطابق دوسرے آدمی کو ہوش میں لایا گیا جسے عمران نے ٹکر مار کر دیوار سے ٹکرا کر بے ہوش کیا تھا۔ اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اس کے سینے پر مشین گن کی نال رکھ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ان۔ انتھونی۔ انتھونی۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو"۔ اس آدمی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تم آپریشنل سیکشن کے انچارج ہو"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ لیکن چیف کے حکم کے تابع تھا۔ مم۔ مم۔ میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا تھا مگر چیف نے حکم دیا تھا"...... انتھونی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"وہاں راہداری میں کیا ہوا تھا۔ جب ہم وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور تمہارا چیف تمہیں کوس رہا تھا اور تم مشین گن اٹھائے بے تحاشہ دوڑتے ہوئے آ رہے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شاید۔ شاید تم خوش قسمت ہو۔ تم بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں نے چیف کے حکم پر الماری سے مشین گن اٹھا لی اور

پھر جب ہم وہاں پہنچے تو تم ویسے ہی بے ہوش پڑے تھے۔ میں نے چیف کے حکم پر مشین گن تمہاری طرف کر کے ٹریگر دبایا تو پتہ چلا کہ اس میں میگزین ہی نہیں ہے۔ آپریشنل سیکشن میں میگزین علیحدہ رکھا جاتا ہے اور جلدی میں مجھے خیال نہ رہا۔ میں دوڑتا ہوا میگزین لینے واپس آپریشنل سیکشن میں آیا لیکن راشنیم گیس کے اثرات بہت کم مدت کے لئے ہوتے ہیں اس لئے جب میں دوڑتا ہوا میگزین لے کر واپس پہنچا تو تم ہوش میں آ رہے تھے اور پھر تم ہم سے ٹکرا گئے۔

انتھونی نے رک رک کر پوری تفصیل بتا دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ واقعی ان پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہوئی تھی ورنہ ان کی موت میں کوئی شک باقی نہ رہا تھا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ اس مشین گن میں میگزین نہیں ہے۔" اچانک صفدر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو چونک کر دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ مشین گن اس نے رسیوں کے بنڈل الماری سے اٹھانے کے بعد اس الماری سے اٹھا کر ہاتھ میں پکڑ لی تھی اور پھر واقعی صفدر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مشین گن میں میگزین فٹ ہی نہ تھا۔ صرف بیرونی خول ہی موجود تھا۔

"اسی بات سے ہماری زندگیاں بچ گئی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اب تک کے حالات بتا دیئے اور سب بے اختیار اللہ کا شکر ادا کرنے لگ گئے۔

شیڈاگ ہیڈ کوارٹر میں سپیشل گروپ اور بلیو سٹارکس سیکشن کا انچارج گرونو اپنے آفس میں موجود تھا کہ یکلخت آفس کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان متوحش چہرہ لئے تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"یہ کیا انداز ہے آنے کا میک"..... گرونو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"غضب ہو گیا باس۔ ہیڈ کوارٹر پر پاکیشیائی ایجنٹوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ چیف اور انتھونی ان کے قبضے میں ہیں جبکہ ماسٹر اور اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے"..... آنے والے نوجوان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ کون پاکیشیائی ایجنٹ۔ وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ چیف سے میری بات ہو

چکی ہے"...... گرونو نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" میرے ساتھ آئیے۔ جلدی۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں"...... میک نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا اور دوڑتا ہوا واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گرونو بھی بے اختیار اس کے پیچھے بھاگ پڑا۔ آفس سے نکل کر گرونو قریب ہی ایک ہال نما کمرے میں پہنچا جہاں دیوار کے ساتھ ایک دیوہیکل مشین نصب تھی۔ اس پر ایک سکرین روشن تھی۔

" یہ دیکھیں باس۔ یہ دیکھیں۔ آپریشنل سیکشن کو دیکھیں"۔ میک نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو گرونو سکرین پر موجود منظر دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل کر کانوں تک پہنچ گئی تھیں کیونکہ سکرین پر جو منظر نظر آ رہا تھا اس میں آپریشنل سیکشن کے مین کنٹرول روم میں چیف جم اسکاٹ اور انتھونی کرسیوں پر بندھے ہوئے موجود تھے۔ جم اسکاٹ بے ہوش تھا جبکہ انتھونی ہوش میں تھا اور اس کے سامنے دو عورتیں اور پانچ مرد موجود تھے جن میں سے دو آدمیوں کے پاس مشین گنیں تھیں۔ ان میں سے ایک آدمی انتھونی سے باتیں کر رہا تھا۔

" اب یہ دیکھیں"...... میک نے تیزی سے مشین کو آپریٹ کرتے ہوئے کہا اور سکرین پر جھماکے سے ہونے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک کمرے کا منظر تھا جس میں لاش پڑی ہوئی تھی اور ان میں ماسٹر کی لاش صاف پہچانی جاتی تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ یہ تو ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیں گے میک۔ کیا تم انہیں کنٹرول نہیں کر سکتے"...... گرونو نے تقریباً ہذیانی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" ایک طریقہ ہے میرے پاس۔ میں انہیں بے ہوش کر سکتا ہوں لیکن"...... میک نے کہا تو گرونو بے اختیار اچھل پڑا۔

" لیکن کیا۔ جو کر سکتے ہو جلدی کرو"...... گرونو نے چیختے ہوئے کہا۔

"چیف ہلاک ہو جائیں گے"...... میک نے کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ وہ کیوں ہلاک ہو جائیں گے"...... گرونو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ بے ہوش ہیں اور جو گیس وہاں فائر ہو گی ان افراد کو تو بے ہوش کر دے گی جو ہوش میں ہیں لیکن پہلے سے بے ہوش آدمی کو ہلاک کر دے گی"...... میک نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ہیڈ کوارٹر کو بچنا چاہئے۔ جو ہو سکتا ہے وہ کرو۔ دیکھا جائے گا"...... گرونو نے کہا۔

" باس۔ آپ سپیشل گروپ کے چیف ہیں۔ ماسٹر اور اس کا گروپ بھی ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اگر چیف ہلاک ہو جاتا ہے تو آپ شیڈاگ کے چیف بن جائیں گے"...... میک نے کہا۔

" اوہ۔ یو نانسنس۔ یہ کیا پہیلیاں لے بیٹھے۔ تم فوراً ان کو بے ہوش کرو۔ تم فکر نہ کرو۔ تمہارا حق تمہیں ملے گا"...... گرونو نے

انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں بس یہی بات پوچھنا چاہتا تھا"۔ میک نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ گرونو کے جواب سے وہ بہرحال سمجھ گیا تھا کہ گرونو چیف بننے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو چکا تھا اور چونکہ وہ خود گرونو کا نائب تھا اس لئے لامحالہ وہ پوری تنظیم کا بھی نائب بن جائے گا۔ چنانچہ اس نے تیزی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور سکرین پر جھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ پھر اس پر دوبارہ آپریشنل سیکشن کے مین کنٹرول روم کا منظر ابھر آیا۔ اسی لمحے میک نے ایک بٹن دبایا اور پھر مشین کو چھوڑ کر تیزی سے دوڑتا ہوا وہ سائیڈ کے چھوٹے کمرے میں چلا گیا جبکہ گرونو ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد میک واپس آیا تو اس کے چہرے پر مسرت تھی۔

"اب دیکھیں باس۔ کیا ہوتا ہے"۔ میک نے کہا اور مشین کے نیچے موجود ہینڈل کو پوری قوت سے کھینچ لیا۔ دوسرے لمحے مشین میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین یکلخت دھواں دھواں ہو گئی۔ میک نے ہینڈل چھوڑا تو سیٹی کی آواز بھی بند ہو گئی اور سکرین پر چھایا ہوا دھواں تیزی سے غائب ہونے لگ گیا۔ اب سکرین پر کمرے میں موجود وہ ساتوں افراد فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے جبکہ انتھونی کرسی پر بے ہوش پڑا نظر آ رہا تھا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ کیسے ہوا ہے"...... گرونو نے انتہائی حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ ایمرجنسی سسٹم تھا جسے آج تک استعمال نہیں کیا گیا تھا لیکن آج میں نے اسے استعمال کر لیا ہے۔ اس مشین میں یہ سسٹم موجود ہے کہ اگر آپریشنل سیکشن میں بغاوت ہو جائے یا وہاں کسی شخص کا قبضہ ہو جائے تو سپیشل گروپ حالات سنبھالنے کے لئے وہاں یہ مخصوص گیس فائر کر سکتا ہے اور میں نے ایسا کر دیا ہے۔ اب چیف جم اسکاٹ ہلاک ہو چکے ہیں اور آپ چیف بن گئے ہیں"۔ میک نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن ابھی انتھونی زندہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ سب میرین کا کیپٹن جیکب بھی اس بات کی مخالفت کرے"۔ گرونو نے کہا وہ اب پاکیشیائی ایجنٹوں کی طرف سے مطمئن ہو چکا تھا اس لئے اب اس کے لہجے میں اطمینان تھا۔

"انتھونی بے ہوش ہے۔ اس لئے آپ اسے گولی مار سکتے ہیں۔ رہا کیپٹن جیکب۔ تو اسے بھی بلوا کر ختم کیا جا سکتا ہے"۔ میک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا اور تم اب شیڈاگ کے سیکنڈ چیف بن جاؤ گے۔ یہ میرا وعدہ ہے"۔ گرونو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باس۔ مجھے یقین تھا کہ آپ یہی فیصلہ کریں گے"۔ میک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں مارشل کو کال کرتا ہوں تاکہ ان لوگوں کو گولی ماری جا سکے"۔ گرونو نے کہا اور مڑ کر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کی طرف بڑھ گیا۔

"باس۔ آپ آپریشنل سیکشن پر قبضہ کر لیں اور وہاں موجود سب بے ہوش افراد کو اٹھوا کر کسی دوسرے ہال میں لے جا کر گولیوں سے اڑا دیں۔ وہاں فائرنگ کرنے کی صورت میں مشینری کو نقصان پہنچ سکتا ہے"۔۔۔ مبک نے کہا اور گرونو نے جو انٹرکام کا رسیور اٹھا چکا تھا، اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے انٹرکام کے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"مارشل بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"گرونو بول رہا ہوں مارشل"۔ گرونو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اپنے پورے گروپ کو لے کر فوراً مشین روم میں پہنچو۔ پوری طرح مسلح ہو کر آؤ۔ جلدی۔ فوراً۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی"۔ گرونو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور گرونو نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور آٹھ مسلح افراد اندر داخل

ہوئے وہ سب ورزشی جسموں کے مالک تھے اور ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصے تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ سب سے آگے بڑی بڑی مونچھوں والا آدمی تھا۔ یہ مارشل تھا۔ سپیشل گروپ کا انچارج۔

"کیا ہوا باس"۔ مارشل نے اندر آتے ہی کہا۔

"مجھے ایک مشین پسٹل دو"۔ گرونو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا تو مارشل نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک مشین پسٹل نکال کر اس نے گرونو کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ گرونو نے مشین پسٹل کا میگزین چیک کیا اور پھر اس نے مشین پسٹل کا رخ ساتھ کھڑے مبک کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی مبک چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔ مارشل اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"نانسنس۔ ہیڈ کوارٹر کا سیکنڈ چیف بننا چاہتا تھا"۔۔۔ گرونو نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"سیکنڈ چیف بننا چاہتا تھا۔ کیا مطلب باس"۔ مارشل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ جن کے خلاف ہم بلیو شارکس کو حرکت میں لائے تھے، ہلاک نہیں ہوئے تھے جبکہ چیف نے کہا تھا کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے معلوم ہوا کہ

پاکیشیائی ایجنٹوں نے ماسٹر اور اس کے پورے گروپ کو ہلاک کر دیا ہے جس پر میں نے چیف اور انتھونی سے رابطہ کیا تو پتہ چلا کہ وہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کا قبضہ ہے۔ انتھونی اور چیف کو کرسیوں پر باندھا گیا تھا۔ چیف بے ہوش تھا جبکہ انتھونی ہوش میں تھا اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ اس سے باتیں کر رہے تھے۔ میں نے میک کو حکم دیا کہ ایمرجنسی استعمال کر کے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو لیکن اس کی مقدار ہلکی رکھے کیونکہ اس گیس کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ جو شخص پہلے سے بے ہوش ہو اور اس کے اعصاب نیم مردہ ہو چکے ہوں وہ گیس کی زیادہ مقدار کی وجہ سے ہلاک ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میرے حکم پر میک نے وہاں گیس فائر کر دی لیکن اس نے جان بوجھ کر زیادہ مقدار میں گیس فائر کر دی۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تاکہ چیف ہلاک ہو جائے اور اس کی جگہ میں چیف بن جاؤں اور یہ خود شیڈاگ کا سیکنڈ چیف بن جائے۔ اس لئے میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے کیونکہ سیکنڈ چیف بننے کے اصل حقدار تم ہو۔ یہ نہیں ہے"۔۔۔ گرونو نے کہا تو مارشل بے اختیار اچھل پڑا۔

"س۔ س۔ سیکنڈ چیف شیڈاگ کا۔ اوہ۔ اوہ۔ اوہ"۔۔۔ مارشل نے انتہائی حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سنو اگر تم چاہو تو ایسا ہو سکتا ہے۔ چیف ہلاک ہو چکا ہے۔ ماسٹر ہلاک ہو چکا ہے۔ کیپٹن جیکب جو نمبر ہے اور پھر وہ سب

میرین کا کیپٹن ہے جبکہ تم سپیشل گروپ کے انچارج ہو اور میں سیکشن کا باس ہوں اس لئے اب چیف کی جگہ شیڈاگ کا چیف میں بن چکا ہوں اور میں تمہیں اپنا سیکنڈ چیف بناتا ہوں لیکن تمہیں مجھے یہ حلف دینا ہو گا کہ تم ہمیشہ میرے وفادار رہو گے"۔۔۔۔ گرونو نے کہا تو مارشل نے یکلخت ہاتھ اٹھا کر اور انتہائی جذباتی لہجے میں وفاداری کا حلف اٹھا لیا۔

"اور تم سب یہ حلف اٹھاؤ کہ تم سب بھی میرے وفادار رہو گے ہیڈ کوارٹر میں تمہاری عزت سب سے بڑھ کر ہو گی"۔۔۔۔ گرونو نے سپیشل گروپ کے دوسرے ارکان سے کہا تو ان سب نے بھی باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر حلف اٹھا لیا۔

"اب سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ آپریشنل سیکشن کے مین کنٹرول روم میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ انتھونی کرسی پر بندھا ہوا بے ہوش ہے اور چیف ہلاک ہو چکا ہے۔ ہم نے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو وہاں سے اٹھا کر ٹارچنگ ہال میں ڈالنا ہے اور پھر انتھونی کو ہوش میں لے آنا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میک تو ہلاک ہو چکا ہے۔ اب انتھونی کو کیسے ہوش میں لایا جائے گا"۔۔۔۔ گرونو بات کرتے کرتے اچانک ایک خیال کے آتے ہی چونک پڑا۔

"باس۔ ہمارے پاس ایسی گیس موجود ہے جو ہر قسم کا گیس کا توڑ ہے"۔۔۔۔ مارشل نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ بہرحال انتھونی کو ہوش

ہیں لاکر میں کوشش کروں گا کہ وہ ہمارے لئے کام کرے اور حلف دے کیونکہ پورے ہیڈ کوارٹر میں وہی مشینری کو سب سے زیادہ جانتا ہے پھر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا جائے گا اور اس کے بعد شیڈاگ کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے نیٹ ورک کو ہم کنٹرول کر لیں گے ...... گرونو نے کہا۔

"یس چیف ...... مارشل نے کہا تو گرونو کا چہرہ نہ صرف چیف کا لفظ سن کر چمک اٹھا بلکہ اس کی آنکھوں میں بھی مسرت کی قندیلیں سی جل اٹھی تھیں۔ شیڈاگ جیسی بین الاقوامی اور انتہائی طاقتور تنظیم کا چیف بن جانا اس کے نزدیک خواہشات کے پورا ہونے کی انتہا تھی۔

عمران انتھونی سے ہیڈ کوارٹر اور اس میں نصب مشینری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں مصروف تھا۔ اسے انتھونی نے بتایا تھا کہ ماسٹر گروپ کی ہلاکت کے بعد اب ہیڈ کوارٹر میں صرف دو گروپ باقی رہ گئے ہیں۔ ایک تو سب میرین سیکشن ہے اور دوسرا سپیشل گروپ ہے جو ساتھ ہی بلیو شارکس سیکشن کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔ اس کا باس گرونو ہے اور سپیشل گروپ کے ارکان کی تعداد آٹھ ہے جو انتہائی تربیت یافتہ اور منجھے ہوئے افراد ہیں اور ان کا انچارج مارشل ہے جبکہ سب میرین سیکشن کے لوگوں کا تعلق صرف سب میرین سے ہی ہے۔ انتھونی نے ہیڈ کوارٹر اور سپیشل سیکشن کی پوری تفصیل بتا دی تھی۔

"صفدر۔ تم تنویر اور جوانا کو ساتھ لے کر اس گرونو اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ کرو ...... عمران نے مڑ کر تنویر اور جوانا سے مخاطب

ہو کر کہا اور پھر اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ یکلخت ایک سائیڈ پر موجود مشین میں سے ہلکے سیاہ رنگ کے دھوئیں کے جیسے بادل سے نکلنے لگے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس دھوئیں کے بارے میں کچھ سمجھتے انہیں محسوس ہوا کہ ان کے ذہنوں پر یہ سیاہ دھواں انتہائی تیز رفتاری سے پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ پہلے چند لمحوں تک تو عمران یہی سمجھا تھا کہ مشین کو اچانک کسی وجہ سے آگ لگ گئی ہے اور یہ دھواں اسی آگ کا ہے کیونکہ اس میں سے بو بھی دھوئیں جیسی ہی آ رہی تھی لیکن جب اس کے ذہن پر دھوئیں نے تیزی سے قابو پانے کی کوشش کی تو وہ سمجھ گیا کہ یہ بے ہوش کر دینے والی کوئی گیس ہے اور اس نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن شاید اب دیر ہو چکی تھی۔ اس لئے چند ہی لمحوں بعد اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں بھی روشنی کے نقطے نمودار ہوئے جو آہستہ آہستہ پھیلتے چلے گئے اور جب اس کا شعور بیدار ہوا تو اس نے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کا ذہن حیرت سے چکرا کر رہ گیا۔ کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ اسی ٹارچنگ ہال کے فرش پر پڑا ہوا تھا جس سے وہ نکل کر آپریشنل سیکشن میں پہنچے تھے۔ اس کے ہاتھ اس کے عقب میں کر کے رسی سے باندھ دیئے گئے تھے اور اس کے پیر بھی بندھے ہوئے تھے۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ چونکہ دیوار کے قریب پڑا ہوا تھا اس لئے وہ دیوار سے ٹیک لگا کر

بیٹھ گیا اس کے سارے ساتھی بھی اب کسمسا رہے تھے۔ ان کے ہاتھ بھی ان کے عقب میں بندھے ہوئے تھے اور پیر بھی جبکہ ایک آدمی سب سے آخر میں پڑے ہوئے صفدر پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے صفدر کی ناک سے ایک لمبی گردن والی شیشی لگائی ہوئی تھی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ناخنوں سے بلیڈز کو باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ محسوس کر کے بھک سے اڑ گیا کہ اس کے ناخنوں سے بلیڈز نکال لئے گئے تھے۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسی کی گانٹھ تلاش کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اسی لمحے صفدر پر جھکا ہوا آدمی سیدھا ہوا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈالا اور دروازے کی طرف دوڑا۔

"تمہارا تعلق سپیشل گروپ سے ہے شاید"...... عمران نے اس کے قدوقامت اور اس کے مخصوص انداز کے ساتھ ساتھ اپنے ناخنوں میں سے بلیڈز غائب ہونے کی بنا پر اندازہ لگاتے ہوئے کہا کیونکہ یہ کام تربیت یافتہ افراد ہی کر سکتے تھے اور انتھونی نے اسے بتایا تھا کہ سپیشل گروپ تربیت یافتہ افراد پر مشتمل ہے۔

"ہاں۔ میرا تعلق سپیشل گروپ سے ہے اور تم ابھی لاشوں میں تبدیل ہونے والے ہو۔ اس لئے اگر کوئی دعا مانگنا چاہو تو مانگ سکتے ہو"...... اس آدمی نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اگر یہ بات تھی تو پھر ہمیں ہوش میں لانے کی تکلیف ہی کیوں کی تم لوگوں نے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف کا حکم تھا کہ تم لوگوں کو ہوش میں لایا جائے تاکہ تمہیں عبرت ناک موت مارا جا سکے"..... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے دروازے سے باہر چلا گیا۔ سارے ساتھی ہوش میں آکر نہ صرف اٹھ کر بیٹھ گئے تھے بلکہ انہوں نے عمران کی طرح دیوار سے ٹیک لگا لی تھی۔

"میرے ناخنوں سے بلیڈز نکال لئے گئے ہیں۔ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے لامحالہ انہوں نے لاجنگ سٹائل کی گانٹھ لگائی ہو گی اور یہ گانٹھ عورتوں کی انگلیاں آسانی سے کھول سکتی ہیں۔ جولیا اور صالحہ دونوں جلد از جلد اس گانٹھ کو تلاش کر کے کھولو۔ جلدی کرو"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی کوشش شروع کر دی لیکن لاجنگ سٹائل کی گانٹھ چونکہ کلائی پر کافی اوپر کر کے باندھی جاتی تھی اس لئے وہ کسی طرح بھی عمران کی انگلیوں کی زد میں نہ آ رہی تھی۔

"مم۔ میں نے گانٹھ کھول لی ہے"..... اچانک صالحہ کی آواز سنائی دی۔

"مبارک ہو صفدر"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"ماسٹر۔ میں نے رسی توڑ دی ہے"..... اسی لمحے جوانا کی آواز

سنائی دی۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ جلدی کرو۔ اپنے پیر کھول لو"..... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے ہاتھ آگے کر کے اپنے پیروں کی طرف بڑھاتا اچانک دروازے میں سے مسلح افراد اندر داخل ہونے شروع ہو گئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑی ہوئی تھیں اور ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اندر داخل ہوتے ہی فائرنگ کھول دیں گے۔ ان کا یہ انداز دیکھ کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن دوسرے لمحے جب اس نے انہیں سامنے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہوئے دیکھا تو اتنی بات تو وہ سمجھ گیا کہ یہ فائرنگ اپنے چیف کے کہنے پر ہی کریں گے۔ یہ پانچ افراد تھے اور ان کی تیز نظریں بڑے چوکنا انداز میں سامنے فرش پر دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جوانا اور صالحہ نے انہیں اس طرح اچانک اندر آتے دیکھ کر اپنے ہاتھ دوبارہ عقب میں کر لئے تھے لیکن عمران کے نقطہ نظر سے بہرحال وہ بے بس تھے کیونکہ ان دونوں کے پیر بندھے ہوئے تھے اور اب انہیں کھولنے کا وقت نہیں تھا لیکن اسی لمحے عمران بے اختیار چونک پڑا۔ جب اس کی انگلیاں اس کی کلائی پر موجود لاجنگ گانٹھ تک پہنچ گئیں۔ وہ چونکہ مسلسل اپنے دونوں بازوؤں کو ایک دوسرے کی مخالف سمت میں حرکت دے رہا تھا اس لئے رسیاں آہستہ آہستہ کھسک کر ہاتھوں کی طرف اکٹھی ہوتی جا رہی تھیں اور یہی وجہ تھی کہ اب رسی کی گانٹھ

تک اس کی انگلیاں پہنچ گئی تھیں۔ عمران نے پلک جھپکنے میں گانٹھ کو کھینچ کر رسی کھول لی لیکن اس کے پیر ابھی تک بندھے ہوئے تھے اور مشین گن بردار چونکہ ہال کی دوسری دیوار کے ساتھ کھڑے تھے اس لئے ان کے درمیان فاصلہ بھی کافی تھا اور وہ کسی طرح بھی جمپ لگا کر ان تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ اسی لمحے تین آدمی ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ان تین میں سے دوسرے نمبر پر آنے والا انتھونی تھا لیکن اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"ہا۔ ہا۔ دیکھا انتھونی تم نے۔ دیکھا میرے گروپ نے کیسے ان لوگوں پر قبضہ کیا ہے ورنہ تم اور چیف جم اسکاٹ تو شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ہی ان کے حوالے کر چکے تھے"...... سب سے آگے آنے والے نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں مڑ کر انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو گرونو"...... انتھونی نے آہستہ سے جواب دیا۔

"چیف گرونو کہو۔ ورنہ میرا تمہارے دیئے ہوئے حلف پر سے یقین اٹھ جائے گا اور پھر میں تمہیں بھی ان کے ساتھ باندھ کر بٹھا دوں گا۔ سمجھے"...... گرونو نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"یس چیف گرونو"...... انتھونی نے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی مجبوری کے عالم میں یہ سب کچھ برداشت کر رہا ہے۔

"تمہارا نام گرونو ہے اور تم اب شیڈاگ کے چیف ہو"۔ اچانک عمران نے کہا تو وہ چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں۔ میں ہوں اب شیڈاگ کا چیف"...... گرونو نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے ہمیں کس طرح بے ہوش کیا تھا"...... عمران نے کہا تو گرونو نے اپنے سیکشن کے مشین انچارج میک کی اطلاع سے لے کر انہیں بے ہوش کرنے اور پھر میک کو ہلاک کر کے یہاں تک پہنچنے کی تمام تفصیل بڑے فاخرانہ لہجے میں بتا دی۔ عمران اس کے لہجے اور انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ شخص تربیت یافتہ ضرور ہے لیکن ذہنی طور پر بہرحال اس قابل نہیں ہے کہ اتنی بڑی تنظیم کا چیف بن سکے۔

"جم اسکاٹ کا کیا ہوا۔ کیا تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ چونکہ پہلے سے بے ہوش تھا اس لئے گیس فائر ہوتے ہی تم سب بے ہوش ہو گئے البتہ وہ ہلاک ہو گیا"...... گرونو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا تو خیال تھا کہ جم اسکاٹ کے بعد سینئر انتھونی ہو گا کیونکہ یہ آپریشنل سیکشن کا انچارج ہے اور آپریشنل سیکشن اس پورے ہیڈ کوارٹر کو کنٹرول کر سکتا ہے"...... عمران نے انتھونی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ دراصل اس نے انتھونی کے رویہ سے یہ اندازہ لگایا تھا کہ انتھونی کسی مجبوری کی وجہ سے خاموش ہے اور وہ اب انتھونی کی اس مجبوری سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ عمران کے بات

کرتے ہی انتھونی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر سر جھکا لیا۔

"ہاں۔ انتھونی واقعی مجھ سے سینئر تھا لیکن اب نہیں ہے کیونکہ اب طاقت کا توازن میرے حق میں ہے۔ میں نے تو انتھونی کا بھی خاتمہ کرنے کا سوچ لیا تھا لیکن انتھونی نے حلف اٹھا کر مجھے یقین دلایا کہ وہ ساری عمر میرا فرمانبردار رہے گا اس لئے میں نے اس کی جان بخش دی ہے"۔۔۔ گرونو نے فاخرانہ لہجے میں کہا اور انتھونی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس کے چہرے پر جو تاثرات ابھرے تھے اس سے عمران حتمی نتیجے پر پہنچ گیا کہ انتھونی موقع ملتے ہی گرونو اور اس کے ساتھیوں کے خلاف حرکت میں آ سکتا ہے لیکن اس کے لئے اسے اپنی طرف سے مکمل امداد اور بعد میں ہیڈ کوارٹر کا چیف بننے کا یقین دلانا پڑے گا۔

"لیکن کیا یہ تمہاری حق تلفی شیڈاگ کی تنظیم کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے گروپس تسلیم کر لیں گے۔ ظاہر ہے انتھونی جب تم سے سینئر ہے تو پھر چیف بننا بھی انتھونی کا حق ہے جس طرح لارڈ لارجنٹ کی موت کے بعد جم اسکاٹ چیف بن گیا تھا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم انتھونی کو میرے خلاف بھڑکانا چاہتے ہو۔ لیکن یہ حقیر کیڑا میرا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ باقی رہی شیڈاگ۔ تو اسے میں خود سنبھال لوں گا اور پھر اس آدمی کا خاتمہ کر دوں گا جو میرے مقابل آنے کی

جرأت کرے گا"۔۔۔ گرونو نے ایسے لہجے میں کہا کہ انتھونی کا لٹکا ہوا چہرہ بے اختیار آگ کی طرح جل اٹھا اور پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح اچانک انتھونی نے جھپٹ کر ایک مشین گن بردار کے ہاتھوں سے مشین گن جھپٹنا چاہی لیکن ظاہر ہے وہ فیلڈ کا آدمی نہ تھا جبکہ یہاں موجود گرونو اور اس کے ساتھی تربیت یافتہ تھے اس لئے وہ مشین گن تو نہ جھپٹ سکا البتہ اس کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی نے پوری قوت سے اس کی پشت پر وار کیا اور انتھونی چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل عمران کی طرف دوڑتا ہوا آیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرتا، اچانک عمران کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس کی طرف دوڑتا ہوا آنے والا انتھونی عمران کے دونوں ہاتھوں کا دھکا کھا کر چیختا ہوا الٹ کر عقب میں کھڑے گرونو اور اس کے ساتھی سے جا ٹکرایا۔ انتھونی کو واپس اچھالتے ہی عمران یکلخت اپنی جگہ سے اچھلا اور اس کی سیدھی بند ہوتی ہوئی ٹانگیں نیزوں کی طرح ایک آدمی کے سینے سے ٹکرائیں اور عمران لوہوں کے بل زمین پر گرا ہی تھا کہ اس کا جسم قلابازی کھا گیا اور نہ صرف وہ قلابازی کھا کر نیچے گر چکا تھا بلکہ جب وہ قلابازی کھا کر سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک مشین گن موجود تھی اور جس وقت عمران قلابازی کھا رہا تھا اسی لمحے جوانا اور صالحہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ان دونوں نے اچھل کر قریب کھڑے ہوئے مشین گن برداروں پر حملہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین

گن کی تڑتڑاہٹ سے ٹارچنگ روم گونج اٹھا۔ اس تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی انسانی چیخیں بھی شامل تھیں۔ عمران نے قلابازی کھا کر سیدھا ہوتے ہی مشین گن کا فائر کھول دیا تھا لیکن عمران کے ساتھ ساتھ گرونو کے آدمیوں میں سے ایک آدمی نے بھی مشین گن کا فائر کھول دیا اور اس گن کے فائر کی زد میں سامنے دیوار کے ساتھ بندھے بیٹھے تنویر، جولیا اور کیپٹن شکیل آ گئے تھے۔ گو جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ مار کر اس کے ہاتھ سے مشین گن اڑا لی تھی لیکن اس کے باوجود تنویر، جولیا اور کیپٹن شکیل تینوں گولیاں کھا کر فرش پر گرے بری طرح تڑپ رہے تھے۔ عمران کی آنکھوں میں اپنے ساتھیوں کو اس حالت میں دیکھ کر خون اتر آیا اور پھر کمرہ واقعی مقتل کی شکل اختیار کرتا چلا گیا جبکہ اس دوران جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں ساکت ہو چکے تھے۔ صفدر جوانا کے اچانک ہاتھ مار دینے سے فائرنگ سے بچ گیا تھا ورنہ اگر جوانا ایک لمحے کی بھی دیر کر دیتا تو صفدر مشین گن کے برسٹ کے زد میں آ چکا تھا۔

"عمران صاحب۔ ان کی حالت بے حد خراب ہو رہی ہے"۔ اسی لمحے صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ دیوانوں کے سے انداز میں چیخ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ چونکہ عقب میں بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ انہیں پکڑ نہ سکتا تھا۔ وہ صرف چیخ چلا رہا تھا۔ عمران نے فائرنگ ختم کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اپنے پیروں کی گانٹھ کھولی اور پھر دیوانہ وار اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مر رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔" عمران۔ جولیا تنویر اور کیپٹن شکیل کی حالت دیکھ کر بے اختیار چیخ پڑا۔

"آپریشنل سیکشن کی الماری میں جہاں سے میں نے مشین گن نکالی تھی وہاں ایک بڑا سا میڈیکل باکس موجود ہے" یکلخت صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں لے آتا ہوں" جوانا نے کہا جو اپنے پیروں کی رسی کھول چکا تھا اور پھر وہ دیوانوں کے سے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔ صالحہ بھی اب قریب آ چکی تھی۔ اس کا چہرہ بھی ان تینوں کی حالت دیکھ کر بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"مجھے کھولو صالحہ۔ مجھے کھولو" یکلخت صفدر نے کہا تو صالحہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی جبکہ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو رہا تھا۔ اسی لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر جوانا ایک میڈیکل باکس اٹھائے وہاں پہنچ گیا۔ عمران نے میڈیکل باکس کھولا اور پھر تیزی سے انجکشن نکالے اور باری باری ان تینوں کو انجکشن لگانے شروع کر دیئے جبکہ صفدر اور صالحہ نے مل کر ان کے زخم دھونے شروع کر دیئے۔

"کاش یہاں کوئی ہسپتال ہوتا۔ انہیں خون لگانا پڑے گا۔ ان کے آپریشن ہوں گے۔ یہ۔ یہ۔ کاش"۔ عمران نے لاشعوری طور پر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ایک جدید ترین ہسپتال ہے لیکن ایک شرط پر بتا سکتا ہوں کہ تم مجھے یہاں کا چیف بنا دو"...... اچانک دروازے کے قریب اوندھے منہ پڑے ہوئے انتھونی نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ زخمی بھی نہیں ہوا تھا۔ شاید اس طرح گرتے ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا یا فائرنگ سے بچنے کے لئے بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

"کہاں ہے۔ کہاں ہے۔ جلدی بتاؤ۔ کہاں ہے۔ میرا وعدہ کہ تم ہی شیڈاگ کے چیف ہو گے۔ میرا وعدہ"...... عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"آؤ۔ آؤ میرے ساتھ آؤ۔ لیکن وہاں گرونو کے ساتھی بھی ہوں گے۔ وہ۔ وہ"...... انتھونی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے یکلخت ٹھٹھک کر کہا۔

"وہاں دو آدمی تھے۔ میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ۔ پھر آؤ۔ انہیں اٹھالاؤ۔ آؤ"...... انتھونی نے کہا تو صفدر اور جوانا نے کیپٹن شکیل اور تنویر کو اٹھا لیا جبکہ صالحہ نے جولیا کو اٹھا لیا جبکہ عمران انتھونی کو بازو سے پکڑ کر تقریباً گھسیٹتا ہوا دوڑ کر باہر نکلا۔

"جلدی کرو۔ دکھاؤ ہمیں کہاں ہے ہسپتال۔ جلدی کرو"۔ عمران کی حالت واقعی غیر ہو رہی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل کے لئے ایک ایک لمحہ قیمتی ہے وہ کسی بھی لمحے ختم ہو سکتے تھے۔

شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کے ایک علیحدہ حصے کے برآمدے میں جوانا بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا جبکہ انتھونی ایک کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ یہاں جدید ترین اپریشن تھیٹر کے ساتھ ساتھ ہسپتال کے تقریباً تمام آلات بھی موجود تھے۔ اس کے علاوہ وہاں ہسپتال سے متعلق انتہائی جدید ترین مشینری اور آلات بھی موجود تھے۔ چونکہ جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل کے آپریشن کے دوران خون کی بوتلوں کی بھی اشد ضرورت تھی اس لئے عمران نے سب سے پہلے خون کا بندوبست کیا۔ اس کے لئے عمران اور جوانا دونوں نے خون دیا تھا جبکہ صفدر اور صالحہ دونوں کا خون ان کے لئے مناسب نہیں تھا اور پھر خون کا بندوبست ہو جانے کے بعد عمران، صفدر اور صالحہ سمیت تنویر، جولیا اور کیپٹن شکیل کے جسموں میں داخل ہو جانے والی گولیاں نکالنے کے لئے آپریشن میں مصروف ہو گیا جبکہ جوانا اور

انتھونی باہر آگئے تھے۔ عمران نے جوانا کو اشارہ کر دیا تھا کہ وہ انتھونی کا خیال رکھے لیکن انتھونی خود ہی باہر آکر کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے کہیں جانے کی کوشش ہی نہ کی تھی اس لئے جوانا کو اسے روکنے کی ضرورت نہ پڑی تھی اور جوانا انتہائی بے چینی کے عالم میں وہاں ٹہل رہا تھا کیونکہ جو حالت وہ تنویر، کیپٹن شکیل اور جولیا کی دیکھ چکا تھا اسے ان کی صحت یابی مشکوک نظر آرہی تھی۔ وہ ٹہلنے کے ساتھ ساتھ دل ہی دل میں ان کی صحت یابی کی دعائیں بھی مانگ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور عمران باہر آیا اس کا چہرہ بے حد متوحش تھا۔

"کیا ہوا ماسٹر" ..... جوانا نے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔

"خون کی دو بوتلیں اور چاہئیں۔ فوری" ..... عمران نے کہا۔

"آپ میرے جسم سے دس بوتلیں اور نکال لیں" ..... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ بیک وقت اتنی بوتلیں نہیں لی جا سکتیں۔ اسی لئے تو میں پریشان ہوں" ..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر میرا خون آپ کے کام آسکے تو میں خون دینے کے لئے تیار ہوں" ..... اچانک انتھونی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہارے خون کا گروپ تو ہم نے چیک ہی نہیں کیا۔ میرے ساتھ آؤ" ..... عمران نے کہا تو انتھونی تیزی سے اٹھا اور عمران کی طرف بڑھ گیا۔ وہ عمران کے پیچھے کمرے کے اندر چلا گیا۔

جوانا نے ایک بار پھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ عمران کا متوحش چہرہ دیکھنے کے بعد اس کے ذہن میں بے اختیار آندھیاں سی چلنے لگی تھیں۔ اس نے عمران کا چہرہ دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ حالات بہتری کی طرف نہیں جا رہے۔ اس کا دل بے اختیار زور زور سے دھڑکنے لگ گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد انتھونی لڑکھڑاتا ہوا باہر آیا تو جوانا نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا اور پھر کرسی پر بٹھا دیا۔ گو وہ ان کا مخالف تھا لیکن اس نے نہ صرف ازخود ہسپتال تک ان کی رہنمائی کی تھی بلکہ اس بار خون بھی دے کر آ رہا تھا۔ اس لحاظ سے وہ ان کا محسن بھی تھا۔ انتھونی کرسی پر بیٹھ گیا تو جوانا نے ایک بار پھر برآمدے میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور عمران باہر آیا تو اس کے چہرے پر اطمینان اور مسکراہٹ تھی۔

"کیا ہوا ماسٹر" ..... جوانا نے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔

"اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ انتھونی کے خون نے کام دکھایا ہے۔ اب وہ تینوں خطرے سے باہر ہیں۔ اس کے علاوہ اگر انتھونی اس ہسپتال تک ہماری رہنمائی نہ کرتا تو ہمارے تینوں ساتھی شاید نہ بچتے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ میں تمہارا احسان مند ہوں انتھونی" ..... عمران نے آگے بڑھ کر انتھونی کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا

"آپ نے جس طرح اور جن حالات میں گرونو کے سامنے میری حمایت کی تھی حالانکہ حالات کے مطابق آپ کو گرونو کی خوشامد کرنی

چاہئے تھی۔ اس سے میرے دل میں آپ کی عظمت کا نقش جم گیا تھا۔ مجھے احساس ہو گیا تھا کہ آپ ہمارے دشمن ہی سہی لیکن بہرحال اچھے آدمی ہیں اور ان حالات میں بھی سچ ہی بول رہے ہیں"۔ انتھونی نے جواب دیا تو عمران نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جوانا۔ تم یہیں رکو۔ میں انتھونی کے ساتھ آپریشنل سیکشن میں جا رہا ہوں۔ آؤ انتھونی۔ تاکہ اب ہمارے درمیان مزید مذاکرات ہو جائیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مذاکرات"۔۔۔۔ انتھونی نے چونک کر کہا اس کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا تھا۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا۔ آؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ انتھونی کو لے کر ہسپتال سیکشن سے نکل کر دوبارہ آپریشنل سیکشن میں پہنچ گیا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ اب تمہارے شیڈاگ کا چیف بننے میں کون کون سی رکاوٹ باقی رہ گئی ہے"۔۔۔ عمران نے شیشے کے کیبن میں داخل ہو کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"رکاوٹ تو کوئی نہیں بشرطیکہ تم وعدہ پورا کرو"۔۔۔ انتھونی نے آہستہ سے کہا۔ اسے شاید ابھی تک شک تھا کہ شاید عمران اسے ہلاک کر دے گا اور ہیڈ کوارٹر تباہ کر دے گا۔

"دیکھو انتھونی۔ یہ درست ہے کہ ہمارا مشن ہیڈ کوارٹر یعنی شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا ہے اور تم نے دیکھ لیا ہے کہ ہم اپنی جانوں پر کھیل کر بھی اپنا مشن مکمل کرنے سے دریغ نہیں کرتے اور اس وقت جو پوزیشن ہے میرا خیال ہے کہ اب سب میرین سیکشن کے آدمی ہی زندہ رہ گئے ہیں لیکن وہ فنی ماہرین ہیں فیلڈ کے آدمی نہیں ہیں اس لئے انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے اور میں یقیناً ایسا ہی کرتا لیکن تم نے جس طرح اچانک میرے ساتھیوں کی زندگیاں بچانے کے لئے نہ صرف از خود ہسپتال تک رہنمائی کی بلکہ پھر جس طرح تم نے میرے ساتھیوں کی زندگیاں بچانے کے لئے خون دیا ہے اس سے میرے دل میں تمہارے لئے حقیقتاً نرم گوشہ پیدا ہو گیا ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے جسموں پر ایک خراش کے بدلے اس جیسے کئی ہیڈ کوارٹر نظر انداز کر سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے کرم کیا ہے اور میرے ساتھیوں کی زندگیاں خطرے سے باہر آ گئی ہیں لیکن وہ جس قدر زخمی ہیں انہیں یہاں سے جانے کے لئے کم از کم مجھے ایک ہفتہ ٹھہرنا پڑے گا اور میں نہیں چاہتا کہ اس دوران تمہارے ہیڈ کوارٹر کا کوئی گروپ اچانک ہم پر حملہ کر دے۔ اس لئے میں تمہیں یہاں لے آیا ہوں تاکہ تم سے کھل کر بات ہو سکے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ تم یہاں کے سینئر آدمی ہو اور یہاں کی تمام مشینری کے انچارج بھی ہو اس لئے میرا خیال ہے کہ تم ہیڈ کوارٹر میں شیڈاگ کے چیف بننے کے حقدار

ہو۔ لیکن شیڈاگ بہرحال مجرم تنظیم ہے اور مجرم تنظیم بھی ایسی کہ جو ایٹمی اسلحے کو چوری کر کے سپلائی کرتی ہے اور سپرپاورز تو ایسے اسلحے کی چوری کا صدمہ سہہ جائیں تو سہہ جائیں لیکن پاکیشیا اور اس جیسے دوسرے اسلامی ممالک سے ایسے اسلحے کی چوری ان کو باندھ کر ان کے دشمنوں کے سامنے ڈالنے کے مترادف ہے۔ اس لحاظ سے شیڈاگ پاکیشیا کی سلامتی اور بقا کی دشمن ہے۔ میں نے تمہارے اصل چیف لارڈ لارجنٹ سے بھی کہا تھا کہ وہ اگر مجھے یقین دلا دے کہ شیڈاگ پاکیشیا کے خلاف کبھی کوئی کارروائی نہیں کرے گی تو میں ہیڈ کوارٹر کے خلاف حرکت میں نہیں آؤں گا لیکن اس نے میری بات نہ مانی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد جم اسکاٹ چیف بن گیا۔ میں نے ایک موقع پر اسے بھی آفر کی لیکن اس نے شاید تمہارے مشورے سے یہ جواب دیا کہ وہ ایسا کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ شاید اسے تم نے یقین دلایا ہو گا کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ناقابل تسخیر ہے۔ چنانچہ مجھے مجبوراً ایکشن میں آنا پڑا اور تم نے دیکھ لیا کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ اگر ہمارے ساتھی اس طرح زخمی نہ ہو جاتے تو شاید اب تک ہیڈ کوارٹر تباہ ہو چکا ہوتا۔ لیکن میں نے اب ایک فیصلہ کر لیا ہے کہ تم اگر چیف بن کر حلف دے دو کہ آئندہ شیڈاگ کو پاکیشیا یا کسی بھی اسلامی ملک کے خلاف استعمال نہیں کرو گے تو میں اپنے ساتھیوں سمیت خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ پھر کبھی اگر شیڈاگ نے وعدہ خلافی

کی تو پھر جو ہو گا اس کا تم تصور آسانی سے کر سکتے ہو"۔۔ عمران نے شاید انتھونی کے چہرے پر شکوک و شبہات کی پرچھائیاں دیکھ کر پوری تفصیل سے بات کی تھی۔

"آپ کا نام عمران ہے شاید"۔۔ انتھونی نے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام علی عمران ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جس طرح کارروائی کی ہے اور جس طرح آپ لوگوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر کام کیا ہے صرف اس لئے کہ آپ اپنے ملک اور اس کے رہنے والوں کو تحفظ دے سکیں حالانکہ آپ کے سامنے کوئی ذاتی غرض نہ تھی اس سے میں ذاتی طور پر بے حد متاثر ہوا ہوں اور میں نے موت کو حقیقتاً قریب سے دیکھا ہے کہ یقین کریں کہ اب میری نظر میں دنیا اور اس کی دولت حقیر ہو گئی ہے۔ لارڈ لارجنٹ اور جم اسکاٹ کہاں ہیں۔ انہیں اس دولت نے کیا دیا ہے اور اب آپ نے جس طرح اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے جدوجہد کی ہے اور آپ کے چہرے پر جو تاثرات میں نے دیکھے ہیں یقیناً مجھے آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر رشک آ رہا ہے۔ اس کے برخلاف ہم جرائم پیشہ لوگوں کو بھی آپ نے دیکھا ہے کہ ذرا سا موقع ملتے ہی گرونو نے کس طرح کارروائی کی ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ مجھے زندہ رکھنے پر مجبور تھا کیونکہ میرے بغیر اس ہیڈ کوارٹر کو اور کوئی چلا نہیں سکتا ورنہ وہ یقیناً مجھے گولی مار دیتا اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں چیف بننے کے بعد شیڈاگ تنظیم کو ختم کر دوں

گا اور ہیڈ کوارٹر کو خود ہی تباہ کر دوں گا اور یہ کام آپ کی نسبت میں زیادہ آسانی سے کر سکتا ہوں اور پوری دنیا میں موجود شیڈاگ کے اثاثوں اور دولت کو اکٹھا کر کے اسے کسی رفاہی کام میں لگا دوں گا اور پھر اپنی آئندہ کی زندگی خاموشی سے گزار دوں گا۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ حقیقت میں میرے دل کی آواز ہے"۔ انتھونی نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے انتھونی کے لہجے میں سچائی کی جھلک نظر آ رہی تھی۔

"تم اگر اس فیصلے پر قائم رہو تو اپنی باقی زندگی اطمینان سے گزار سکتے ہو۔ جرائم پیشہ شخص کے پاس دولت کے انبار تو ہو سکتے ہیں۔ حکم ماننے والے ہزاروں افراد ہو سکتے ہیں لیکن اسے سکون نہیں مل سکتا اور اس کا انجام ہمیشہ عبرتناک ہوتا ہے۔ اگر تم ایسا کر سکو تو میری طرف سے دعوت ہے کہ تم پاکیشیا آ جاؤ۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہیں وہاں کسی اچھے بزنس میں سیٹ کر دوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو انتھونی تیزی سے اٹھا اور اس نے انتہائی جذباتی انداز میں عمران کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے۔

"کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ کیا آپ واقعی مجھے پاکیشیا میں رہنے دیں گے"۔ انتھونی نے کہا تو عمران نے ہاتھ چھڑوا کر اس کے کاندھے پر تھپکی دی۔

"اگر تم اچھا بننے کا فیصلہ کر چکے ہو تو یہ میرا فرض ہے کہ تمہیں جرائم کی دلدل سے نکلنے میں تمہاری مدد کروں۔ اس لئے مطمئن رہو

اگر تم اپنی بات پر قائم رہے تو میں بھی اپنی بات پر قائم رہوں گا"۔ عمران نے کہا تو انتھونی کا چہرہ مسرت سے بے اختیار کھل اٹھا۔

ختم شد